Courtesy www.pdfbooksfree.pk

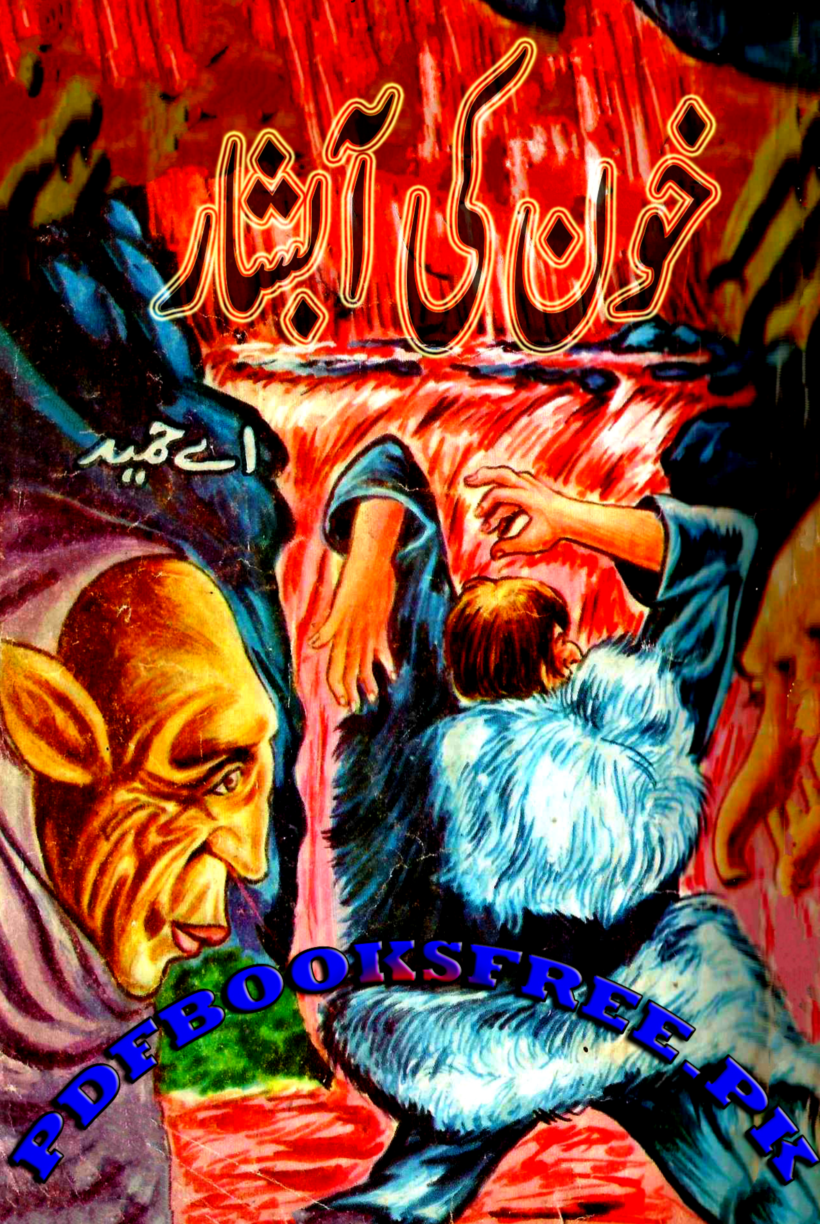


PDFBOOKSFREE.PK

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PVL
Pakistan Virtual Library
www.pdfbooksfree.pk

نیا مکتبہ اقرأ

ناگ، ماریا اور عنبر کی واپسی

کے پانچ ہزار سالہ سفر کی سنسنی خیز داستان

# خون کی آبشار

اے۔ حمید

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

قیمت: سات روپے پچاس پیسے

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں
بار اول ـــــ ۱۹۸۳ء
ناشر: نیا مکتبہ اقرا، عوامی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
طابع: الفرید پرنٹرز، لاہور



# عنبر، ماریا اور پُراسرار وادی

ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ سردار قباچہ کی جگہ ایک نیا سردار مہاراج بلبیر کو اپنا نائب بنا کر تمہارے قبیلے کی سرداری بخش دیں۔ اور یہی ہمارا فیصلہ ہے۔

جادوگر نے مہاراج بلبیر کی جے کا نعرہ لگایا لیکن سردار قباچہ نے کہا

ٹھہرو یہ سرداری میں نے اپنی طاقت کے بل بوتے پہ حاصل کی تھی۔ اگر تم میں سے کسی کے بازوؤں میں طاقت ہے۔ تو چھین لے۔ اور مقابلہ کرے۔

جادوگر نے کہا قباچہ! دیوتا کا فیصلہ تیرے خلاف ہے۔

لیکن قباچہ نے کہا

ہمارے بزرگوں کے زمانے سے ہی یہی ریت چلی آ رہی ہے کہ قبیلے کا سردار سب سے زیادہ طاقت ور آدمی ہو گا میں بلبیر کو مقابلے کی دعوت دیتا ہوں اگر اس کے بازوؤں میں طاقت ہے تو مجھ سے لڑ کر سرداری چھین لے۔

تب ایک طرف سے ناگ آگے بڑھا اور چیلے نے کمان

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



میں کہا۔

ناگ یہ میرا دشمن ہے بچ کر نہ جائے۔

ناگ نے پاس کھڑے ہوتے ایک وحشی سے نیزہ چھین لیا اور قباچہ سے کہا میں مقابلے کے لیے تیار ہوں تجھ میں ہمت ہے تو میدان میں آجا۔

قباچہ نے اپنے بھالے کو فضا میں لہراتے ہوئے کہا میں نے شیرنی کا دودھ پیا ہے اور میرے بازوؤں میں ہاتھی کے بل ہیں۔ افسوس تیری لاش پر رونے کے لئے تیرا یہاں کوئی بھی نہیں۔

تب ناگ نے کہا مجھے خوشی ہے کہ تیری لاش پر رونے والے بہت سے لوگ موجود ہیں جو تیرے گوشت پر ایک شاندار جشن منائیں گے۔

دونوں بہادر میدان میں اتر آئے اور مقابلہ شروع ہوگیا۔قباچہ بلاشبہ ایک نہایت طاقت ور آدمی تھا۔ لیکن ناگ کے پاس اس کی مخصوص طاقت تھی۔ اور یہ بھروسہ کہ اسے موت نہیں آسکتی دونوں میں ایک زبردست مقابلہ ہوا۔ اور کافی کشمکش کے بعد ناگ نے قباچہ کا ایک وار اپنے نیزے پر روک کر اس کا بھالا ایک جھٹکے کے ساتھ چھین لیا۔ اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ مجمعے میں واہ واہ کی صدا بلند ہوئی۔ جو اپنی زبان میں داد دے



رہے تھے۔ لیکن اس سے پہلے کہ ناگ کوئی وار کرتا قباچہ نے بھاگ کر ایک آدمی کی تلوار حاصل کر لی اور ناگ پر تابڑ توڑ حملے شروع کر دیئے۔ لیکن ایک بھی ضرب ناگ کے جسم پر لگانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

قبیلے والے پہلے سمجھ چکے تھے کہ جب دیوتا ہی خلاف ہے تو قباچہ کیسے جیت سکتا ہے۔ لیکن قباچہ تو اپنی موت کے ساتھ جنگ کر رہا تھا۔ پہلے سے ہار بھی مان لیتا تو اسے مرنا ہی پڑتا تھا۔ لہٰذا اس نے سوچا کیوں نہ لڑ کر مرے لیکن اس میں خود اعتمادی نہیں تھی اور وہ ٹوٹے ہوئے دل کے ساتھ جنگ کر رہا تھا۔

آخر ناگ نے اس کی تلوار بھی توڑ دی تو قباچہ نے کلہاڑا پکڑ لیا اور ایک دم ناگ پر حملہ کر دیا۔ بچاتے بچاتے بھی کلہاڑا ناگ کے بازو پر زخم لگانے میں کامیاب ہو گیا۔ قباچہ کا حوصلہ بڑھ گیا اور ناگ کو تاؤ آگیا۔ پھر کیا تھا اس نے زمین پر لوٹ لگائی اور ہاتھی بن گیا۔

تمام وحشی پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگے اور انہیں یقین ہوگیا کہ واقعی یہ دیوتا کا بھائی ہی ہو سکتا ہے۔

ہاتھی نے اپنی سونڈ قباچہ کی طرف بڑھائی اور اسے کلہاڑے سمیت اُٹھا کر اوپر اچھال دیا۔ قباچہ درختوں سے بھی اونچا چلا گیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اور کافی بلندی سے زمین پر آکر گرا۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی چٹخ کر رہ گئی تھی۔

قبیلے والے کانپ کر رہ گئے اور قباچہ کی بیویاں رونے لگیں۔ تب ناگ ہاتھی ہی کے روپ میں قباچہ کی طرف بڑھا جس کی ہمت اب جواب دے گئی تھی۔ اور وہ زمین سے اٹھ بھی نہیں سکتا تھا۔ اور اسے اپنے پاؤں کے نیچے رکھ کر کچل دیا۔

قباچہ کی موت کے بعد جادوگر نے بلبیر کی فتح کا اعلان کرتے ہوئے حکم دیا آج سے قباچہ کی ہر چیز مہاراج بلبیر کی ملکیت ہو گئی ہے۔

پھر تمام وحشی لوگوں نے پھولوں کے بنے ہوئے ہار ناگ کے گلے میں ڈالے اور اسے سردار تسلیم کر لیا گیا۔ مردہ سردار قباچہ کا جسم ایک لوہے کی سلاخ میں پرو کر آلاؤ پر رکھ دیا گیا اور چند وحشی اس جسم کو بھوننے میں مصروف ہو گئے۔

ناگ مع چیلے کے قباچہ کے شاندار جھونپڑے میں داخل ہوا۔ جہاں اس کی ساری بیویوں نے اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے اپنے سر اس کے سامنے جھکا دیئے۔

لیکن ایک سر ایسا تھا جس میں ذرا سا بھی خم پیدا نہ ہوا تھا۔ اور وہ مسلمان لڑکی، جس کی تلاوت ناگ سن چکا تھا۔ لیکن اس کی مہار تو چیلے کے ہاتھ میں تھی اور چیلے نے



اس لڑکی کو دیکھ کر اپنا دل ہار دیا تھا۔ اور ساری عورتوں کے سامنے بھی ناگ سے کہا تھا۔

مہاراج یہ سندر کنیا مجھے بخش دیں۔

بھلا ناگ کی کہاں مجال تھی کہ وہ انکار کرے وہ تو چیلے کا غلام تھا اور پھر ناگ نے اعلان کر دیا کہ یہ کنیا ہم نے تمہیں بخش دی۔

عنبر اور ماریا دونوں ہمالیہ کی وادی میں آدم خور قبیلے کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے تھے۔ لیکن نہ تو آدم خور قبیلے کا کہیں پتہ تھا اور نہ ہی وہ صحیح راستے کا تعین کر سکتے تھے۔ وہ ایک ایسی وادی میں بھٹک رہے تھے۔ جہاں کچھ اس قسم کی یکسانیت تھی کہ وہ گھوم پھر کر وہیں آ جاتے تھے۔ جہاں سے چلتے تھے۔ ان کو اس وادی سے باہر جانے کا کوئی راستہ ہی نہ مل رہا تھا۔ اور وہ کئی دنوں کی تلاش بسیار کے بعد بھی گھوم پھر کر وہیں آ جاتے جہاں سے روانہ ہوتے تھے۔

ماریا نے عنبر سے کہا مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہم کسی جادو کے زیر اثر آ گئے ہیں اور اس کی وجہ سے ہمیں اس وادی میں قید کر دیا گیا ہے۔

عنبر نے کہا شاید تمہیں یاد نہیں دیوی کلاوتی نے کہا تھا سادھو بلبیر کے مسلمان لڑکی سے شادی کرنے سے دیوتاؤں کا عتاب جب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



تک اس پر نازل نہیں ہوتا ہم وہاں تک نہیں پہنچ سکتے اور پھر ناگ کو بھی تو سزا کے طور پر بلبیر کا غلام بنا دیا گیا ہے جب تک اس کی رہائی کے دن نہیں آتے ہمیں ان کا سراغ نہیں مل سکتا۔

ماریا نے کہا لیکن ہمیں کوشش ہر روز کرنی چاہیئے پتہ نہیں وہ گھڑی کب آجائے۔

عنبر نے کہا تمہارا خیال بالکل ٹھیک ہے۔ مجھے بھی اس وقت ناگ کی شعبدہ بازی پسند نہیں آئی تھی نہ جانے ناگ کو کیا ہو گیا تھا۔

ماریا نے کہا بھائی عنبر عروج و زوال تو دنیا میں ہوتا ہی رہتا ہے ہر خزاں کے بعد بہار اور ہر بہار کے بعد خزاں یہی قدرت کا اصول ہے۔

عنبر نے کہا یہ بھی ٹھیک ہے قسمت کا لکھا تو بھگتنا ہی پڑتا ہے۔

وہ دونوں ایک پہاڑی نالے کے کنارے بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ اچانک نالے سے ایک بڑی مچھلی اچھلی اور اور ماریا نے ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑ لیا مچھلی نے حیرانی سے سوچا کہ وہ جن ہاتھوں میں ہے وہ نظر آہی نہیں رہی اس نے زور کا ایک جھٹکا دیا ماریا اس کے لئے تیار نہ تھی اور وہ مچھلی کے ساتھ ہی پانی میں جا گری۔



پانی کا بہاؤ کافی تیز تھا۔ اور ماریا بہاؤ کے ساتھ ہی بہتی ہوئی چلی گئی۔

عنبر کو بڑی حیرت تھی کیوں کہ اب ماریا کی خوشبو آنا بھی بند ہو گئی تھی۔ مچھلی کو اچھلتے تو عنبر نے بھی دیکھا تھا لیکن اس کے بعد مچھلی بھی غائب تھی اور ماریا کی خوشبو بھی۔

عنبر نے کئی آوازیں ماریا کو دیں جو چاروں طرف کے پہاڑوں سے ٹکرا کر واپس آجاتیں۔

عنبر کو یقین تھا کہ ضرور ماریا اس نالے میں گری تھی کیونکہ اسے آواز سنائی دی تھی۔ اور اس کے بعد ہی سے ماریا کی آواز آنا بند ہو گئی تھی۔

عنبر نے بھی نالے کے ساتھ ساتھ ہی چلنا شروع کر دیا وہ بے حد پریشان تھا اس مہم میں اسے ماریا کی بھی ضرورت تھی۔ جس سے کئی کام لئے جا سکتے تھے۔ لیکن اب ناگ کے ساتھ ساتھ ماریا بھی غائب ہو گئی تھی۔ وہ نالے کے ساتھ ساتھ ماریا کو آوازیں دیتا ہوا چلتا رہا۔ اور اسی طرح رات ہو گئی۔ لیکن اسے اس بات پر ضرور حیرت ہوتی کہ وہ اس پر اسرار جگہ سے نکل آیا تھا۔ جہاں سے باہر جانے کا راستہ ہی اسے نہ مل رہا تھا وہ نالے کے ساتھ ساتھ ہی جنگل میں کسی اور جگہ آ نکلا تھا۔ لیکن وہ رکا نہیں رات بھر نالے کے ساتھ ساتھ سفر کرتا رہا اور ماریا کو آوازیں دیتا رہا لیکن خدا جانے ماریا کو زمین نگل گئی تھی یا آسمان اس کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کچھ پتہ ہی نہیں چل رہا تھا۔

دوسری طرف سادھو بلبیر اپنی جھگی میں مسلمان لڑکی کو سامنے بٹھائے للچاتی نظروں سے دیکھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا

تم اب میری بیوی ہو اور تمہیں میرا ہر حکم ماننا ہوگا۔

لیکن مریم نے حقارت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

تم نے پہلے سردار کا انجام دیکھ لیا ہے۔ مجھ سے دور ہی رہو خدا واحد کی ماننے والی ہوں اور کوئی کافر بھی مجھے نہیں چھو سکتا۔

بلبیر نے کہا اتنا مان ہے تجھے اپنے دھرم پر ناری تو مہاراج بلبیر سے واقف ہی نہیں ہے۔ جہان شکتی کا مالک ہوں دیکھ لو ان آدم خوروں کے درمیان سردار بنا بیٹھا ہوں۔ اور وہ وحشی ہونے کے باوجود میرے ایک اشارے پر جان دینے کو تیار ہیں۔

مریم نے کہا وحشی لوگ تمہیں خدا مان سکتے ہیں لیکن جس مذہب سے میرا تعلق ہے۔ وہاں خدا عزوجل کی حکمرانی ہے پہلا سردار بھی اپنے تمام حربے آزما کر دیکھ چکا تھا۔ اگر اب تم بھی شیطانی حرکات سے باز نہ آئے۔ تو تمہارا انجام بھی اس سے مختلف نہ ہوگا۔

عنبر نے ایک تھپڑ مریم کے منہ پر دے مارا اور کہا نیچ چھوٹا منہ اور بڑی بات کر رہی ہے۔ دیکھتا ہوں تجھے میرے انتقام



سے کون بچا سکتا ہے۔ اور سادھو نے آگے بڑھ کر مریم کی کلائی پکڑ لی۔

بجلی زور سے کڑک گئی اور ناگ جھونپڑی میں داخل ہوا اور اس نے کہا۔

مہاراج بلبیر اس لڑکی کو چھوڑ دو۔

بلبیر نے غصے سے ناگ کی طرف دیکھا اور کہا تو میرا غلام ہے میں تجھے حکم دیتا ہوں یہاں سے دفع ہو جا پھر ایسا لگ رہا تھا کہ کوئی برساتی نالے کے سامنے بند باندھ رہا ہو ناگ برساتی نالے کی طرح ہی اُبال کھا رہا تھا لیکن مجبور تھا اس کی طاقت سلب ہو گئی اور اس کے دماغ پر بلبیر کی حکومت تھی۔

بلبیر نے اسے دھکے دے کر باہر نکال دیا اور مریم پر غصے سے جھپٹ پڑا۔ لیکن اسی وقت سردار کا پالتو شیر نا جانے کیسے آزاد ہو کر جھونپڑی میں داخل ہو گیا اور دھاڑنے لگا بلبیر کو بہت غصہ آیا اور اس نے منتر پڑھ کر شیر پر پھونک دیا شیر کتے کی طرح دم ہلاتا ہوا واپس ہو گیا۔

بلبیر نے قہقہہ لگایا اور کہا دیکھ لی میری شکتی میں نے شیر کو کتا بنا دیا ہے۔

مریم نے کہا کافر سادھو میرا نام مریم ہے اور اس نام کی لاج ہمیشہ میرے خدا نے رکھی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



دوسری طرف ماریا نالے سے باہر نکلی تو اسے چند آدم خور ایک غار میں جاتے دکھائی دیتے ماریا نے بھی ان کا پیچھا کیا اور وہ ناگ کی بو پا کر اسی جھونپڑی میں آ نکلی جہاں وہ سادھو بلبیر نے اس لڑکی کو پکڑ رکھا تھا۔

اسی وقت اس کے سر پر کسی نے ڈنڈا مارا اور اس نے مریم کو چھوڑ کر مارنے والے کو دیکھا جو نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس نے پھر مریم کی طرف ہاتھ بڑھایا ڈنڈا پھر اس کے سر پر پڑا اور غصے سے پلٹ کر اس نے دیکھا کوئی نہ تھا اس نے ایک منتر پڑھا اور ہوا میں پھونک ماری اور ڈنڈا مارنے والی شخصیت اس کے سامنے آ گئی۔ اس نے دیکھا ماریا اس کے پاس کھڑی تھی۔

تب بلبیر نے کہا اچھا ہوا تم لوگ بھی یہاں آ گئے مجھے تم لوگوں کا انتظار تھا۔ تمہارا ساتھی عنبر کہاں ہے میں تم سے ایک سودا کرنا چاہتا ہوں۔

ماریا نے کہا وہ بھی آنے ہی والا ہے ہم تم سے ضرور سودا کریں گے۔ لیکن وعدہ کرو اس وقت تک کے لئے اس لڑکی کو تنگ نہیں کرو گے۔

بلبیر نے مریم کو دیکھا اور کہا چلو تمہاری ہی بات مان لیتے ہیں۔



ماریا نے کہا میں اس لڑکی کے ساتھ رہوں گی جب تک وہ نہیں آتا تم دوبارہ یہاں نہیں آؤ گے۔

بلبیر نے وعدہ کر لیا۔

لیکن رات ہوتے ہوتے ہی ماریا عنبر کی تلاش میں نکل گئی وہ جلد از جلد عنبر کو تلاش کرنا چاہتی تھی۔ جب کہ اس نے منزل کو تلاش کر لیا تھا۔

ناگ بھی یہاں موجود تھا۔ لیکن اس نے نہ تو ماریا کی خوشبو سونگھ کر کوئی تاثر دیا تھا اور نہ ہی ماریا کو پہچانا تھا۔ اس لئے ماریا جلدی عنبر کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی۔ لیکن کافی دوڑ دھوپ کے بعد بھی عنبر کا کچھ پتہ نہ چلا۔ جب وہ واپس آئی تو مریم خودکشی کر چکی تھی۔

ماریا اس کی لاش پر کھڑی سادھو بلبیر پر پیچ و تاب کھا رہی تھی۔ پھر اس کو عنبر کی خوشبو محسوس ہوئی۔ اور وہ باہر کی طرف بھاگی۔ جہاں عنبر چند نیزہ بردار آدم خوروں کے حلقہ میں آ رہا تھا۔ جو نالے کے ساتھ ساتھ ہی اس مقام تک پہنچ گیا تھا۔ اور ناگ اور ماریا کی خوشبو کا پیچھا کرتا ہوا وہ آدم خوروں کے ہاتھوں گرفتار ہو گیا تھا۔

پھر عنبر کو نئے سردار کے سامنے پیش کر دیا گیا جو ناگ کو ہاتھی بنائے اس پر سوار ہو کر اپنے تخت کی طرف آ رہا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



عنبر کا خون کھول گیا لیکن ناگ نے نہ تو اس کی خوشبو محسوس کی اور نہ ہی اسے پہچانا۔ وہ تخت کے سامنے بیٹھ گیا اور سادھو بلبیر اس پر سے اُتر آیا۔

پھر ناگ نے لوٹ لگائی اور وہ ہاتھی کی بجائے سادھو کے جسم کے ساتھ آدم خوروں کے سامنے آگیا اور چیلے کے ساتھ تخت پر جا بیٹھا جہاں جادوگر بھی موجود تھا۔

عنبر کو ناگ کے سامنے پیش کیا گیا تو چیلے نے گرو کو کہا حکم دو اس کا فیصلہ کل ہو گا۔ آج کی رات یہ ہماری قید میں رہے گا۔

عنبر نے سب کچھ سن لیا تھا اور وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا لیکن ماریا نے اسے خاموش رہنے کے لئے کہا تھا۔

تب ناگ نے حکم دیا اس قیدی کو رات بھر کے لئے قید میں ڈال دو اس کا فیصلہ کل صبح ہوگا۔

چند نیزہ بردار عنبر کو لے کر ایک طرف روانہ ہو گئے جبکہ ماریا بھی ان کے ساتھ ہی تھی ان آدم خوروں نے اسے ایک جھونپڑے میں قید کر دیا۔

تب ماریا نے کہا رات کو بلبیر ہمارے پاس آئے گا اور وہ ہم سے کوئی سودا کرنا چاہتا ہے۔ پہلے اس کی بات ٹھنڈے دل سے سن لینا کیوں کہ بقول دیوی کلا دتی اس کی زندگی کے دن پورے



ہو چکے ہیں۔ کیوں کہ بلبیر کی وجہ سے اس نیک خاتون نے خودکشی کر لی یہ کل رات کی بات ہے۔ اگر میں تمہاری تلاش میں نہ نکل پڑتی تو اس معصوم اور شریف لڑکی کی زندگی بچ جاتی۔

عنبر نے مسکراتے ہوئے کہا ماریا بہن بعض وقت تم بھول جاتی ہو ہم تو شطرنج کے مہروں کی طرح ہیں جو تقدیر کے ہاتھوں حرکت کر رہے ہیں۔ لڑکی کی موت کا وقت آ چکا تھا اور بلبیر کی تباہی اس فعل کی وجہ سے ہونی تھی لہٰذا اس ہونی کو کون ٹال سکتا تھا۔

بلبیر ہم سے کیا سودا کرنا چاہتا ہے۔

ماریا نے کہا مجھے علم نہیں رات کو معلوم ہو جائے گا۔

پھر رات کے وقت بلبیر اس جھونپڑے میں آگیا اور اس نے کہا۔

دیکھو عنبر میں نے یہاں کی دولت کے لئے اپنی تمام جوانی کٹھن جاپوں کی نذر کر دی ہے۔ تب جا کر کامیابی ہوتی ہے کیا یہ بہتر نہیں کہ تم اس کام میں میرے شریک ہو جاؤ۔ میں یہاں کا سردار ہوں اور تم بغیر کسی مزاحمت کے یہاں سے سونا اور قیمتی موتی لے جا سکتے ہو اور اسے مہذب دنیا میں منہ مانگے داموں فروخت کر سکتے ہو۔ اس دولت میں ہم برابر کے شریک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ہو جاتے ہیں۔

میں نے اسی دولت کے لالچ کے لئے ناگ کو اپنا غلام بنایا تھا اب وہ یہاں کا سردار ہے۔ جسمانی طور پر وہ تم لوگوں کا بھائی ہے اور یرغمال کے طور پر وہ میرے پاس رہے گا۔ تاکہ جو دولت میں یہاں سے تمہارے حوالے کر دوں اس کی ضمانت ناگ کے وجود میں میرے پاس رہے۔ ہم دنوں میں ارب پتی ہو جائیں گے۔ یہ تو ہے امن اور دوستی کا راستہ جسے اپنا کر نہ صرف تم لوگ بلکہ میں بھی راجاؤں کی زندگی بسر کریں گے اور اگر تمہارے من میں پاپ ہے اور تم دشمنی کا راستہ اپنانا چاہتے ہو۔ تو سوچ لو میرے ایک اشارے پر آدم خور تمہارا گوشت بھون کر کھا جائیں گے۔ رات بھر کا وقت تمہارے پاس ہے خوب سوچ لو۔ اور غور کر لو صبح مجھے اپنے فیصلے سے آگاہ کر دینا۔

بلبیر چلا گیا تو عنبر نے کہا لالچی کتے یہ بھی نہیں جانتا کہ دولت ہم لوگوں کے کس کام کی چیز ہے دولت کا لالچ ہوتا تو زمین اپنے سارے پوشیدہ خزانے ہمارے سامنے اگل چکی ہے۔ لیکن ہم نے اس میں سے کبھی ایک درہم تک بھی حاصل نہیں کیا۔

ماریا نے کہا عنبر بھائی!



اس ظالم کی موت کا وقت آ گیا ہے مجھے اس شریف لڑکی کی موت ابھی تک نہیں بھولی جس نے جان دے دی اپنی لمبی زندگی میں اگر کسی آدمی پر مجھے غصہ آیا ہے تو وہ یہ شیطان سادھو ہے۔ اب ہمیں مزید انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔

عنبر نے کہا ماریا بہن مجھے تمہاری رائے سے پورا اتفاق ہے۔ لیکن مجبوری صرف یہ ہے کہ وقت پھر ہمارے ناگ بھائی کو دشمن بنا کر میرے سامنے لا رہا ہے۔

سادھو ایک تیر سے دو شکار کرنے چاہتا ہے وہ ہماری ہی طاقت کو دو حصوں میں تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ اور لڑانا چاہتا ہے۔ مصیبت یہ ہے کہ میں دنیا میں ہر طاقت کا مقابلہ کر سکتا ہوں لیکن اپنے جگری دوست اور بھائی پر وار کرنے کو دل نہیں چاہتا۔

ناگ دماغی طور پر سادھو کے قبضے میں ہے اور ہمیں پہچانتا تک نہیں ایسی صورت میں جب وہ دشمن بن کر سامنے آئے گا۔ تو کیا تم اسے نقصان پہنچا سکو گی۔ یا میں اسے زخمی کر سکوں گا۔

ماریا نے کہا عنبر بھائی۔ ایسا وقت تو اس سے پہلے بھی کئی دفعہ آ چکا ہے۔ کہ ناگ تمہارے سامنے دشمن بن کر کھڑا ہوا ہے پھر قدرت نے خود ہی تم دونوں کی حفاظت کی ہے۔ مجھے یقین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ہے اب بھی ایسا ہی ہو گا۔ تم صبح صاف طور پر اس سادھو کو انکار کر دو۔

عنبر نے کہا اگر میری بہن کی یہی مرضی ہے تو ایسا ہی ہو گا پھر اس رات کی صبح ہو گئی۔



# عنبر، ناگ مقابلہ

یہ بہت ہی سوگوار دن تھا۔ آج دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے مقابلے میں آ رہا تھا۔ عنبر کو لے کر وحشی آدم خور سردار کے سامنے پہنچ گئے۔

ناگ سردار کے روپ میں تخت پر بیٹھا تھا چیلا گرد کے ساتھ اور جادوگر ذرا فاصلے پر براجمان تھا۔

تب چیلے نے عنبر سے کہا مہاراج نے جو تم سے کہا تھا تم نے اس کے متعلق فیصلہ کر لیا ہو گا۔ کیوں کہ وہ کسی طرح بھی گھاٹے کا سودا نہیں ہے۔ اس کے باوجود بھی کچھ کہنا چاہو تو اجازت ہے۔ لیکن یہ سوچ لینا کہ انکار کی صورت میں تمہاری موت بڑی بھیانک ہو گی۔

عنبر نے کہا بلبیر! لالچ وہ تلوار ہے اسے جتنی مضبوطی سے پکڑ لو کہ اس کی دھار جسم میں اترتی چلی جائے گی۔ کیوں کہ اس تلوار کا دستہ نہیں ہوتا۔ دولت کی ہوس ان لوگوں کو ہوتی ہے جنہوں نے کبھی دولت دیکھی نہ ہو۔ لیکن جن لوگوں کے قدموں تلے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



دولت رنگینی بھرتی ہو ان کے لئے دولت کی کیا اہمیت ہو سکتی ہے تمہیں یہ ساری دولت مبارک ہو ناگ کو ہمارے حوالے کر دو کیوں کہ دنیا کی تمام دولت بھی ناگ کا نعم البدل نہیں ہو سکتی۔

چیلے نے کہا جو در اصل سادھو ہی تھا اس کا مطلب ہے کہ تمہاری طرف سے انکار ہے اور شاید تمہاری موت ہی تمہیں یہاں تک لے آئی ہے۔ پھر اس نے ناگ کی طرف دیکھ کر کہا جو سردار بنا سادھو کے جسم میں تخت پر بیٹھا تھا۔

گرو یہ میرا دشمن ہے اس کی زندگی ختم کر دے۔

ناگ ایک وفادار غلام کی طرح اٹھا۔ اور عنبر پر حملہ کرنے کی غرض سے ایک تلوار اٹھا لی۔

آدم خور چونکہ یہ زبان نہیں سمجھتے تھے لیکن پھر بھی اپنے سردار کو مقابلہ پر آتے دیکھ کر خوشی سے پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

ناگ تلوار سونت عنبر کے مقابلے میں چلا آ رہا تھا۔

عنبر نے کہا ناگ میں تمہارا بھائی ہوں خدا کے لئے ہوش میں آؤ۔

لیکن ناگ کی آنکھوں میں تو خون نظر آیا تھا اس نے آتے



ہی عنبر کی گردن پر بھر پور وار کیا لیکن گردن کٹنے کی بجائے ایک چھناکے کے ساتھ ٹوٹ گئی۔

چیلے نے ایک بھالا ناگ کی طرف پھینک دیا جسے ناگ نے تھام کر اسے تولا اور ایک ماہر نیزہ باز کی طرح سے عنبر کے سینے پر وار کر دیا لیکن بھالے کی نوک عنبر کی چھاتی پر سے ٹکرا کر ٹیڑھی ہو گئی۔

تمام آدم خور مع جادوگر اور سادھو کے حیران رہ گئے کہ لوہے کا ہتھیار انہوں نے گوشت کے جسم پر پہلی بار ناکام دیکھا تھا ناگ کے گلے میں جادو کی مالا پڑی تھی عنبر بغیر کسی ہتھیار کے ناگ کے سامنے کھڑا تھا۔

ناگ نے دونوں حربے بے کار ہوتے دیکھے تو زمین پر لوٹ لگا کر شیر بن گیا۔ اور دھاڑتا ہوا عنبر کی طرف دیکھا عنبر نے پھر کہا ناگ ہوش میں آؤ۔ میں عنبر ہوں تمہارا بھائی تم جانتے ہو میں وقت کی وہ چٹان ہوں جس سے ٹکرا کر تم سر تو پھوڑ لو گے لیکن میرے بھائی میرے جسم پر خراش تک نہ ڈال سکو گے۔

لیکن ناگ تو غصے میں دیوانہ ہو چکا تھا۔ اس نے عنبر پر جست لگائی اور عنبر نے اس کی دونوں اگلی ٹانگیں پکڑ لیں اور کوئی ہوتا تو عنبر دونوں ٹانگوں کو چیر کر رکھ دیتا لیکن اس کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



سامنے ناگ تھا۔

ناگ نے اپنی ٹانگیں چھوڑانے کے لئے بہت زور مارا مگر یہ عنبر تھا جو فولاد کے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا۔

آدم خور اس آدمی کی طاقت سے مرعوب ہوتے جا رہے تھے۔ اور ان کے دلوں پر عنبر کا خوف طاری تھا۔

آخر جب شیر زور لگا کر تھک گیا تو عنبر نے اسے پرے دھکیل دیا۔

شیر نے آزاد ہوتے ہی لوٹ لگائی اور ہاتھی بن کر چنگھاڑتا ہوا عنبر کی طرف بڑھا۔

عنبر نے پھر کہا ناگ ہوش میں آ میں عنبر ہوں تیرا بھائی

جواب میں ہاتھی نے اپنی سونڈ عنبر کی کمر کے گرد لپیٹ لی اور زور لگا کر اسے اوپر اٹھانا چاہا۔ لیکن ایسا معلوم ہوا کہ زمین نے عنبر کے پاؤں پکڑ لئے ہیں ہاتھی زور لگاتا رہا لیکن عنبر کو اپنی جگہ سے جنبش نہ دے سکا۔

آدم خور اب پوری طرح سے اس بلا سے خوف زدہ ہو چکے تھے۔ جسے نہ شیر ہی زیر کر سکا اور نہ ہاتھی ہی نقصان پہنچا سکا کافی زور آزمائی ہوتی رہی آخر عنبر نے تنگ آکر ہاتھی کو سونڈ پکڑ کر اسے دھکا دیا۔ اور ہاتھی دور جا گرا لیکن ساتھ ہی



عنبر بھی اپنا توازن قائم نہ رکھ سکا اور زمین پر گر گیا۔

عنبر کے کمالات دیکھ کر بلبیر سوچ میں پڑ گیا اور قبیلے کا جادوگر پریشان ہو گیا۔

ہاتھی نے زمین پر گرے ہوتے عنبر کو دیکھ کر فائدہ اٹھاتے ہوتے اسے پاؤں تلے کچلنے کے لئے دوڑ لگائی۔

عنبر سمجھ گیا اور خود ہی زمین پر لیٹ گیا اور کہا یہ حربہ بھی آزما کر دیکھ لے۔

ہاتھی نے اپنا پاؤں عنبر کے سینے پر پاؤں رکھ دیا اور سارے جسم کا بوجھ اس پر ڈال دیا۔ لیکن اسے ایسے لگا کہ پاؤں کے نیچے کوئی لوہے کا پتلا پڑا ہے۔ عنبر نے پھر اسے پرے دھکیل دیا۔

اب عنبر اور ناگ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے ہاتھی سے پھر ناگ انسان بن گیا تھا۔

عنبر نے پھر کہا ناگ ہوش میں آ جاؤ اور مجھے پہچانو میں تمہارا بھائی ہوں۔

ماریا جو قریب ہی کھڑی سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ خود بھی ناگ پر پیچ و تاب کھا رہی تھی۔ جب ناگ عنبر کو ہی نہیں پہچان رہا تھا۔ تو ماریا کو کیسے پہچان سکتا تھا۔

ناگ کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھیں اور وہ عنبر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



پر حملہ کرنے کے لئے پر تول رہا تھا۔ اور جونہی حملہ کرنے کے لئے عنبر کے قریب آیا تو دونوں گتھم گتھا ہو گئے اور اس عرصہ میں ناگ کے گلے میں پڑی ہوئی مالا ٹوٹ گئی اور زمین پر بکھر گئی ایک بجلی کی کوند کے ساتھ ہی ناگ کو ہوش آ گیا اس نے سامنے کھڑے عنبر کو دیکھا۔ بالکل اسی طرح کہ ابھی ابھی نیند سے بیدار ہوا ہو اور عنبر بھائی کہہ کر عنبر کو گلے لگا لیا۔

عنبر نے خدا کا شکر ادا کیا کہ عنبر کو ہوش تو آ گیا۔

سادھو غصے اور پریشانی سے کوئی منتر پڑھ رہا تھا۔ اس نے منتر پڑھ کر پھونک ماری بکھرے ہوئے مالا کے دانے ایک ایک کر اکٹھے ہو گئے۔ اور پھر خود بخود دھاگے میں پروئے گئے۔ اور مالا کی شکل میں اُٹھ کر ناگ کے گلے کی طرف بڑھے۔ لیکن ناجا نے ایک باز کدھر سے اُڑتا ہوا آیا اور مالا کو اپنے پنجوں میں لے کر اُڑ گیا۔

سب لوگوں نے حیرانی سے دیکھا اور سادھو غصے میں پاگل ہو گیا۔ اور اس نے عنبر کی طرف دیکھ کر کہا کہنے میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔

اس نے ہاتھ بلند کیا اور ایک ترشول اس کے ہاتھ میں آ گئی۔ اور اس نے ترشول عنبر کی طرف پھینک کر ماری۔

عنبر کے جسم سے ترشول ٹکراتے ہی چنگاریاں سی پھوٹ



پڑیں اور ترشول کو آگ لگ گئی اور پھر وہ دھما کے سے پھٹ کر کئی ٹکڑوں میں بکھر گئی۔

آدم خود سہمے ہوئے یہ تمام مناظر دیکھ رہے تھے ایک ہی دن میں ان کے سامنے کئی حیرت انگیز واقعات رونما ہو چکے تھے ناگ نے غصے سے سادھو کی طرف دیکھا۔ اور اس کی طرف بڑھا لیکن عنبر نے اسے روک دیا اور کہا۔

تم ہٹ جاؤ ناگ اس کی موت میرے ہی ہاتھوں لکھی ہوئی ہے۔

سادھو غصے سے عنبر کی طرف بڑھا۔

عنبر نے اسے دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر زور سے گھمایا اور اوپر اچھال دیا لیکن سادھو اوپر ہوا میں جاکر معلق ہو گیا زمین پر نہیں گرا۔ اور اس نے قہقہہ لگایا لیکن پھر چار خون وار گدھ اچانک کہیں سے اُڑتے اُڑتے آئے اور سادھو پر جھپٹ پڑے سادھو جلدی سے نیچے کود گیا یہ چاروں گدھ بھی زمین پر اتر آئے۔ اور لوٹ پوٹ ہو کر گدھوں سے بھیڑیے بن گیا اور سادھو پر حملہ آور ہو گئے۔

لیکن سادھو نے ایک منتر پڑھ کر پھونکا اور بھیڑیے زمین میں غائب ہو گئے۔

ناگ نے عنبر کے کان میں کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



میرا سانپ والا جسم تمہارے پاس تھا میں اس میں آنا چاہتا ہوں۔

عنبر نے کہا وہ ماریا کے پاس ہے۔

ناگ ماریا کی خوشبو پا کر ایک طرف چلا گیا۔

سادھو نے سب آدم خوروں سے کہا دیکھتے کیا ہو ان پر حملہ کر کے انہیں ختم کر دو۔ لیکن وہ تو بے چارے مارے خوف کے کانپ رہے تھے۔ کوئی بھی آگے نہ بڑھا۔

دوسری طرف ماریا نے ناگ کا سانپ والا جسم اس کے حوالے کر دیا اور ناگ سادھو کے جسم سے نکل کر سانپ کے جسم میں داخل ہو گیا۔ اب وہ آزاد تھا۔

سادھو نے کچھ منتر پڑھ کر پھونکا تو اس کا جسم ایک بہت بڑی چمگادڑ میں تبدیل ہو گیا۔

اور وہ عنبر پر جھپٹا اور اس نے اپنے دانت عنبر کے نرخرے میں گاڑ دیئے۔ لیکن وہ تو پتھر تھا اس میں دانت کیسے گڑھ سکتے تھے۔

عنبر نے چمگادڑ کو کھینچ کر اپنے گلے سے اتارا اور اس کی اور اس کی دونوں ٹانگیں چیر کر رکھ دیں۔

فضا میں ہر طرف چیخیں ہی چیخیں سنائی دینے لگیں اور آہستہ آہستہ چمگادڑ کا جسم سادھو کے جسم میں تحلیل ہو گیا جو خون



میں نہایا ہوا تڑپ رہا تھا۔

دوسری طرف چیلے والا جسم پڑا تھا جو کافی گلا سڑا تھا اور اس میں سے بو اٹھ رہی تھی۔

ناگ دوبارہ انسان کے روپ میں آگیا تھا کیوں کہ اس کا آزاد ہونے کے بعد سب سے پہلے اپنے اصلی جسم میں آنا بہت ضروری تھا۔ وہ پہلے سانپ والے جسم میں آیا اور پھر انسان بن گیا۔

عنبر نے جادوگر سے کہا یہ دو لاشیں تمہاری دعوت کے لئے کافی ہیں آج کے بعد تم ہی ان کے سردار ہو۔

جادوگر نے انکساری سے کہا میں چاہتا ہوں آپ یہاں رک جائیں۔ آپ جیسے مہان طاقت ور انسان کو سردار ہونا چاہیئے لیکن عنبر نے کہا

بھائی ہمیں طاقت، حکومت کرنے کے لئے نہیں خدمت کرنے کے لئے ملی ہوئی ہے ہم مستقل طور پر ایک جگہ نہیں رہ سکتے ہم یہاں دولت کے لالچ میں نہیں اپنے بھائی کو آزاد کروانے آئے تھے۔

اب تم سردار بن کر ان پر حکومت کرو اور ہم یہاں سے جا رہے ہیں۔

پھر وہ تینوں بھائی بہن ان آدم خوروں کی بستی سے نکل کھڑے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ہوتے اور آدم خوروں نے دو لاشوں کو اٹھایا اور دولت کی ہوس میں ہزاروں دوسرے انسانوں کی طرح دولت کی بھینٹ چڑھ گئے" تھے۔ جنہیں آدم خوروں نے لوہے کی سلاخوں پر چڑھا کر الاؤ پر رکھ دیا اور آلاؤ کے گرد خوشی سے رقص کرنے میں مصروف ہو گئے"۔

تینوں بھائی بہن ہمالیہ کی دشوار گزار گھاٹیوں کو پار کرتے ہوئے میدانی علاقے کی طرف آ رہے تھے۔

عنبر نے کہا

ناگ بعض وقت تم میرے لئے بہت تکلیف دہ ہو جاتے ہو خاص طور پر اس وقت جب تم پر کوئی دشمن غلبہ پا لیتا ہے مجھے تمہاری رہائی کے لئے بھی تم ہی سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور تمہارے ہر حملے کو خندہ پیشانی سے قبول کرنا پڑتا ہے۔

ماریا نے کہا عنبر بھائی ٹھیک کہتے ہیں ناگ بھائی۔ آپ پر تو اس وقت وحشت سوار ہوتی ہے اور آنکھوں میں خون اتر آتا ہے۔ آپ نے جس طرح آدم خور قبیلے میں عنبر بھائی سے مقابلہ کیا ان کی جگہ کوئی اور معمولی آدمی ہوتا تو وہ کبھی کا ختم ہو گیا ہوتا۔

ناگ نے کہا

ماریا بہن میں اس کے لئے شرمندہ ہوں یہ مجبوری کی بات



ہے اس میں بھلا میری رضامندی کو کہاں دخل ہے۔ میں اپنے بھائی عنبر پر حملہ کروں میں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا۔ ویسے عنبر بھائی میں تم سے شرمندہ ہوں مجھے معاف کر دو۔

عنبر نے ہنستے ہوئے کہا ارے نہیں یار ہم تو تم سے دل لگی کر رہے تھے۔ اور تم سنجیدہ ہو گئے ہو ہم جانتے ہیں اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔

ناگ نے کہا اب کہاں کے ارادے ہیں۔

ماریا نے جواب دیا میں نے اور عنبر نے تمہاری رہائی تک یہاں ٹھہرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اب ہمارا دل ہندوستان سے اکتا گیا ہے کسی اور ملک کی سیر کرنی چاہیئے۔

عنبر نے کہا تمہارا کیا خیال ہے ناگ؟

ناگ نے کہا

عنبر بھائی میں بھی تو آپ لوگوں کا ایک حصہ ہوں جو فیصلہ آپ لوگ کریں گے۔ میں اس سے کیسے اختلاف کر سکتا ہوں۔

تینوں کو باتیں کرتے اور چلتے چلتے رات ہو گئی۔

ماریا نے کہا رات ہمیں یہیں گزارنی چاہیئے۔

ناگ نے کہا کیوں نہیں بھلا اندھیرے سے کیا فرق پڑتا ہے۔

ماریا نے کہا تم نہیں سمجھ سکتے مگر میرا خیال ہے عنبر بھائی کی سمجھ میں یہ بات آ گئی ہو گی۔

عنبر نے بھی نہ سمجھتے ہوئے چاروں طرف دیکھا۔ اور پھر جیسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اس کی سمجھ میں آگیا ہو۔ اس نے ٹھنڈی سانس بھری اور کہا۔
ماریا ٹھیک کہتی ہے۔

ناگ ہم ایک دفعہ پھر اسی وادی میں آ گئے ہیں جہاں پہلے بھی ہمیں باہر جانے کے لئے کوئی راستہ نہ ملتا تھا۔ ہم روز سفر کرتے تھے اور رات کو وہیں پہنچ جاتے تھے۔ جہاں سے دن کو سفر شروع کیا تھا۔

ناگ نے کہا اس کا مقصد ہے یہ وادی اسرار ہے۔

عنبر نے کہا پہلے تو ثابت ہو چکی ہے اب پتہ نہیں پھر بھی رات یہیں گزار لیتے ہیں کیا حرج ہے۔

ناگ نے بھی کسی موزوں جگہ کے لئے چاروں طرف دیکھا تو اُسے بہت دور آبادی کے آثار نظر آئے۔ جہاں کہیں کہیں روشنی ہو رہی تھی۔

ناگ نے کہا یہاں سے تھوڑی ہی دور وہ آبادی نظر آرہی ہے وہیں چلتے ہیں۔

عنبر اور ماریا نے حیرت سے دیکھا واقعی دور آبادی میں روشنی سی نظر آ رہی تھی۔

عنبر نے کہا جگہ وہی ہے لیکن پہلے ہمیں قرب وجوار میں کوئی آبادی نظر نہ آئی تھی۔

ماریا نے کہا آپ ٹھیک کہتے ہیں ہم تو اس وادی میں کئی دن تک باہر نکلنے کی کوشش میں گھومتے رہے ہیں اس وقت



ہمیں کوئی آبادی نظر نہ آئی تھی۔

ناگ نے کہا یا تو یہ کوئی دوسری جگہ ہے وادی اسرار نہیں اور اگر وہی جگہ ہے اور ہمیں آبادی نظر آ ہی گئی ہے تو کیا ہے ہمیں کوئی کھا تھوڑی جائے گا۔

عنبر نے کہا ٹھیک ہے رات گزارنے کے لئے آبادی ہی میں چلتے ہیں۔

پھر وہ تینوں آبادی کی طرف روانہ ہو گئے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



# بدقسمت دُلہن

تینوں سفر طے کرتے ہوتے آبادی میں پہنچ گئے یہ ایک پہاڑی گاؤں تھا۔ جو تقریباً دو اڑھائی سو مکانوں پر مشتمل تھا۔ یہ تینوں اس بستی کی گلیوں میں سے گزرتے ہوئے ایک حویلی کے باہر پہنچ گئے۔ جہاں مشعلوں سے روشنی ہو رہی تھی۔ اور یہی روشنی ان لوگوں کو دور سے دکھائی دی تھی۔ بستی کے کافی لوگ مرد اور عورتیں یہاں جمع تھے۔

عنبر نے کہا شاید کوئی شادی ہے۔

ناگ نے کہا مجمع تو شادی کا ہی ہے لیکن کسی چہرے پر بھی خوشی کے آثار نہیں آتے ہر آدمی حزن و ملال کی صورت بنائے گھوم رہا ہے۔

ماریا نے کہا کہیں کوئی مر تو نہیں گیا

ناگ نے کہا نہیں بھئی اگر کوئی مر گیا ہوتا تو لوگ رو رہے ہوتے۔

وہ سب باتیں کرتے مجمع تک پہنچ گئے اور ایک بزرگ نما



آدمی سے کہا۔

ہم پردیسی آدمی ہیں یہاں رات گزارنے کے لئے کوئی ٹھکانہ چاہتے ہیں۔

بزرگ نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا کاش تم لوگ آج یہاں نہ آئے ہوتے۔

عنبر نے کہا کیوں خیریت تو ہے؟

بزرگ نے کہا میں اس گاؤں کا چودھری ہوں میرا نام فیروز ہے۔ یہ گاؤں پہلے ہندوؤں کا تھا۔ اور ہم سب ہندو تھے پھر اچانک ایک بزرگ مسافر ایک روز یہاں آ گئے وہ مسلمان تھے اور صاحب کرامت بھی۔

انہوں نے یہاں آکر اس گاؤں کی اصلاح کی اور لوگوں کو اسلام کے زرین اصول بتائے۔ اور یہ پورا گاؤں ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے مسلمان ہو گیا۔

عنبر نے کہا مگر آپ نے یہ نہیں بتایا ہے کہ آپ کے اس فقرے کا کیا مقصد ہے کہ کاش تم آج یہاں نہ آئے ہوتے۔

بزرگ نے ایک چارپائی خالی کروا کر کہا یہاں بیٹھ جاؤ بیٹا! صورت سے تم بھی مسلمان ہی لگتے ہو

ناگ نے کہا الحمدللہ۔ ہم مسلمان ہیں۔

چودھری نے کہا پھر تو آپ بھی لوگ اپنے مسلمان بھائیوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کی اس تکلیف میں برابر کے شریک ہیں۔

ناگ اور عنبر پلنگ پر بیٹھ گئے۔ اور قریب ہی چوہدری بھی بیٹھ گیا اور پھر اس نے کہنا شروع کیا۔

جب تک بابا جی یعنی وہی بزرگ زندہ تھے ان کی برکت سے سارا گاؤں خوش حالی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ ان کے انتقال کے بعد جہاں اور کئی مصیبتیں درپیش آ گئیں وہاں ایک اور بڑی ہی مصیبت جو بہت تکلیف دہ ہے طورا ڈاکو ہے جو اپنے گروہ کے ساتھ غاروں میں رہتا ہے۔ بڑا ہی ظالم اور سفاک آدمی ہے۔ پہلے ہر سال آکر سارا اناج اور رقم و زیور لوٹ کر لے جاتا تھا۔ پھر چند آدمیوں کی منت سماجت کے بعد وہ ایک چوتھائی حصے پر راضی ہو گیا اور اس کے ساتھ امن سے رہنے کی کچھ شرائط طے ہو گئیں۔ اس کے گروہ میں سو ڈیڑھ سو آدمی ہیں۔

طورا جب بھی کسی خوب صورت اور جوان لڑکی کو دیکھ لیتا ہے اس کے گھر شادی کا سرخ جوڑا بھیج دیتا ہے جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس لڑکی کو عروسی جوڑا پہنا کر دلہن بنا کر لوگوں کے اجتماع میں تیار رکھو۔

پھر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ آتا ہے اور لڑکی کو لے جاتا ہے یہ بات بھی اس کی شرائط میں شامل ہے۔ جس حویلی میں تم بیٹھے ہو میں اس کا مالک ہوں۔ میری ایک ہی لڑکی ہے۔ میں نے



[illegible] حویلی کی بلند دیواروں کے اندر پال پوس کر جوان کیا ہے لیکن پھر بھی اس ناہنجار ڈاکو نے میری سلمیٰ کو نہ جانے کیسے دیکھ لیا ہے اور عروسی جوڑا میرے گھر بھیج دیا ہے۔

ایک ڈاکو گاؤں میں آکر پہلے اعلان کرتا ہے اور پھر لوگوں کی موجودگی میں وہ جوڑا بھیج دیا جاتا ہے۔

میں ہوں وہ بدنصیب باپ جس کی بیٹی دلہن بن کر کسی شریف آدمی کی بیوی بن کر نہیں جا رہی بلکہ ایک بدنام ڈاکو کی بیوی بن کر جا رہی ہے۔

کاش! میں آج اپنی بیٹی کی ڈولی کی بجائے اس کا جنازہ اٹھا رہا ہوتا۔ بوڑھے رونے لگا۔

عنبر کا خون کھول اٹھا اور اس نے کہا کیا آپ تمام لوگ مل کر بھی اس ڈاکو کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ آپ لوگوں کی تعداد تو ان سے کم نہیں۔

چودھری نے کہا یہ تو ٹھیک ہے بیٹا لیکن قدیم زمانے کی دشمنیاں اور رنجشیں باوجود مسلمان ہو جانے کے بھی قائم ہیں اس گاؤں میں اتفاق نام کی کوئی چیز بھی موجود نہیں اور اسی نااتفاقی سے طورا ڈاکو فائدہ اٹھا رہا ہے۔

عنبر نے کہا اتفاق میں بڑی برکت ہے اور نااتفاقی بربادی کا باعث ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



چودھری نے کہا بالکل ٹھیک کہتے ہو اسی نا اتفاقی کی بدولت ہم ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ اندر میری بیٹی کو دلہن بنایا جا رہا ہے دشمن لوگ خوش ہیں وہ نہیں سمجھتے جو چنگاری آج میرا گھر جلا رہی ہے کل شعلہ بن کر ان کی عزت کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔

عنبر نے کہا

چودھری صاحب ہم یہاں موجود ہیں اور قسم کھا کر کہتے ہیں کہ آج کے بعد کوئی ڈاکو بھی مسلمانوں کے اس گاؤں میں ان کی عزت سے کھیلنے نہیں آئے گا۔

چودھری نے کہا نہیں بیٹیا میں تم دونوں بھائیوں کی جوانی اپنی غیرت پر قربان نہیں ہونے دوں گا۔

ناگ نے کہا آپ ہماری جوانی کی فکر نہ کریں چودھری صاحب اور اس اطمینان کے ساتھ بیٹھ جائیں کہ ملورا ڈاکو کی زندگی کا آج آخری دن ہے۔

چودھری نے بہتے ہوئے آنسوؤں کو اپنی پگڑی سے صاف کیا اور کہا اگر یہ درست ہے تو میں سلمیٰ کی ماں کو بھی یہ خوش خبری سنا آؤں۔ ان لوگوں کو بھی بتا دوں جو میری عزت کا تماشہ دیکھنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔

چودھری چلا گیا تو ماریا نے کہا۔



عنبر بھائی آپ دونوں باہر ڈاکو کا انتظار کریں اور میں اندر ذرا دلہن کو دیکھ آؤں۔

چودھری کے کہنے پر سب لوگ یہاں اکٹھے ہو گئے اور مخالف لوگوں نے چودھری سے کہا۔

یہ خلاف ورزی ہم سب کی موت بھی بن سکتی ہے آخر گاؤں کی اور لڑکیاں بھی تو اس ڈاکو کی بھینٹ چڑھ چکی ہیں۔ پھر تمہاری بیٹی میں کون سا سرخاب کا پر لگا ہوا ہے۔

پھر عنبر اور ناگ نے سارے مجمعے کو اکٹھا کر کے کہا۔

گاؤں کے لوگوں تم مسلمان ہو اور مسلمان ایک دوسرے کا بھائی ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کی عزت کا محافظ ہوتا ہے اسلام کے نام لیوا اپنی بیٹیوں کو ڈاکوؤں کے حوالے نہیں کر دیتے۔ غیرت کے نام پر تو مسلمان نیزے کی انی پر چڑھ جاتا ہے لیکن غیرت پر حرف نہیں آنے دیتا۔ اخوت اور بھائی چارہ ہی اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے اگر تم لوگ ایک مسلمان بھائی کی عزت کے لئے اسلام کی ایک بیٹی کی غیرت کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھا سکتے تو اس کی مخالفت بھی نہ کرو ملورا ڈاکو ہماری لاشوں پر سے گزر کر تم تک پہنچے گا۔

مخالف گروہ کے ایک آدمی نے کہا

تم نے صرف اس کا نام سنا ہے وہ ڈاکو نہیں عذاب الٰہی ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



جس کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔

تب عنبر نے کہا اس کا مقابلہ ضرور ہوگا۔ آپ لوگ اپنے گھروں کے دروازے بند کر کے آرام کریں اور طورا ڈاکو سے مقابلہ ہم پہ چھوڑ دیں۔

ناگ نے کہا

اور یہ بات بھی غور سے سن لیں آپ کی مخالفت کے باوجود ہم اس ڈاکو کا مقابلہ کریں گے اور دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اس کام سے نہیں روک سکتی آپ لوگ ہاتھوں میں چوڑیاں پہن کر گھروں میں بند ہو جائیں اور اسلام کے نام پر ہم لوگوں کو قربان ہونے دیں۔

مخالف گروپ والے اپنے آدمیوں کو لے کر یہاں سے چلے گئے۔ جب کہ ناگ اور عنبر طورا ڈاکو کا انتظار کرنے لگے۔

اندر سلمٰی کو دلہن بنایا جا رہا تھا۔ ایک پتلی دُبلی خوب صورت سی گڑیا۔ خدا نے جتنی حسین شکل دی تھی اُتنے ہی بُرے نصیب لے کر آئی تھی۔ شریف ماں باپ کی شریف لڑکی جو کسی کے گھر کی شمع بننے کی بجائے ایک بد صورت، بد طینت ڈاکو کی بیوی بن کر جا رہی تھی۔

ماریا نے دیکھا سوگوار دلہن کا جسم بیدِ مجنوں کی طرح کانپ رہا تھا۔ چہرے پر حسن و جمال کی بجائے خوف کی زردی چھائی



ہوئی تھی۔

ماریا نے قریب جا کر دیکھا لڑکی درود شریف پڑھ رہی تھی ماریا کا دل بے چین ہو گیا اور اس نے تہیہ کر لیا کہ وہ طورا ڈاکو کو زندہ ہر گز اس گاؤں سے بچ کر نہ جانے دے گی۔

سلمٰی کے قریب لڑکیاں کسی کام سے باہر گئیں تو ماریا نے سنا وہ اپنی سہیلی سے کوئی زہریلی چیز لے کر کھانا چاہتی تھی جبکہ اس کی سہیلی فوزیہ کہہ رہی تھی۔

سلمٰی خودکشی گناہ ہے اللہ مجھے معاف کرے تمہاری محبت سے مجبور ہو کر یہ زہر میں تیرے لئے لے آئی ہوں لیکن خدا کے لیے خودکشی نہ کرنا۔

پھر فوزیہ کو کسی نے پکارا اور وہ بھی اٹھ کر چلی گئی۔

سلمٰی نے میدان جو صاف دیکھا تو زہر کی پُڑیا کھول کر منہ میں ڈالنا چاہی لیکن ماریا نے ہاتھ پکڑ لیا۔

سلمٰی کانپ کر رہ گئی اُسے تو کوئی بھی دکھائی نہ دے رہا تھا۔

ماریا نے کہا پیاری بہن فوزیہ نے ٹھیک کہا ہے کہ خودکشی کرنا حرام ہے۔

سلمٰی نے ڈرتے ڈرتے کہا تم کون ہو اور کہاں ہو

ماریا نے کہا میں بھی تمہاری طرح ایک لڑکی ہوں لیکن ایک بزرگ کی بد دعا سے غائب ہوں کسی کو دکھائی نہیں دیتی۔ میں تمہاری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ہمدرد ہوں باہر میرے دونوں بھائی طورا ڈاکو کو ختم کرنے کے لئے کھڑے ہیں۔ خدا اور رسول پر ایمان بھی رکھتی ہو اور پھر بھی شیطان سے گھبراتی ہو۔ جس رسول عربیؐ پر تم ایمان رکھتی ہو اور درود پڑھ رہی ہو۔ وہی تیری لاج رکھیں گے۔ طورا ڈاکو ہمیشہ کے لئے فنا ہو جائے گا۔

سلمیٰ نے کہا بھلا ایسے خوف ناک ڈاکو اور اس کے ساتھیوں کو تمہارے دو بھائی بھلا کیسے شکست دے سکتے ہیں۔

ماریا نے کہا خدا پر بھروسہ رکھو۔ بہن جو چیونٹی سے ہاتھی مروا دیتا ہے۔ اگر یقین نہیں تو خودکشی کا ارادہ اس وقت تک کے لئے ملتوی کر دو جب تک کہ طورا ڈاکو تم تک نہیں پہنچ جاتا۔ زہر تمہارے پاس موجود ہے وعدہ کرو میرے بھائیوں کی شکست تک یہ فیصلہ ملتوی کر دو گی۔

سلمیٰ نے کہا ٹھیک ہے لیکن طورا ڈاکو مجھے زندہ حالت میں اس گھر سے نہ لے جا سکے گا۔

فضا میں دور گھوڑوں کے ہنہنانے اور ٹاپوں کی آوازیں رات کے سناٹے میں سنائی دے رہی تھیں۔

سلمیٰ نے کہا طورا ڈاکو آ رہا ہے۔

ماریا نے کہا میں باہر ہی جا رہی ہوں اپنے وعدے پر قائم رہنا۔



باہر ناگ اور عنبر کے علاوہ تمام گاؤں والوں نے طورا اور ساتھیوں کے گھوڑوں کی آوازیں سن لی تھیں۔

چودھری نے گھبرا کر عنبر سے کہا ڈاکو آ رہے ہیں تمہارے پاس تو کوئی ہتھیار بھی نہیں۔

عنبر نے چودھری کو تسلی دیتے ہوئے کہا مسلمان تو ہتھیار سے زیادہ خدا کی مدد پر بھروسہ ہوتا ہے۔ تم گھبراؤ نہیں۔

تمام گاؤں والوں میں ایک کھلبلی سی مچی ہوتی تھی لڑکیاں کمروں میں بند ہو گئی تھیں۔ نوجوان آدمیوں کے سر جھکے ہوئے تھے ڈاکوؤں کے گھوڑوں کے قدموں تلے گاؤں کی زمین کانپ رہی تھی اور پھر عنبر اور ناگ نے دیکھا

طورا وحشت اور بربریت کا طوفان بن کر حویلی کے دروازے پر آ کر رکا۔ سامنے چودھری سمیت تمام آدمی سر جھکائے کھڑے تھے ایسی خاموشی چھائی ہوئی تھی جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا ہو۔

طورا نے کہا چودھری کیسے سسر ہو داماد کو اندر آنے کے لئے بھی نہ کہو گے۔

چودھری نے ڈرتے ڈرتے عنبر کی طرف دیکھا ساتھ ہی طورا کی نگاہ بھی عنبر اور ناگ کی طرف اٹھ گئی۔

تب طورا نے کہا یہ کون ہیں اس سے پہلے دونوں کو اس گاؤں میں نہیں دیکھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



عنبر نے کہا میں اس لڑکی کا بھائی ہوں طورا جسے تو لوٹ کا مال سمجھ کر لوٹنے چلا آیا ہے۔

طورا نے گھوڑے سے اترنا چاہا تو اب کی بار ناگ نے کہا

اپنے ناپاک بدن اس پاک زمین پر مت رکھنا طورا اس گاؤں میں مسلمان رہتے ہیں۔

طورا نے تمسخر اڑاتے ہوئے ڈاکوؤں کی طرف دیکھا اور کہا سنا بھئی تم لوگوں نے۔

عنبر نے کہا پہلے تم کان کھول کر سن لو پھر ان خریدے ہوئے غلاموں کو سنا دیں گے۔

طورا نے کہا لڑکے یہ قینچی کی طرح چلتی ہوئی زبان ہمیشہ کے لئے بند کر دوں گا۔ اپنی بہن کو دلہن بنا کر میرے حوالے کر دے

عنبر نے کہا فکر نہ کر تیری لاش کو دولہا بنا کر ہی تیرے ساتھیوں کے حوالے کر دوں گا۔ اگر تجھ میں ہمت اور غیرت ہے تو اپنے ساتھیوں سے کہہ دے دور کھڑے ہو کر اپنے سردار کی درگت کا تماشہ دیکھیں۔

طورا نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا

ساتھیو!

اس نے تمہارے سردار کو للکارا ہے۔ دور ہٹ جاؤ

لوٹ کے اس مال میں تمہارا حصہ نہیں ہے جب میں ہی اس مال



کا مالک ہوں تو اس دھمکی کا جواب بھی مجھے ہی دینا ہوگا۔ ڈاکو چند قدم پیچھے ہٹ گئے۔

تب طورا اپنے گھوڑے سے نیچے اترا اور اس نے اپنی لمبی اور چوڑی وزنی تلوار نکال کر کہا

نوجوان اپنی پسند کا ہتھیار تم بھی لے لو

گاؤں والوں کے دل دہل گئے اور وہ بربادی کے ڈر سے کانپنے لگے۔

عنبر نے کہا طورا ہتھیار وہ اٹھاتے ہیں جن کے بازوؤں میں دم نہیں ہوتا۔ تو اپنے آپ کو سب کچھ سمجھتا ہے اور میں گاؤں والوں کو دکھانا چاہتا ہوں کہ میری نظر میں تو ایک حقیر کیڑے کے مانند ہے جس کو مارنے کے لئے ہتھیار نہیں اٹھایا جاتا جوتے کی ٹھوکر ہی کافی ہوتی ہے۔

طورا نے اپنی تمام زندگی میں کبھی ایسے الفاظ نہیں سنے تھے ایک دم اشتعال میں آ گیا اور ایک بھرپور تلوار کا وار عنبر کی گردن پر مارا۔

گاؤں والوں کے دل دہل گئے لیکن انہیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ عنبر کی گردن جسم سے جدا ہونے کی بجائے تلوار کے دو ٹکڑے ہو گئے تھے۔ گاؤں والوں سے زیادہ حیرت ڈاکوؤں کو اور ان سے زیادہ حیرت طورا کو ہو رہی تھی۔ جسے محسوس ہوا تھا کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اس کی تلوار کسی آہنی مجسمے پر پڑی ہے۔ اس نے پھرتی سے اپنے گھوڑے کی کاٹھی سے نیزہ اٹھا لیا۔

عنبر نے کہا گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔

طورا میں ابھی تجھ پر کوئی وار نہیں کروں گا پہلے تو اپنی طاقت اور حربے آزما لے پھر میری باری آئے گی۔

طورا نے باتوں میں لگا دیکھ کر ایک دم سے نیزہ عنبر کے سینے میں مارا لیکن اس کی نوک مڑ گئی۔ اب تو حیرت اور خوف کے ملے جلے جذبات کے ساتھ طورا کی پیشانی پر پسینہ آ گیا۔ اور اس نے کہا نوجوان۔

میرے ساتھیو کے ہاتھ تیری ایک بوٹی بھی نہیں آئے گی۔ کیوں پرائی آگ میں کود رہا ہے میں جانتا ہوں تو اس گاؤں کا رہنے والا نہیں۔

عنبر نے کہا بے وقوف تو شاید نہیں جانتا ہمارے مذہب میں ہر مسلمان ایک دوسرے کا بھائی ہے اور اس پر لازم ہے کہ مسلمان کے جان و مال کی حفاظت اسی طرح سے کرے جیسے اپنے مال اور جان کی۔

اگر تو وعدہ کرے کہ پھر کبھی اس گاؤں کی طرف منہ نہ کرے گا تو میں تیری جان بخشی کرنے کو تیار ہوں ورنہ آج یہاں سے تیری



لاش ہی جائے گی۔

طورا کے لئے یہ باتیں بچھو اور سانپ کے ڈنگ کے برابر تھیں بھاگ کر ایک بڑا سا کلہاڑا اٹھا لایا اور عنبر کی گردن پر ایک زبردست ہاتھ مارا لیکن نتیجہ پھر وہی ہوا دستہ طورا کے ہاتھ میں رہ گیا اور کلہاڑا ٹوٹ کر زمین پر گر پڑا۔

ڈاکو حیران رہ گئے اور گاؤں والوں کے حواس کچھ قائم ہوئے۔

طورا سمجھ چکا تھا کہ یہ ضرور کوئی جن یا بھوت ہے ورنہ انسان کی کیا مجال کہ اس کے جسم پر ہتھیار ٹوٹ جائیں۔ وہ کود کر اپنے گھوڑے پر بیٹھ گیا اور گھوڑے کو موڑنا چاہا۔ لیکن عنبر نے کہا اتنی جلدی بھی کیا ہے طورا تم نے مجھے حملہ کرنے کی دعوت بھی نہیں دی کیا تیرے تمام حربے اور ہتھیار ناکام ہو گئے۔

طورا نے کہا میں تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتا تمہاری بہن کو چھوڑ کر جا رہا ہوں لیکن یاد رکھو ہمیشہ میری راہ میں دیوار بن کر مت آنا۔

عنبر نے کہا آؤ گے تو تم اس وقت کہ میں تمہیں جانے دوں گا۔ اب سنبھل جا اب میری باری ہے۔ یہ مقابلہ دلہن سلمیٰ بھی دروازے کی اوٹ سے دیکھ رہی تھی۔

عنبر نے آگے بڑھ کر طورا کو گھوڑے سمیت اٹھایا اور زور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



سے اوپر پھینکا پھر نا صرف نیچے گر کر گھوڑے کی کمر ٹوٹ گئی بلکہ طورا کی گردن بھی ٹوٹ گئی ۔ جس نے اوپر جاتے وقت گھوڑے سے چھلانگ لگانا چاہی تھی۔

پھر کیا تھا ناگ اس دوران میں ہاتھی بن چکا تھا۔ اور ماریا نے طورا کی تلوار اٹھالی تھی ۔ کچھ ڈاکو تو ناگ نے ہاتھی بن کر کچل ڈالے چند ایک کی گردنیں ماریا نے کاٹ ڈالیں ۔ گاؤں والے دم بخود ہو کر یہ ماجرہ دیکھ رہے تھے کہ اچھے بھلے آدمی کی گردن کٹ کر گر پڑی تھی ۔ تلوار اور تلوار چلانے والا نظر نہیں آتا تھا ۔ ڈاکو اتنے بدحواس تھے کہ ہتھیار ہوتے ہوئے بھی نہ تو استعمال کر رہے تھے اور نہ ہی بھاگ جانے کی کوشش کر رہے تھے ۔ اور ادھر عنبر انہیں اٹھا اٹھا کر اوپر اچھال رہا تھا ۔ جو زمین پر آتے ہی اپنی ڈیڑھ کی ہڈی تڑوا رہے تھے ۔ یہاں تک کہ ایک ڈاکو بھی جان بچا کر واپس نہ جا سکا ۔ حویلی کے باہر طورا کے علاوہ اس کے پورے گروہ کی لاشیں بکھری پڑی تھیں ۔ چودھری سجدے میں گرا پڑا تھا جس کی عزت بچ گئی تھی اندر سلمٰی نے ہاتھ دعا سے لئے اٹھے ہوئے تھے کہ ماریا نے آ کر اسے گدگدی کی ۔ سلمٰی ہنس پڑی اور کہا ۔

اب میں نہیں ڈرتی تم سے مجھے معلوم ہے تم وہی اچھی



لڑکی ہو اگر تم نہ ہوتیں تو میں زہر کھا کر خودکشی کر لیتی ۔

ماریا نے کہا میں نے کہا تھا نا کہ خدا ضرور تمہاری مدد کرے گا ۔

سلمٰی نے کہا میں نے سارا مقابلہ دیکھا ہے تمہارے بھائی بڑے بہادر ہیں ۔ اور باہر چودھری اور گاؤں والے عنبر اور ناگ کی بہادری کی تعریف کر رہے تھے ۔ پھر عنبر نے گاؤں والوں کو اکٹھا کر کے کہا ۔

آپس کی رنجشیں بھول کر ایک دوسرے کے بھائی بن جاؤ اتفاق میں بڑی برکت ہے ۔ تم مسلمان ہو اور مسلمان ایک دوسرے مسلمان کے لئے دل میں بغض نہیں رکھتا ۔ اخوت اور محبت ہی مسلمان کا ایمان ہے ۔

پھر عنبر اور ناگ نے دونوں گروہوں میں صلح کرا دی اور کہا

اتفاق سے رہو گے تو دنیا کی کوئی طاقت تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے گی اور اگر نا اتفاقی تمہارے درمیان رہی تو پھر کوئی اور طورا ڈاکو پیدا ہو جائے گا ۔ اور تمہاری عزت کو کھلونا سمجھ کر کھیلنے لگے گا اب دن نکل آیا تھا گاؤں والوں نے بہت کوشش کی کہ وہ لوگ یہاں چند روز مہمان رہیں ۔ لیکن انہوں نے سب کو الوداع کہا اور اپنی منزل کی طرف گامزن ہو گئے ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



# قافلہ لُٹ گیا

یہاں سے ایک قافلہ بمبئی کے لئے روانہ ہونے والا تھا تینوں بھائی بہن اس میں شامل ہو گئے۔ اس میں زیادہ تر تاجر لوگ تھے جو مختلف شہروں میں تجارت کا مال فروخت کرتے اور خریدتے ہوئے بمبئی تک جا رہے تھے۔ جن لوگوں نے ملک سے باہر سفر جاری رکھنا ہوتا تھا اس شہر کی بندر گاہ سے بحری جہاز دوسرے ممالک کے لئے روانہ ہوتے رہتے تھے جو مسافروں و سامان کو لے کر مختلف ممالک کا چکر لگاتے ہوئے دوبارہ بمبئی کی بندگاہ پر واپس لوٹ آتے۔ راستے میں تاجر اور مسافر اترتے اور شامل ہوتے رہتے تھے۔ اُس زمانے میں تجارت کا سامان لے کر سفر کرنا کوئی ہنسی مذاق نہ تھا جگہ جگہ ڈاکو اور بحری قزاقوں سے واسطہ پڑتا رہتا تھا اس لئے ہر آدمی ہتھیاروں سے لیس ہو کر اور اپنے رشتے داروں سے مل ملا کر سفر کرتا تھا کہ خُدا جانے ملاقات بھی ہو گی یا نہیں کیونکہ جہاں کہیں بھی کسی قافلے کو ڈاکو



والے لڑائی جھگڑے میں جو لوگ بھی کام آ جاتے اُن کی لاشیں اُن کے لواحقین کو پہنچانے کا کوئی بھی انتظام نہ ہوتا تھا۔ یہاں تک کے کئی شدید زخمی بھی جو چلنے پھرنے سے معذور ہو جاتے انہیں راستے ہی میں چھوڑ دیا جاتا تھا علاج وغیرہ کی بھی کوئی خاص سہولت نہ تھی۔ لہٰذا اسی قافلے کے ساتھ ہی یہ تینوں بھی روانہ ہو گئے۔ کیونکہ اس قافلے میں تجار لوگ زیادہ تھے اس لئے تاجر نے حفاظت کے لئے کئی کئی حبشی غلام بھی ساتھ رکھے ہوئے تھے جو بار برداری کے جانوروں سے سامان لادنے اور اتارنے کے بھی کام آتے اور لوٹ مار کے وقت محافظوں کا بھی کام دیتے یہ کافی جفاکش اور بہادر قسم کے آدمی رکھے جاتے تھے اور معقول معاوضہ بھی مالکان انہیں ادا کرتے۔ عنبر۔ ناگ اور ماریا نے محسوس کیا تھا کے امیر کارواں جو کافی جسیم شحیم آدمی تھا اور کافی سخت مزاج بھی تھا چہرے بشرے سے کوئی اچھا آدمی معلوم نہیں ہوتا تھا اور ماریا نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کے مجھے یہ آدمی رہبر کی جگہ رہزن نظر آتا ہے۔ بہر حال قافلہ ہنسی خوشی کئی روز تک سفر کرتا رہا اور کوئی بھی واقعہ قابلِ ذکر رونما نہ ہوا۔ آج کل یہ لوگ تاحدِ نگاہ پھیلے ہوئے جنگلوں کے علاقے سے گزر رہے تھے جہاں درخت بھی باکثرت تھے اور بڑے چھوٹے ٹیلے دور تک چلے گئے تھے۔ یہ قافلہ سارا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



دن سفر کرتا رہا اور رات کو ایک ٹیلوں کے درمیان چھوٹے سے میدان میں جس کے چاروں طرف ٹیلے تھے رات بسر کرنے کے لئے امیر کارواں کے حکم سے رُک گیا اور خیمے لگا دیئے گئے۔ مشعلیں روشن کر دی گئیں اور چند آدمیوں کو حفاظتی خیال سے پہرے پر کھڑا کر کے بقایا لوگ سونے کی تیاری کرنے لگے اور پھر سب لوگ گھوڑے بیچ کر اُس وقت تک سوئے رہے جب کے ہنگامے اور شور و غل کی آوازوں نے انہیں جھنجھوڑ کر نہیں جگا دیا۔ ڈاکوؤں نے قافلے پر حملہ کر دیا تھا لیکن سب سے عجیب بات یہ تھی کہ کسی ایک کے پاس بھی ہتھیار موجود نہ تھا جو شاید سوتے میں لوگوں کو غافل پا کر چرا لئے گئے تھے اور نہتے لوگ ڈاکوؤں کا کہاں تک مقابلہ کر سکتے تھے اور پھر سب سے حیرت کی بات یہ تھی کہ امیر کارواں خود ڈاکوؤں سے ملا ہوا تھا اسی لئے وہ قافلے کو عام راہ سے ہٹا کر ان ٹیبوں میں لے آیا تھا جہاں ڈاکوؤں کی آماجگاہ تھی۔ امیر کارواں خود تمام مال کی نشاندہی کر رہا تھا۔ چند غلاموں نے حق نمک ادا کرتے ہوئے وفاداری کے نام پر اپنی جانیں ضرور قربان کر دیں تھیں لیکن نہتے آدمی ہتھیار بند ڈاکوؤں سے کب تک مقابلہ کر سکتے تھے اور دیکھتے ہی دیکھتے ڈاکوؤں نے ان امیر تاجروں کو فقیر کی جھولی کی طرح خالی کر دیا اور دن کا اجالا ہونے سے پہلے ہی مال و اسباب کے ہمراہ اپنے ٹھکانے



لوٹ گئے۔

جب سب قافلے والے سونے کی تیاریاں کر رہے تھے تو عنبر ناگ ماریا یوں گھومنے پھرنے کے لئے ٹیبوں کی طرف نکل گئے اور پھرتے پھرتے وہ بہت دور نکل گئے۔ کیونکہ انہیں تو سونے کی اتنی ضرورت ہی نہ تھی۔ وہ رات بھر گھومتے پھرتے جب قافلے میں واپس آئے تو انہیں پتہ چلا کہ قافلہ لٹ چکا ہے اور امیر کارواں بھی ڈاکوؤں کا ساتھی تھا۔ عنبر ناگ ماریا کو قافلے کے اس طرح لٹ جانے کا بہت دُکھ ہوا۔

پھر دن کے اجالے میں عنبر ناگ نے سب قافلے والوں کو اکٹھا کیا اور کہا کہ بھائیوں اس ناخوشگوار واقعے پر بہت افسوس ہے لیکن آپ لوگ فکر نہ کریں دو تین دن کے لئے سفر ملتوی کر دیں میں آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کے آپ کا سارا سامان جب تک واپس نہ دلا دوں گا چین سے نہ بیٹھوں گا۔ کئی ایک نے مخالفت کرتے ہوئے کہا لڑائی کے بعد جو طماچہ یاد آئے اُسے اپنے منہ پر مار لینا چاہیئے۔ جس وقت قافلہ لٹ رہا تھا اس وقت آپ کہاں تھے۔ عنبر نے کہا میں اس وقت یہاں موجود نہ تھا۔ میں کوئی زبردستی نہیں کر رہا جو لوگ جانا چاہیں میں اُن کا راستہ نہیں روکوں گا لیکن جو لوگ اپنی ساری زندگی کا اثاثہ لٹا بیٹھے ہیں وہ مجھ پر بھروسہ کریں اور ٹھہر جائیں میں انشاءاللہ لوگوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کو اُن کے سامان کے ساتھ ہی یہاں سے روانہ کر دوں گا۔ سب اس رائے پر متفق ہو گئے کہ ہمیں دو تین دن ٹھہر ہی جانا چاہیئے۔ پھر خالی ہاتھ جا کر بھی کیا کریں گے۔ تب عنبر نے کہا ہمیں یہ جگہ اسی وقت چھوڑ دینی چاہیئے اور اصل راستے پر کسی جگہ قیام کرنا چاہیئے کیونکہ میرا خیال ہے ان پھیلے ہوئے ٹیلوں میں ہی کہیں ڈاکوؤں کا ٹھکانہ ہے۔ پھر تمام لٹا ہوا قافلہ ان ٹیلوں کو چھوڑ کر اصل شاہراہ کے پاس آ کر خیمہ زن ہو گیا۔ عنبر نے ناگ اور ماریا سے کہا دن کے وقت ڈاکو ضرور اپنی قیام گاہ پر آرام کرتے ہوں گے اور اِن لوگوں کا پتہ لگانے کے لئے رات سے زیادہ دن کا وقت ٹھیک ہے لہذا ہم لوگوں کو ابھی روانہ ہونا چاہیئے ٹیلوں میں جا کر ہم تینوں مختلف سمتوں میں تلاش کرنے کی کوشش کریں گے ہم میں سے جس کسی کو بھی اُن کی پناہ گاہ کا پتہ چل جائے وہ سوکھے پتے جو یہاں بکثرت ہیں ان میں آگ لگا کر دھوئیں سے اپنی موجودہ جگہ کی نشاندہی کرے تاکہ بقایا دونوں دھواں دیکھ کر وہاں پہنچ جائیں۔ ناگ اور ماریا نے کہا یہ ٹھیک ہے عنبر بھائی اور پھر تینوں قافلے والوں سے جدا ہو کر ٹیلوں میں آ گئے اور مختلف سمتوں کو روانہ ہو گئے۔ اب ڈاکوؤں کی سنیئے۔ ڈاکوؤں کا اصول ہوتا ہے کہ وہ دن کے اُجالے میں اپنی پناہ گاہوں میں گھوڑے بیچ کر سو جاتے ہیں اور ساری رات



جاگ کر شکار کی تلاش کرتے ہیں۔ لیکن ان ڈاکوؤں کا طریقۂ کار ہی جدا تھا۔ ان کے ساتھی پہلے ہی سے قافلے میں موجود ہوتے تھے اور اُن کو مطلع کر دیتے تھے کہ اتنے افراد کی نفری قافلے میں اور اتنا سامان موجود ہے پھر امیر کارواں کی شکل میں ان کا ساتھی شاہراہ سے ہٹا کر قافلے کو ان ٹیلوں میں لے آتا ہے۔ جب سب سو رہے ہوتے ہیں یہ حملہ کر کے ان کو لوٹ لیتے۔

عنبر نے چلتے چلتے ایک مقام پر خون کے دھبے دیکھے جو ان ٹیلوں کے درمیان کچے راستے پر دُور تک چلے گئے تھے اس کا اندازہ تھا کہ ضرور کوئی ڈاکو زخمی ہوا ہے جس کے خون کے دھبے یہاں پڑے ہیں اور وہ لوگ اسی راستے سے گزر کر واپس گئے ہیں وہ ان نشانوں پر آگے بڑھتا رہا لیکن غور کرنے پر اب یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ خون کسی انسان کا نہیں کیونکہ نشان گھوڑے کے پاؤں کے تھے جس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ ان ڈاکوؤں کے کسی گھوڑے کا پاؤں بھاگ دوڑ میں زخمی ہوا ہے۔ عنبر کے لئے یہی نشانی منزل تک راہبری کے لئے کافی تھی اور وہ آگے ہی آگے ٹیلوں کے پُر پیچ راستوں میں خون کے نشانوں پر بڑھتا گیا جو ایک بلند اور بڑے ٹیلے کے پاس جھاڑیوں میں غائب ہو گیا۔ عنبر نے جھاڑیوں کو ہٹا کر آگے بڑھنا شروع کیا یہاں کافی گھنی جھاڑیاں تھیں پھر تھوڑی ہی دور

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



جانے پر اُسے دو آدمیوں میں گفتگو کرنے کی آواز سنائی دی عنبر چھپ کر اور آگے بڑھ گیا اور جھاڑیوں کی اوٹ سے گفتگو سُننے لگا۔ یہ دونوں پہرے پر موجود ڈاکو تھے اور عنبر اس بڑے ٹیلے میں ایک راستہ دیکھ لیا تھا جہاں پھر خون کے نشان اندر جا رہے تھے جس سے صاف ظاہر تھا کہ اس کے بعد ہی ڈاکوؤں کی پناہ گاہ ہے اسی لئے پہرے دار ڈاکو یہاں موجود ہیں وہ دونوں بھی رات کی واردات پر ہی گفتگو کر رہے تھے اور ہنسی مذاق میں کہہ رہے تھے رات کو کافی دولت وصول ہوئی ہے جو ہمارے سردار ہیبت کے اندازے سے بھی زیادہ ہے۔ ایک نے اُن میں سے جس کا نام سندر تھا کہا بھائی رانا میرا خیال ہے، ہمارے اس ٹیلے میں بلاشبہ قارون سے زیادہ دولت جمع ہو گئی ہے۔ رانا نے کہاں یار سندر سردار نے یہ تمام دولت زمین میں گھاڑ رکھی ہے۔

سُنا ہے زمین میں دفن دولت کچھ عرصے بعد چل پڑتی ہے کہیں ایسا ہی نہ ہو ہم عمر بھر دولت جمع کرتے رہیں اور وہ زمین کے اندر اندر کہیں نا معلوم جگہ پہنچ جائے۔ سندر نے کہا نہیں یار یہ سب بکواس ہے۔ عنبر آرام ہی سے اُن کے سروں پر پہنچ گیا اور پھر ایک دَم سے دبوچ لیا۔ بے چاروں کے مُنہ سے آواز بھی نہ نکل سکی اور دونوں کی گردنیں عنبر نے توڑ کر



رکھ دیں۔ پھر اطمینان کر لینے کے بعد کوئی اور پہرے دار موجود تو نہیں۔ عنبر نے قریب ہی ٹیلے پر پتے اکٹھے کرکے دھوئیں کا اشارہ دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہی مختلف سمتوں سے ناگ پرندہ بن کر اڑتا ہوا اور ماریا اپنے مخصوص انداز میں وہاں پہنچ گئے۔ ناگ فوراً انسان بن گیا اور اُن دونوں نے ماریا کی خوشبو محسوس کرتے ہوئے رائے دی کہ ماریا تم اس راستے سے اندر جا کر جائزہ لو کہ کتنے ڈاکو ہیں۔ کس جگہ سامان پڑا ہے۔ کس جگہ گھوڑے موجود ہیں اور یہ پتہ کرکے جلدی لوٹ آؤ۔

ماریا فوراً چلی گئی۔ عنبر نے ناگ سے کہا تم یہاں ٹیلوں میں موجود سانپوں کو حکم دو کہ ایک جگہ یہاں آ کر اکٹھے ہو جائیں۔ ناگ نے کہا آپ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے بتائیں تاکہ اس پر عمل کیا جائے۔ تب عنبر نے کہا میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ڈاکوؤں کی تعداد ساٹھ ستر سے کم نہیں۔

عنبر نے کہا ہم سانپوں کو گھوڑوں میں داخل کر دیں گے اور گھوڑے کھول دیں گے۔ یقیناً گھوڑے سانپوں سے ڈر کر بدحواس ہو جائیں گے۔ جس سے ڈاکوؤں میں کھلبلی مچ جائے گی۔ تم سانپوں کو حکم دو کسی گھوڑے کو نہ کاٹیں بلکہ گھوڑوں کو ڈرانے کے بعد ڈاکوؤں میں پھیل جائیں اور ان کو ڈسنا شروع کر دیں۔ دوسری طرف ہم یہاں سے ہتھیار چرا کر تمام قافلے والوں میں بانٹ کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ان کو بھی یہاں لے آتے ہیں۔ اِدھر سے سانپ حملہ کریں۔ دوسری طرف سے گھوڑے بدحواس ہو کر کھلبلی مچائیں۔ تیسرے طرف سے ہم تین گروپوں میں تقسیم کر کے قافلے والے ساتھیوں سے حملہ کر دیں اور اِن ڈاکوؤں کو گاجر اور مولی کی طرح سے کاٹ پھینکیں۔

ناگ نے کہا عنبر بھائی جواب نہیں ہے تمہارا میں چلا سانپوں کو سگنل دینے آپ ماریا کا انتظار کر کے تمام تفصیل معلوم کر لیں ناگ کے جانے کے بعد ہی ماریا آ گئی اور اس نے اندر کے تمام حالات کا نقشہ کھینچ کر بتا دیا کہ تمام ڈاکو جو تعداد میں ستر ہیں۔ سوئے پڑے ہیں۔ اُن کے پاس ہی لٹا ہوا سامان ڈھیر کی شکل میں پڑا ہے۔ دائیں طرف ستر اسّی گھوڑے بندھے ہوئے ہیں اور بائیں طرف ڈاکوؤں کے ہتھیار موجود ہیں۔ اتنے میں ناگ نے آ کر عنبر کو اطلاع دی کہ ان ٹیلوں میں جو سانپ موجود ہیں کہیں نے انہیں یہاں اکٹھا ہونے کا حکم صادر کر دیا ہے۔ اب کوئی اور خدمت ہو تو بتائیں۔ عنبر نے کہا ہم تینوں کو اندر جا کر تمام ہتھیار یہاں لا کر جمع کرنے چاہئیں بلکہ تم اور ماریا دونوں ہی یہ کام سرانجام دو کیونکہ ماریا ویسے نظر نہیں آتی اور تم خطرے کے وقت اپنے آپ کو تبدیل کر سکتے ہو۔ ہتھیار لا کر یہاں جھاڑیوں میں جمع کر دو میں قافلے سے نوجوان آدمی اکٹھے کر کے لے آتا ہوں۔ تم نے سانپوں کو بھی اکٹھا ہونے کے لئے کہا ہے



نا۔ ناگ نے کہا آپ فکر نہ کریں آپ کے آنے تک وہ یہاں موجود حکم کے منتظر ہوں گے۔ عنبر نے کہا تو میں چلا قافلے والوں میں تم اندر جا کر ہتھیار لے آؤ۔ عنبر نے قافلے میں آ کر سب کو اکٹھا کیا اور بتایا کہ اس نے تمام انتظامات کر لئے ہیں سب لوگ دشمن پر کاری ضرب لگانے کے لئے میرے ساتھ چلو اور وہیں سے اپنا سامان بھی وصول کرو۔ قافلے والوں کے مردہ جسم میں روح واپس آ گئی اور وہ انتقام لینے کے لئے عنبر کے پیچھے روانہ ہو گئے۔ دوسری طرف بغیر کسی مزاحمت کے ماریا اور ناگ نے ڈاکوؤں کے ہتھیار لا کر باہر اکٹھے کر دیئے۔ سانپ بھی اتنی دیر میں اپنے آقا کے حکم پر وہاں پہنچ گئے تھے اور دوسرے حکم کے منتظر تھے۔ جب کہ ڈاکو خوابِ خرگوش میں پڑے سو رہے تھے۔ اتنے میں عنبر مع قافلے والوں کے آن پہنچا۔ تمام ہتھیار اُن میں بانٹ دیئے گئے اور عنبر نے ان کو راستے میں سب کچھ سمجھا دیا تھا کہ وہ سانپوں سے نہ ڈریں اور انہیں کچھ نہ کہیں کہ سانپ صرف ڈاکوؤں کو جو سیاہ کپڑوں میں ہیں ڈسیں گے۔

سب لوگ عنبر کی حکمتِ عملی اور اس مخصوص طاقت پر حیران تھے کہ آدمیوں کے ساتھ ساتھ سانپ بھی اس کے تابع ہیں۔ تب عنبر نے ناگ سے کہا تم دونوں اندر جا کر ڈاکوؤں کے گھوڑے کھول دو اور سانپوں کو کہو اندر کی طرف رینگنا شروع کر دیں۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



قافلے کے لوگ حیران تھے کہ یہاں تو صرف ایک ہی آدمی ہے پھر عنبر دوسرے کو کیسے کہہ رہا ہے۔ لیکن عنبر نے انہیں سوچنے کا موقع ہی نہ دیا اور اُن آدمیوں کو تین ٹولیوں میں بانٹ کر حملے کا وقت اور تمام چیزیں سمجھا دیں کہ خبردار کوئی ڈاکو زندہ بچ کر نہ جائے۔ کیونکہ عنبر اس علاقے کو ڈاکوؤں سے خالی کر دینا چاہتا تھا جو قافلوں کے لئے مصیبت بنے ہوئے تھے۔ اندر ماریا اور ناگ نے گھوڑوں کو کھول دیا تھا اور تمام سانپ اندر گھوڑوں کے پاس پہنچ گئے تھے پھر کیا تھا سانپوں نے گھوڑوں میں گھس کر اپنے پھن اٹھا کر پھنکارنا شروع کر دیا اور گھوڑے بدک کر ہنہناتے ہوئے بھاگے لیکن باہر نکلنے کا راستہ قافلے والوں نے بند کر رکھا تھا اور وہ ہتھیار لئے یہاں موجود تھے لہٰذا گھوڑے ڈر کر ڈاکوؤں میں جا گھسے۔ افراتفری میں ڈاکو اُٹھ بیٹھے۔ پھر گھوڑوں اور سانپوں نے اُن پر قیامت برپا کر دی۔ باہر کا راستہ قافلے والوں نے بند کر رکھا تھا اندر سانپ گھوڑوں کو ڈرا رہے تھے اور موقع ملتے ہی ڈاکوؤں کو ڈس رہے تھے۔ اُس کے ساتھ ہی عنبر کے حکم پر قافلے والوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ ڈاکو ایک طرف تو گھوڑوں کے پاؤں سے کچلے جا رہے تھے۔ دوسری طرف سانپ انہیں ڈس رہے تھے جو بھاگ کر باہر نکلنا چاہتے۔ انہیں قافلے والے حملہ کر کے کاٹ ڈالتے۔ ایک قیامت کا سماں تھا۔ ڈاکو اپنے



ہتھیار تلاش کر رہے تھے لیکن وہ تو پہلے ہی غائب کر دیئے گئے تھے اور اسی طرح یہ ظالم انسان جو سینکڑوں افراد کے قاتل تھے ایک ایک کر کے بڑی بے بسی سے ہلاک ہو گئے۔ پھر عنبر نے سب قافلے والوں سے کہا اپنا اپنا سامان پہچان کر اٹھا لیں مگر خبردار کسی دوسرے کے سامان پر نظر نہ رکھیں ورنہ لالچ کا انجام اُن کے سامنے موجود ہے۔ سب نے ایمانداری سے اپنا اپنا سامان اٹھایا اور کسی کو کسی سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی مالِ غنیمت کے طور پر ڈاکوؤں کے گھوڑے بھی قافلے والوں میں تقسیم کر دیئے گئے اور تمام لوگ عنبر اور ناگ کو دعائیں دیتے ہوئے ہنسی خوشی قافلے میں واپس آئے اور ایک دفعہ پھر یہ قافلہ منزل کی طرف رواں دواں ہوا لیکن اب لوگوں نے زبردستی عنبر کو میر کارواں بنا دیا تھا اور وہ انسانیت کی خدمت کرتے ہوئے تاجروں کو حفاظت سے مختلف شہروں کو پہنچاتا اور دوسرے نئے لوگوں کو قافلے میں شامل کرتا ہوا ماریا اور ناگ کے ہمراہ بمبئی کی بندرگاہ تک پہنچ گیا یہ اس قافلے کی آخری منزل تھی اور یہاں یہ قافلہ آ کر تمام ہوا۔ عنبر نے معلوم کیا تو پتہ چلا دو دن بعد یہاں سے ایک بحری جہاز روانہ ہونے والا ہے۔ یہ شہر بمبئی آج کل کا بمبئی نہ تھا جو نہایت صاف ستھرا اور بلند بالا عمارتوں سے آراستہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ہے بلکہ اس زمانے میں یہ ایک معمولی سا شہر تھا صرف بندرگاہ کی وجہ سے اس شہر کو اہمیت حاصل تھی یہاں سے بحری جہاز دوسرے ملکوں کو جاتے تھے۔ جہاں ہندوؤں کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی آباد ہو گئے تھے اور اسے اپنا وطن بنا لیا تھا ویسے تو بمبئی پونا وغیرہ میں مرہٹوں کی حکومت تھی۔ لیکن بحر ہند میں سمندری قزاقوں نے اڈا جما رکھا تھا۔ گو کہ انہیں شہر میں لوٹ مار کرنے کی ہمت نہ ہوتی تھی لیکن سمندر میں ان کی پوری طرح حکومت تھی اور وہ کسی حکومت کو بھی خاطر میں نہ لاتے تھے۔ اس لئے یہاں سے روانہ ہونے والے تجارتی جہازوں پر بھی ہتھیار وغیرہ شامل کر لئے گئے تھے جن میں ہلکی قسم کی منجنیقیں بھی شامل تھیں اور جہاز کے عملے میں ایسے افراد بھی شامل تھے جو ضرورت کے وقت ڈاکوؤں کا مقابلہ بھی کر سکیں۔ یہاں سے بحری جہاز ایران ۔ مصر سے ہوتا ہوا ترکی اور ہسپانیہ تک جاتا تھا۔ مسلمانوں نے طارق بن زیاد کی قیادت میں یہ ملک فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا تھا۔

جہاز کے روانہ ہونے میں ابھی دو روز باقی تھے۔ لہذا عنبر، ناگ اور ماریا نے ایک سرائے میں قیام کرنا ہی مناسب سمجھا۔ اس سرائے میں مختلف ہندو، مسلمان، عیسائی سب ہی



قوموں کے مسافر ٹھہرے ہوئے تھے۔ ناگ اور عنبر ماریا نے دن بھر اس شہر کی سیر کی یہ شہر اُن کا دیکھا ہوا تھا ہر جگہ سے واقف تھے جب دن بھر سیر و تفریح میں گزر گیا تو رات کو یہ لوگ سرائے میں لوٹ آئے اور لیٹ کر اپنے آئندہ سفر کے متعلق مشورے کرنے لگے کہ انہیں اب کس ملک کو جانا ہے آخر اتفاق رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ ہمیں ہسپانیہ چلنا چاہیئے نیند تو ان لوگوں کو آتی ہی نہ تھی اور نہ ہی کبھی ان کو بھوک نے تنگ کیا تھا محض وقت گزارنے کو وہ چارپائیوں پر لیٹے ہوئے تھے اچانک انہیں اپنے ساتھ والے کمرے سے مار پیٹ کی آوازیں آنی شروع ہو گئیں اس کمرے میں ایک یہودی اور اس کا بوڑھا غلام ٹھہرے ہوئے تھے۔ عنبر نے جلدی سے جھانک کر دیکھا یہودی بوڑھے کو کوڑے مار رہا تھا اور کہتا تھا ارے پھر تم نے کبھی اس کتاب کو ہاتھ لگایا تو میں تیرے جسم کی بوٹی بوٹی علیحدہ کر دوں گا۔ بوڑھا زمین پر گرا ہوا تھا اور اس کے ننگے جسم پر کوڑوں کے نشان موجود تھے جس سے اب خون رسنا شروع ہو گیا تھا۔ بوڑھے نے کہا تم میرے آقا ضرور ہو اور مجھ پر تمہاری اطاعت واجب ہے میں جسمانی طور پر تمہارا ہر کام کرنے کیلئے تیار ہوں ہر وقت تمہاری خدمت مجھ پر واجب ہے لیکن اس چیز کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



تعلق میری روح سے ہے اور میری روح تمہاری غلام نہیں یہ تو خُدا کا نُور ہے جو کبھی غلام نہیں ہو سکتا۔ یہودی نے کہا اس سے قبل تُو یہودی تھا مجھے بتا اس مذہب میں تجھے کون سی بُرائی نظر آتی ہے کہ تو مسلمان ہو گیا ہے جانتا نہیں میں پکا مذہبی یہودی ہوں اور حضرت موسیٰ سے بڑھ کر کسی کی شان نہیں سمجھتا توریت سے بڑی فضیلت والی کوئی بھی کتاب میری نظر میں نہیں۔ میں صرف اُن دس احکامات کو درست سمجھتا ہوں جن کا خدا نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا تھا۔

بوڑھے نے کہا حضرتِ موسیٰ بڑے پیارے نبی تھے کلیم اللہ تھے اس بات پر کوئی شک نہیں اور نہ ہی توریت کی فضیلت پر کوئی شبہ ہے بلا شک وشبہ یہ الہامی کتاب ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ خداوندِ قدوس نے اپنے احکامات میں اپنے بندوں کی بُرائیاں دیکھتے ہوئے ان میں اضافہ کیا اور مزید احکامات صادر فرمائے حضرت موسیٰ کے بعد ان کا آئین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آنے پر منسوخ ہو گیا اور وہ قیامت تک کے لئے قرآن کی صورت میں وہ کتاب لے کر آئے جس میں توریت، زبور اور انجیل الہامی کتابیں شامل ہیں اور جس کا آئین قیامت تک کے لئے نافذ کر دیا گیا ہے۔ یہودی نے پھر کوڑا لہراتے ہوئے کہا بدبخت تو یہودی کا غلام ہے تیری اپنی



کوئی منفرد حیثیت نہیں ہے جو مذہب تیرے آقا کا ہے وہی تیرا ہونا چاہیئے۔ بڑھاپے نے تیرا دماغ خراب کر دیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے بعد حضرت عیسیٰ بھی ایک نیا آئین انجیل کی صورت لائے تھے جسے ہم نے قبول نہیں کیا پھر محمدؐ آئے اور اُن پر بھی اُس کے کہنے کے مطابق ایک کتاب نازل ہوئی لیکن ہم دس احکامات کے علاوہ اور کسی چیز کو اپنے ایمان میں داخل نہیں ہونے دیں گے اور اگر پھر تو نے کبھی قرآن کی تلاوت کی اور حضرت موسیٰ پر حضرت محمدؐ کو فضیلت دی تو میں تیرا قیمہ بنا کر چیل اور کوؤں کو کھلا دوں گا۔

بوڑھے نے کہا مالک کیا تم میرے ساتھ حضرتِ بلال پر کئے گئے مظالم سے بھی زیادہ ظلم کر سکتے ہو۔ جبر اور ظلم تو اُس مردِ مجاہد کو بھی اپنے ایمان سے رتی برابر بھی نہیں ہلا سکا تھا۔ بہتر ہے میں بوڑھا ہو گیا ہوں اب تمہاری خدمت نہیں کر سکتا مجھے کسی مسلمان کے ہاتھ بیچ دو۔ یہودی نے جسم پر کوڑے برساتے ہوئے کہا یہ ممکن نہیں ہے میں برداشت ہی نہیں کر سکتا کہ کوئی یہودی میرے سامنے مسلمان ہو جائے میں تیرے ٹکڑے ٹکڑے تو کر سکتا ہوں تجھے بیچ نہیں سکتا۔ غلام نے کہا تو پھر میرا بھی آخری فیصلہ سُن لو۔ میں مسلمان ہوں۔ مسلمان رہوں گا اور الحمدللہ مسلمان ہی فوت ہوں گا تم اپنے بازوؤں میں ظلم کرنے کی قوت اکٹھی کر لو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



میں نے صبر کا سبق حضرت بلال سے سیکھ لیا ہے۔ یہودی نے بوڑھے کے جسم پر کوڑے برسانے شروع کر دیئے۔ عنبر کی آنکھوں میں خون اُتر آیا۔ ناگ اور عنبر جب اُس کے کمرے میں داخل ہوئے تو کافی مسافر یہاں جمع ہو چکے تھے اور یہودی کو اس بوڑھے پر ظلم کرنے سے روک رہے تھے لیکن یہودی نے سب سے کہہ دیا تھا یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔ سلیمان میرا غلام ہے میں اس کے ساتھ جو بھی سلوک کروں تم میں سے کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ مجھے روک سکو۔

عنبر نے کہا۔ اے یہودی یہ ٹھیک ہے کہ سلیمان تیرا غلام ہے لیکن اس کے باوجود انسان ہے اور انسان کو دوسرے انسان کے بارے میں وہی سوچنا چاہیئے جو وہ اپنے بارے میں سوچتا ہے۔ فرض کرو تم اس کے غلام ہوتے اور سلیمان تمہارا آقا تو تم اپنے لئے ایسا ہی ظلم کرنے کا سوچتے۔ اگر یہ تمہاری بات نہیں مانتا تو اسے فروخت کر دو مذہب کا معاملہ ہر انسان کا انفرادی معاملہ ہوتا ہے اسے جبر سے تسلیم نہیں کروایا جا سکتا بہتر تھا تم اپنے اخلاق سے اسے اتنا متاثر کرتے کہ اس کے دل سے اسلام کا خیال بھول جاتا۔ یہودی نے کہا مجھے نصیحت مت کرو تم مسلمان ہو اور اپنا فلسفہ اپنے تک رکھو ہمارے مذہب میں جبر جائز ہے۔ عنبر نے کہا تم بکتے ہو۔ حضرت موسیٰ اللہ تعالیٰ کے



سچے اور پیارے نبی تھے لاؤ دکھاؤ آئین جس میں انہوں نے جبر سے کسی پر مذہب ٹھونسنے کے لئے کہا ہو۔ یہودی نے کہا تم کون ہو میرے حاکم تو نہیں اور نہ ہی تمہارا غلام ہوں۔ جاؤ دوسرے کے معاملے میں اپنی ٹانگ مت اڑاؤ۔ پھر کوڑا لے کر سلیمان کو مارنا شروع کر دیا۔ ناگ کے ضبط کا بند ٹوٹ گیا اور اس نے چیخ کر کہا یہودی اپنا ہاتھ روک لے یہ مسلمان ہے اور خُدا واحد کی قسم مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے دکھ اور تکلیف میں کام نہ آئے تو وہ مومن نہیں ہے۔ بتا اس غلام کی کیا قیمت ہے جس نے ایک دفعہ کلمہ پڑھ لیا اس کا قلب روشن ہو گیا اندھے تجھے تو کچھ بھی نظر نہیں آتا لیکن اُسے تو سرکارِ مدینہ سامنے کھڑے نظر آتے ہیں۔ اسے تو بلال حبشی دکھائی دیتے ہیں جو قریب ہی کھڑے صبر کی تلقین کر رہے ہیں۔ اسے بیچ دے یہ تیرے بس کا نہیں رہا۔ یہ بلال حبشی کے نقشِ قدم پر چل نکلا ہے جس کے سامنے ظلم و ستم نے ہار مان لی تھی۔ یہودی نے کہا تو بڑا مسلمان بنا پھرتا ہے۔ تو میں اس غلام کے بدلے میں تول کر سونا لینا چاہتا ہوں۔ بتا سودا کرتا ہے۔ عنبر اور ناگ نے سر جھکا دیا۔ یہودی زور سے ہنسا اور طنز کی اب کہاں گیا بھائی چارہ تم مسلمان کنگال لوگ بھلا کیا قیمت دے سکتے ہو۔ ناگ نے کہا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اِس پر ظلم کرنا بند کر دے کل صبح تجھے مونہہ مانگی قیمت مل جائے گی۔ یہودی نے طنز کی اس شہر کے تمام مسلمانوں کی دولت بھی اکٹھے کر لو گے تو یہ رقم پوری نہیں ہو گی ضد نہ کرو۔ ناگ نے کہا۔ مسلمان کا وعدہ ایفا ہونے کے لئے ہوتا ہے میں نے جو کہہ دیا کر کے دکھاؤں گا کل تک انتظار کر لو۔ یہودی نے کہا ٹھیک ہے کل تک کے لئے اس کی سزا میں نے روک دی ہے۔ اپنی زبان کا تم خیال رکھنا عنبر اور ناگ دونوں اپنے کمرے میں آئے تو عنبر نے کہا تم نے اِس فضول مطالبے کو کیوں مان لیا ہم تو ویسے بھی اس کی گردن توڑ سکتے تھے۔ ناگ نے کہا کہہ دیا سو کہہ دیا فکر نہ کرو عنبر بھائی آج تک ہم نے زمین میں دفن خزانوں میں سے ایک درہم بھی نہیں لیا لیکن آج ایک مسلمان بھائی کے لئے زمین کی اس امانت میں خیانت کرنی ہو گی۔ میں ابھی باہر جا کر یہاں کے سانپوں سے زمین دوز خزانے کا پتہ معلوم کروں گا اور اس میں سے اِس یہودی کا مطالبہ پورا کر دوں گا۔ عنبر نے کہا میں تمہیں اس کارِ خیر سے نہیں روک سکتا۔ پھر ناگ جلدی آنے کا وعدہ کر کے وہاں سے چلا گیا۔

ماریا نے کہا عنبر بھائی ناگ اُسے قیمت بھی دے دے مگر میں اس پاجی کے جسم پہ اتنے ہی زخم لگاؤں گی جتنے اس



ں نے اُس بوڑھے کے لگائے ہیں۔ عنبر نے کہا اگر ناگ بیچ میں نہ آ جاتا تو میں اس یہودی مردود کی گردن توڑ دیتا۔ یہاں ایک ایسا آدمی بھی موجود تھا جو اس ساری کارروائی کے دوران صرف سُنتا اور دیکھتا رہا تھا اور وہ تھا ایک بوڑھا سپیرا جو پہلے ہی ناگ کو دیکھ کر چونکا تھا پھر جب ناگ نے غلام کے عوض سونا تول کر دینے کا وعدہ یہودی سے کر لیا تو اُسے یقین ہو گیا کہ یہ وہی صدیوں پُرانا سانپ ہے جو زمین کے اندر دفن خزانوں کا راز جانتا ہے۔ یہ بوڑھا ایسے ہی سانپ کی تلاش میں یورپ کے کسی شہر سے آیا تھا اس لئے ہندوستانی سپیرے کے روائتی لباس سے مختلف تھا۔ پھر جب ناگ نے عنبر سے زمین میں دفن خزانوں کا ذکر کیا تو وہ سُن رہا تھا اور جب ناگ یہاں سے روانہ ہوا تو وہی بوڑھا انگریز اسکا پیچھا کر رہا تھا اس نے کسی ہندوستانی جادوگر سے ایک منتر سیکھ رکھا تھا جو ایسے ناگ پر اُس وقت پڑھ کر پھونکا جاتا تھا جب وہ اپنی اصل شکل یعنی سانپ میں ہو۔ وہ ایسا جادو تھا کہ پھر ایسا سانپ دوبارہ شکل تبدیل نہیں کر سکتا تھا۔ اور اس جادو کے زور پر وہ عامل کا غلام ہو جاتا تھا۔

بوڑھے نے جوانی میں دولت کے خواب دیکھے تھے اور دولت حاصل کرنے کی کوشش میں اُس کی جوانی بڑھاپے میں تبدیل ہو گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



دَر دَر شہر شہر کی خاک چھانتا رہا اور پھر ایک جنگل میں مرتے ہوئے ایک جوگی کی خدمت کرنے کے صلے میں جسے ایک ناگ نے کاٹ لیا تھا۔ جوگی نے مرتے ہوئے اُسے بتایا تھا کہ ہندوستان میں ایسا سانپ پایا جاتا ہے جو ہزاروں سال کی عمر کو پہنچ کر اپنے اندر ایسی طاقت پیدا کر لیتا ہے جس سے وہ اپنے آپ کو جس چیز میں چاہے تبدیل کر سکتا ہے۔ میں نے بھی ساری زندگی اُسے حاصل کرنے میں گزار دی ہے بدقسمتی سے وہ مجھے اس جنگل میں ملا بھی لیکن میرے جادو پڑھنے سے پہلے ہی وہ جان گیا اور مجھے ڈس لیا۔ ایسا سانپ ہی زمین کے اندر خزانوں کا پتہ جانتا ہے۔

جوگی آپ تو مر گیا لیکن اس لالچی انگریز کو اس راہ پر لگا گیا اور منتر بھی سیکھا گیا۔ اُس کے بعد سے آج تک یہ انگریز ایسے سانپ کی تلاش میں مارا مارا پھرتا یہاں پہنچ گیا تھا لیکن خوش قسمتی سے جوگی کی بتائی ہوئی نشانیوں سے یہ ناگ کو پہچان گیا تھا پھر خود ہی ناگ نے اس قسم کی باتیں کر ڈالیں۔ جس نے اس بات کی تصدیق کر دی اور وہ جس کی ساری زندگی محنت سے کمانے کی بجائے مفت کی دولت کے لالچ میں گزر گئی تھی ناگ کے پیچھے روانہ ہو گیا۔



# خزانے کی چوری

ناگ زمین پر سانپ کی لکیریں دیکھتا ہوا اس مقام پر پہنچ گیا جہاں کسی پرانے قلعے کا کھنڈر موجود تھا۔ ناگ نے وہاں جا کر سانپوں سے رابطہ قائم کیا تو اُسے جلدی پتہ چل گیا کہ خزانہ کہاں دفن ہے فوراً خزانے کا سانپ ناگ کے حکم پر باہر آیا سر جھکا کر تعظیم دی اور بتایا کہ زمانہ قدیم کے ایک راجا شنکر راؤ کا خزانہ اس قلعے کے کھنڈر میں موجود ہے جس کا میں محافظ ہوں۔ خزانہ زیادہ تر سونے کی بڑی بڑی اینٹوں پر مشتمل ہے۔ ناگ نے خوش ہو کر کہا مجھے بھی سونا ہی چاہیئے تھا۔ تب خزانے کے سانپ نے کہا دیوتا اپنے روپ میں آ کر میرے ساتھ آ جایئے میں خزانے تک راہنمائی کروں گا۔ پھر ناگ نے لوٹ لگائی اور سانپ بن کر ہمراہ ایک جگہ روانہ ہو گیا جہاں ایک تہہ خانے کا دروازہ تھا جو ملبے کے اندر دب گیا تھا۔ دونوں ایک سوراخ سے ملبے میں داخل ہوئے اور پھر دروازے سے تہہ خانے میں چلے گئے جہاں چاروں طرف سونے کی اینٹیں چنی ہوئی تھیں۔ ناگ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



خوش ہو گیا اور اس نے کہا اس کام کے لئے مجھے انسان بن کر باہر کا ملبہ ہٹا کر راستہ بنانا ہوگا۔ سانپ نے کہا آپ مالک ہیں جیسا چاہیں کریں۔ اُسی وقت بوڑھے انگریز نے سوراخ سے جھانک کر دیکھا تو حیران رہ گیا تہہ خانے میں چاروں طرف سونے کی اینٹیں جڑی ہوئی تھیں۔ جونہی ناگ باہر آنے لگا انگریز نے جادو کا منتر جوگی کا بتایا ہوا پڑھنا شروع کر دیا۔ جونہی ناگ سوراخ سے باہر آیا بوڑھے نے اُس پر پھونک ماری ناگ کو ایسا لگا کہ اُس کا جسم پتھر کا ہو گیا ہے حالانکہ اس میں لچک موجود تھی وہ چل پھر سکتا تھا لیکن محسوس کر رہا تھا کہ اُس کے چاروں طرف پتھر کا خول چڑھا دیا گیا ہے۔ اُس نے لوٹ لگا کر انسان بننا چاہا لیکن اب ممکن نہ تھا۔ پھر اُس نے پرندہ بننا چاہا لیکن کامیاب نہ ہو سکا اس کے جسم پر چڑھا ہوا پتھر کا خول اُسے اپنے سے باہر نہ جانے دیتا تھا۔ بوڑھے نے قہقہہ لگایا اور ناگ کو پکڑ لیا۔ ناگ کو بہت غصّہ آیا اس نے بوڑھے کو ڈسنا چاہا لیکن پتھر کے خول نے اُسے جکڑ لیا۔ پھر بوڑھے نے ایک پٹاری نکال کر کہا چل اس میں آجا۔ ناگ سرکشی کرنے کے باوجود اپنی مرضی کے خلاف اس پٹاری میں چلا گیا۔ خزانے کے سانپ نے بوڑھے پر حملہ کرنا چاہا لیکن بوڑھے نے پتھر سے اس کا سر کچل دیا اور وہ ملبہ ہٹا کر تہہ خانے کے اندر



چلا گیا اور اتنے ڈھیر سارے سونے کو دیکھ کر پاگلوں کی طرح قہقہے لگانے لگا۔ اُس نے فیصلہ کیا پہلے ایک بڑی کشتی خریدے گا اور اُسے سمندر کے کنارے بندر گاہ سے دُور چھپا کر رکھے گا پھر گھوڑا خرید کر راتوں رات سارا سونا کشتی میں لاد کر یہاں سے انگلستان روانہ ہو جائے گا۔ اُس نے صرف ایک اینٹ اٹھائی اور فیصلہ کیا اسے بیچ کر کشتی اور گھوڑے خریدے گا۔ کیونکہ ایک گھوڑے پر کافی دیر لگے گی لہٰذا کم از کم دس بارہ گھوڑے رات بھر میں یہ سونا کشتی تک پہنچا دیں گے۔ یہ قلعہ سمندر کے ساحل سے بالکل قریب ہی تھا اس لئے کسی لمبے فاصلے سے بھی جان چھوٹ گئی تھی اور پھر یہ ایک بالکل غیر آباد علاقہ تھا لوگوں میں ویسے بھی مشہور تھا کہ اس کھنڈر میں بھوت رہتے ہیں۔ بوڑھے نے ایک اینٹ اٹھائی اور پٹاری کو بند کر کے تہہ خانے ہی میں چھپا دیا اور خود شہر سونا فروخت کرنے چل پڑا۔

دوسری طرف عنبر اور ماریا نے دن چڑھے تک انتظار کیا لیکن ناگ واپس نہ آیا۔ عنبر نے کہا ماریا میرا دل کہتا ہے ہمارا بھائی کسی مصیبت میں پھنس گیا ہے میں جا رہا ہوں اس کی تلاش میں کیونکہ ایک دفعہ اس نے کہا تھا ساحل سمندر کے کنارے پہ ایک راجا شنگر راؤ کے قلعے کا کھنڈر ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



جس میں خزانہ ہے۔ ابھی وہ باہر ہی نکلا تھا کہ یہودی سے ملاقات ہو گئی اور یہودی نے عنبر پر طنز کر دی اور کہا ہمارے پیغمبر کی دعا نے ہمیں اتنا دولت مند کر رکھا ہے کہ یہودیوں کا بچہ بچہ سونے سے کھیلتا جوان ہوتا ہے۔ تمہارا پیغمبر تو بہت بڑا ہے تمہیں دولت بھی نہیں دلا سکتا ساری مسلمان قوم مفلسی کا شکار رہے۔ میرا مذہب اختیار کر لو تمہیں دولت کے ڈھیر میں بٹھا دوں گا۔ عنبر تو پہلے ہی غصے میں تھا۔ اسی منحوس کی وجہ سے ناگ کسی مصیبت کا شکار ہوا تھا اور پھر یہ بدبخت مسلمانوں کے پیغمبر کی شان میں گستاخی کر رہا تھا عنبر نے اُسے کہا بدبخت لعین تیری یہ ہمت عنبر نے اُسے اٹھا کر زمین پر دے مارا اور یہودی گرتے ہی مر گیا اتفاق سے وہاں اُس زمانے کی پولیس کے سپاہی موجود تھے اور انہوں نے عنبر کو یہودی کے قتل کے الزام میں گرفتار کر لیا اور اسے حاکم شہر کے پاس لے گئے

بوڑھے انگریز نے ساروں کے بازار میں ایک بڑی دکان پر وہ اینٹ ایک سنار کو دکھائی۔ سنار اتنے خالص سونے کو دیکھ کر حیران رہ گیا اور بوڑھے کو مشکوک انداز میں دیکھا اور کہا یہ خالص سونا تو بہت پرانے زمانے کا معلوم ہوتا ہے اتنی بڑی اور وزنی سونے کی اینٹ کسی راجا کے ہی خزانے کی ہو سکتی ہے



تم بتاؤ کہاں سے لیا ہے۔ بوڑھا بہت پریشان ہوا آدمی عقلمند تھا اس نے سنار کو لالچ دیا کہ میں تمہیں اور بھی ایسی اینٹیں لا کر دوں گا مجھ سے آدھے دام میں سونا خرید لو۔ سنار لالچ میں آگیا اور اس وعدے پر کہ وہ اور سونے کی اینٹیں بھی لے کر آئے گا سنار نے اُسے اس زمانے کے سکے میں کافی رقم ادا کر دی۔ بوڑھا وہاں سے سیدھا گھوڑوں کے ایک تاجر کے پاس آیا اور اس سے دس گھوڑوں کا سودا کیا۔ پھر اس نے ایک کافی بڑی کشتی خریدی اور اُسے سمندر میں ڈال کر کھنڈر کے قریب درختوں میں باندھ دیا پھر سوداگر سے دس گھوڑے لے کر کھنڈر میں آیا اور ان پر سونا لاد کر کشتی پر لے گیا۔ کشتی کافی بڑی تھی اور اس میں ایک تہہ خانہ بھی بنا ہوا تھا۔ لہٰذا بوڑھے نے رات بھر میں سارا سونا کشتی کے تہہ خانے میں پہنچا دیا اس کام سے فارغ ہو کر اس نے دوبارہ کسی اور بیوپاری کے ہاتھ دس گھوڑے سستے داموں میں فروخت کر دیئے اور کشتی کو سمندر میں ساحل سے دُور لے گیا۔ ناگ کی پٹاری اس کے پاس تھی۔

دوسری طرف عنبر کو شہر کے حاکم کے پاس پیش کیا گیا اُس پر قتل کا جرم ثابت ہو گیا اور اُسے گردن زدنی کی سزا سنائی گئی۔ ماریا ساتھ ہی تھی اور سخت پریشان تھی۔ لیکن عنبر نے اُسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کہا وہ کھنڈر میں جا کر ناگ کی خبر لے۔ ماریا جب اڑتی ہوئی کھنڈر میں پہنچی تو خزانے کے سانپ کی لاش باہر پڑی تھی اور تہہ خانہ خالی نظر آیا جہاں ایک اندھیرے حصے میں چند سونے کی اینٹیں بوڑھے کی نظر سے بچ گئیں تھیں۔ ماریا فوراً سمجھ گئی ناگ ایک دفعہ پھر مصیبت میں پھنس چکا ہے اور کسی نے نا صرف خزانے کی صفائی کر دی ہے بلکہ اسے بھی قید کر لیا ہے اور یہ بات جادو کے علاوہ اور کسی چیز میں نہیں ہو سکتی۔

دوسری طرف جلاد عنبر کو لے کر مقتل میں پہنچا اور اس کا سر لکڑی کی چوکی پہ رکھ کر تلوار کا بھرپور ہاتھ گردن پہ مارا لیکن گردن کٹنے کی بجائے تلوار ٹوٹ کر گر گئی۔ جلاد کے علاوہ موقعہ پہ موجود افسر بھی حیران رہ گیا انہوں نے سینکڑوں لوگوں کو سزا کے طور پر قتل کیا تھا لیکن اس سے پہلے آج تک ایسا نہ ہوا تھا۔ فوراً دوسری تلوار منگوائی گئی پھر جلاد نے بھرپور ہاتھ مارا اور ایک دفعہ پھر تلوار کے دو ٹکڑے ہو گئے افسر نے حیرت سے عنبر کی طرف دیکھا اور کہا نوجوان تم میں ایسی کون سی طاقت ہے کہ تمہاری گردن پہ تلوار اثر نہیں کرتی۔ عنبر نے تم ساری عمر تلواروں سے وار کر کے بھی میری گردن نہ کاٹ سکو گے۔ اس لئے اس کافر نے میرے مذہب اسلام کی توہین کی تھی۔ خدا میرے ساتھ ہے۔ آفیسر خود مسلمان



تھا ڈر گیا اور جلاد سے کہا اسے چھوڑ دو کہیں ایسا نہ ہو خدا کا عذاب ہم پر بھی نازل ہو جائے۔ آفیسر نے کہا نوجوان ہم تمہیں دن کے وقت رہا نہیں کر سکتے رات کی تاریکی میں تمہیں چھوڑ دیں گے یہاں سے کہیں اور چلے جانا۔ عنبر نے وعدہ کر لیا کہ کل یہاں سے ایک جہاز روانہ ہو رہا ہے وہ اسی سے یہ شہر چھوڑ کر چلا جائے گا۔ چونکہ رات کے وقت افسر نے عنبر کو رہا کر دیا۔ عنبر سیدھا کھنڈر میں پہنچا اور وہاں جا کر ماریا سے اسے تمام حالات کا علم ہو گیا کہ ناگ کسی جادوگر کے قبضے میں آ گیا ہے اور اس شخص نے کھنڈر کا خزانہ بھی صاف کر دیا ہے۔ خزانے کا سانپ باہر مرا پڑا ہے۔ عنبر نے کہا ماریا اب میں اس شہر میں نہیں رہ سکتا میں تمہاری طرح غائب انسان تو ہوں نہیں۔ پھر اسے افسر اور جلاد کا واقعہ سنایا۔ ماریا نے کہا یہ ٹھیک ہے ہمیں یہاں سے اسی جہاز میں روانہ ہو جانا چاہیئے۔ عنبر بھائی تم صرف سرائے میں اس کے مالک کے پاس یہ پیغام چھوڑ جاؤ کہ ناگ اگر یہاں آئے تو اسے بتا دیا جائے عنبر بحری جہاز سے یہ شہر چھوڑ کر چلا گیا ہے اور اب وہ ہسپانیہ کی طرف گیا ہے اور وہیں اس سے ملاقات ہو گی۔ عنبر رات کے اندھیرے میں سرائے میں آیا اور مالک کو پیغام دے کر راتوں رات دوبارہ ماریا کے پاس پہنچ گیا۔ پھر وہ دونوں اسی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



روز روانہ ہونے والے جہاز سے اس ملک کو خیرباد کہہ رہے تھے لیکن اس کے دل میں ایک خلش تھی کہ ان کا پیارا بھائی نہ جانے کس کی قید میں اور کس حالت میں ہو گا۔

بوڑھا انگریز اپنی کشتی میں بیٹھا تصورات کے محلات بنا رہا تھا کہ وہ انگلستان جاکر لارڈ بن کر بقایا زندگی گزارے گا۔ اتنا سونا اس کی پشتوں کے لئے کافی ہو گا۔ بحرِ ہند کی موجیں مہربان تھیں اور کشتی لہروں کی چاندی پر بہتی جا رہی تھی۔ ہوا موافق چل رہی تھی اس لئے بوڑھے نے باد بان بھی اتار دیئے تھے۔ پاس ہی اس نے پٹاری رکھی ہوئی تھی جس میں ناگ بند تھا جو اس کے حکم کا غلام تھا اب انگلستان جاکر وہ ناگ سے مزید قدیم بادشاہوں کے خزانے کا پتہ چلائے گا ناگ اس کے پاس نا ختم ہونے والے خزانے کی صورت تھا۔ یہ وہ سکہ تھا جسے جب چاہیئے وہ چلا سکتا تھا۔ انسان کی خواہشات کی کوئی انتہا نہیں ہوتی انسان ساری دنیا کا خزانہ سمیٹ لینا چاہتا ہے لیکن وہ یہ نہیں سوچتا کہ دنیا سے خالی ہاتھ ہی جانا ہے جو خزانے زمین میں دفن ہیں وہ بھی تو انسان کے ہی اکٹھے کئے ہوئے ہیں آج اُن کی ہڈیوں کا بھی نشان موجود نہیں ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ مرنے کے بعد دولت کام نہیں آئے گی صرف اچھا اخلاق اعمال ہی کام آئیں گے انسان صرف دولت جمع کرتا ہے اور پھر خالی ہاتھ



لوٹ جاتا ہے۔ یہی کیفیت اس بوڑھے کی تھی جو اتنا سونا ہوتے ہوئے بھی مزید خزانوں کی تلاش کے لئے ناگ کو اسیر کئے ہوئے تھا دوسری طرف بحری جہاز جس میں عنبر اور ماریا کے علاوہ کافی مسافر اور تاجر مع سامانِ تجارت کے سفر کر رہے تھے بحرِ ہند کی سرکش موجوں کا سینہ چاک کرتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ عنبر اور ماریا جہاز کے عرشے پر کھڑے ڈوبتے ہوئے سورج کو دیکھ رہے تھے جو آسمان پر پگھلے ہوئے سونے کی طرح بکھرا ہوا تھا۔ آبی پرندوں نے غول غول پانی کی سطح سے تھوڑا ہی اوپر پرواز کرکے کسی نا معلوم منزل کی طرف جا رہے تھے۔ سطح سمندر سے بڑی بڑی مچھلیاں اچھل کود کرتی آنکھ مچولی کھیل رہیں تھیں اور آہستہ آہستہ سرمئی اندھیرا پھیلتا جا رہا تھا کیونکہ سورج سمندر کی لہروں کے آغوش میں مونہہ چھپا چکا تھا ہوا دبے پاؤں چل رہی تھی اور سمندر پُر سکون تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے رات نے اپنی سیاہ چادر دنیا کے گرد پھیلا دی پھر چاند نے سر اُبھارا ستارے اس طرح جھلملانے لگے جیسے کسی دوشیزہ کی اوڑھنی پر سفید موتی ٹانکیں گئے ہو۔ جہاز پر مشعلیں روشن کر دی گئیں تھی اور بمبئی کا شہر مسافروں کی نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔

اسی طرح کئی دن اور کئی راتیں گزر گئیں۔ ایک دن صبح ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



صبح مستول پہ بیٹھے آدمی نے کپتان کو اطلاع دی کہ دُور سے اُسے کوئی بحری جہاز کا خاکہ سا نظر آرہا ہے۔ کپتان سوچنے لگا پندرہ روز پہلے چلا ہوا جہاز تو ہو نہیں سکتا پھر یہ جہاز کہیں قزاقوں کا تو نہیں۔ وہ خود مستول کے پاس عرشے پر پہنچ گیا اور اوپر بیٹھے آدمی سے کہا وقفے وقفے سے جس طرح جہاز نظر آ رہا ہے اُس کی اطلاع مجھے دیتے رہو۔ نہ جانے یہ خبر مسافروں تک کیسے پہنچ گئی کہ قزاقوں کا کوئی جہاز سمندر میں دیکھا گیا ہے۔ وہ گھبرا گھبرا کر کپتان کے پاس اکٹھے ہونے شروع ہو گئے لیکن کپتان نے کہا سمندر میں جہاز کی موجودگی کوئی نئی بات نہیں آپ لوگ جاکر آرام کریں اگر کوئی خطرہ ہوا تو اسکی اطلاع فوراً دے دی جائے گی۔ دوسری طرف انگریز اپنی کشتی میں سو رہا تھا کئی دنوں کے بعد اس کی آنکھ لگی تھی دولت لٹ جانے کے خطرے سے اُسے نیند ہی نہیں آتی تھی آخر کئی روز کے بعد وہ سو ہی گیا لیکن جب بیدار ہوا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کشتی سے تھوڑی دور ہی قزاقوں کا جہاز اسی سمت آرہا تھا اُن کے جھنڈے پہ انسانی کھوپڑی اور ہڈیوں کے نشان بنے ہوئے تھے۔ بوڑھے کی امیدوں پہ اُوس پڑ گئی۔ ابھی تو وہ اس دولت سے کچھ خرچ بھی نہ کر سکا تھا کہ لٹیرے آن موجود ہوئے۔ انہوں نے جہاز کشتی سے قریب لا کر چند ڈاکو



ایک کشتی میں بیٹھ کر بوڑھے کی کشتی میں چلے گئے اور تلوار اُس کے گلے پہ رکھ کر کہا جو کچھ تمہارے پاس ہے ہمارے حوالے کر دو۔ بوڑھے نے مکاری سے کہا اکیلا آدمی ہوں لے چلو ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں مال و دولت کوئی ہے نہیں تم تلاشی لے سکتے ہو۔ تلاشی میں پٹاری ایک ڈاکو کے ہاتھ آگئی اُس نے کھولا تو اس میں سانپ تھا اس نے ڈر کے مارے پٹاری سمندر میں پھینک دی۔ بوڑھے نے دو ہتڑ اپنے سینے پہ ماری اور کہا یہ کیا غضب کیا میری ساری عُمر کی کمائی پانی میں بہا دی یہ ناگ تو مجھے زندگی سے بھی پیارا تھا۔ دوسرے ڈاکوؤں نے بوڑھے کی تلاشی لی تو صرف چند سکے نکلے اُن کو یہ خیال بھی نہ آیا کہ اس کشتی میں کوئی تہہ خانہ بھی ہو سکتا ہے جس میں سونا ہوگا۔
ایک ڈاکو نے کہا بوڑھے تم نے ہماری محنت ہی ضائع کر دی خوامخواہ جہاز سے اتر کر تمہارے پاس آئے کچھ نہ رکھنے کے جُرم میں تمہیں سزا کے طور پر جہاز پہ لے جائیں گے اور تم سے خدمتگاری کا کام لیا جائے گا اور یہ کشتی کافی مضبوط ہے ہم اپنے جہاز کی دوسری کشتیوں میں شامل کر لیں گے۔ بوڑھے نے بڑا شور مچایا ہاتھ جوڑے کہ مجھے کشتی دے دو میں اسی پہ سفر کروں گا مگر نقار خانے میں طوطی کی صدا کون سُنتا ہے ڈاکوؤں نے دو چار تھپڑ مار کر اُسے اٹھا کر اپنی کشتی پہ بٹھا لیا اور اس کی کشتی کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



جہاز کی دیگر کشتیوں کے ساتھ باندھ دیا اور اسے لاکر خدمتگاروں میں کام دھندے پر لگا دیا۔ دوسری طرف ناگ پانی میں بہتا ہوا جہاز کے ساتھ چپک گیا اور پھر جب بوڑھے کی کشتی جہاز کے ساتھ باندھ دی گئی تو ناگ اس کشتی میں جاکر تہہ خانے کے سونے پر بیٹھ گیا۔ یہ کافی تیز رفتار اور بڑا جہاز تھا جس پر کافی جنگی سازو سامان کے علاوہ چار بڑی منجنیقیں بھی لگی ہوئی تھیں اور یہ بحری قزاقوں کی سب سے خطرناک ٹولی تھی ڈاکوؤں کا سردار ہی جہاز کا کپتان بھی تھا ابھی ابھی اُسے اطلاع ملی تھی کہ اور ایک تجارتی جہاز نظر آ رہا ہے اس نے ملاحوں پر کوڑے برسانے شروع کر دیئے تھے جو بے چارے لٹے ہوئے جہازوں کے بچے ہوئے مسافر تھے اور ان سے ملاحوں والی بیگار لی جاتی تھی ان سب کے پاؤں میں بیڑیاں ہوتی تھیں تاکہ کہیں بھاگ نہ سکیں یہ غریب دن رات جہاز کی پتواریں سنبھالے ڈاکوؤں کے ہنٹر کھاتے ان کے حکم پر تیز کبھی ہولے جہاز کو چلانے کا کام کرتے تھے۔ لہٰذا جہاز کا رخ تیزی سے تجارتی جہاز کی طرف موڑ دیا گیا یہ تجارتی جہاز وہی تھا جس میں ماریا اور عنبر سفر کر رہے تھے اور اُس جہاز کے کپتان نے بھی اس جہاز کو دیکھ لیا تھا پھر جونہی قزاقوں کے جہاز کے جھنڈے کھول دیئے گئے جن پر انسانی کھوپڑی اور ہڈیاں بنی ہوئی تھیں تجارتی جہاز پر



قیامت آگئی۔ تمام مسافروں کو آگاہ کر دیا گیا اور عملے کے آدمیوں نے ہتھیار اور دیگر ڈیوٹیاں سنبھال لیں۔ ماریا نے عنبر سے کہا ستیاناس جدھر جاؤ ہنگامے۔ وہاں پہنچ جاتے ہیں کتنے مزے سے سفر کٹ رہا تھا اب یہ بدبخت بحری قزاق آگئے۔ عنبر نے کہا ماریا بہن زندگی تو چلنے کا نام ہے ٹھہر گئے تو اسے موت سمجھو ہنگاموں سے چھٹکارا تو انسان کو مرنے کے بعد ہی ملتا ہے زندگی تو ہنگاموں سے بھری پڑی ہے۔ ماریا نے کہا اب کیا ہو گا۔ عنبر نے کہا تمہیں کون سے خزانے کی فکر ہے جو لٹ جائے گا۔ موت ہمیں آ نہیں سکتی زیادہ سے زیادہ جہاز پر ڈاکو قبضہ کر لیں تو ہمارا کیا بگاڑ لیں گے۔ ماریا نے کہا خوامخواہ کے کشت و خون سے دل گھبرا گیا ہے۔

دوسری طرف ڈاکوؤں کا جہاز تھوڑے فاصلے پہ آکر رُک گیا تھا اور ایک کشتی میں تین چار ڈاکو اس جہاز کی سمت پیغام لے کر آ رہے تھے۔ ڈاکوؤں نے آکر اپنے سردار کا پیغام دیا اگر جہاز پر لدا ہوا تمام مال و دولت بغیر کسی حیل و حجت ہمارے حوالے کر دیا جائے تو مسافروں کی جان بخشی ہو سکتی ہے اور یہ جہاز بچ سکتا ہے۔ انکار کی صورت میں مسافروں کو بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔ سامان لوٹ کر جہاز ڈبو دیا جائے گا۔ یہ بات ظاہر ہے کسی کے لئے بھی قابلِ قبول نہ تھی لہٰذا انکار کر دیا گیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اور ڈاکو واپس اپنے جہاز پر پیغام دے کر لوٹ گئے۔ اب دونوں جہازوں کی منجنیقیں حرکت میں آ گئیں اور ایک دوسرے پر پتھراؤ شروع ہو گیا۔ پتھر اور آگ کے گولے رکھ کر پھینکے جانے لگے عملے کے لوگوں نے ہتھیار سنبھال لئے۔ پتھروں نے پانی میں گر گر کر اچھا خاصا تلاطم پانی میں پیدا کر دیا تھا۔ جو پتھر جہازوں کو لگتے وہ ضرور جہازوں کو نقصان پہنچا رہے تھے کئی گھنٹے سنگ زنی ہوتی رہی جس سے دونوں جہازوں کا نقصان ہوا اور ٹوٹ پھوٹ ہوئی۔ کئی جگہ دونوں طرف آگ کے گولوں نے جہاز پر آگ لگائی لیکن اس پر قابو پا لیا گیا۔ پھر ڈاکوؤں کے سردار نے حکم دیا جہاز کو جہاز کے ساتھ ملا دیا جائے۔ دونوں جہاز ایک دوسرے کی طرف دشمنوں کی طرح بڑھنے لگے اور پھر مل گئے۔ دونوں طرف سے تختے لگا کر راستہ بنا دیا گیا اور دونوں طرف کے بہادر ایک دوسرے سے برسر پیکار ہو گئے، خوب دونوں طرف سے بہادروں نے تلوار کے جوہر دکھائے لیکن بحری ڈاکو اس کام میں مہارت رکھتے تھے اور آخرکار ان ہی لوگوں کا پلہ بھاری ہو گیا۔ ماریا اور عنبر نے بھی اپنے جہاز کی طرف سے لڑائی میں حصہ لیا اور کئی ڈاکو فی نارِ جہنم ان کے ہاتھوں ہوئے لیکن یہ ایک بڑی لڑائی تھی سینکڑوں آدمیوں کے درمیان یہ دونوں کیا کر سکتے تھے۔ جہاز پر ڈاکوؤں کا قبضہ ہو گیا۔ مرنے والوں کی لاشیں سمندر میں بہا دی



لیکن مال و اسباب پر ڈاکوؤں کا قبضہ ہو گیا اور بچے کھچے مسافروں کو اپنی روایت کے مطابق زنجیروں میں باندھ کر ملاحوں میں شامل کر لیا گیا۔ ماریا تو خیر کسی کو نظر ہی نہ آتی تھی البتہ عنبر کو بھی زنجیریں پہنا کر ملاحوں میں داخل کر دیا گیا۔ حالانکہ اگر عنبر نہ چاہتا تو اُسے کون زنجیریں پہنا سکتا تھا لیکن عنبر فلحال جہاز پر رہنا چاہتا تھا اس کے سوا سفر جاری رکھنے کا کوئی اور طریقہ نہ تھا۔ پھر عنبر کے لئے زنجیریں توڑ ڈالنا کون سی بڑی بات تھی۔ رات کو ڈاکوؤں نے اپنی فتح اور کامیاب ڈاکہ زنی کی خوشی میں خوب جشن منایا۔ عنبر ایک کونے میں ملاحوں کے ساتھ بیٹھا تھا جب سارے لوگ سو گئے تو ماریا نے کہا عنبر بھائی اب کیا پروگرام ہے۔ عنبر نے کہا کم بختوں نے سارا کام ہی بگاڑ دیا ہے ان لوگوں کی تو کوئی منزل نہیں ساری عمر سمندر میں ہی میں گذری ہے لیکن ہم کب تک یہاں پڑے رہیں۔ ماریا نے کہا کیوں نا کوئی کشتی کھول کر اُس سے نکل چلیں۔ عنبر نے کہا یہ بات میرے ذہن میں ہے لیکن چھوٹی کشتی میں سمندر کا سفر جاری رکھنا انتہائی مشکل کام ہے یہ کشتیاں سمندری طوفان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں چند روز انتظار کر لیں شاید کوئی مسافر جہاز ان کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر کیا ہوگا عنبر جانی۔

ماریا نے سوال کیا

عنبر نے جواب دیا پھر مجبوری ہے کوئی مضبوط سی کشتی لے کر راہ فرار اختیار کریں گے۔ ہمیں سمندری نقشہ کسی صورت کپتان کے ڈاکو سے حاصل کرنا ہے جو ہمارے جہاز کے کپتان کے سامان میں تھا اس کا ہمارے پاس ہونا بہت ضروری ہے۔

ماریا نے کہا اس کی تم فکر نہ کرو۔

ادھر بوڑھے انگریز نے ایک رات جہاز کے عملے کو غافل پا کر اپنی کشتی میں فرار ہونے کی کوشش کی لیکن تھوڑی دور جانے پر ہی پکڑا گیا۔ تیز ہواؤں نے اسے پھر دھکیل کر صبح کے وقت ڈاکوؤں کے جہاز تک لا پھینکا جب کہ غریب رات بھر سفر کرتا رہا اور مخالف ہوا نے اس کی محنت پر پانی پھیر دیا۔

کشتی پھر جہاز کے ساتھ باندھ دی گئی ایک دفعہ پھر کسی کو علم نہ ہوسکا۔ کہ منوں سونا اس کے تہ خانے میں موجود ہے۔ جس پر ناگ قبضہ کئے بیٹھا ہے۔

ڈاکوؤں کے سردار نے بوڑھے کو بڑا مارا اور حکم دیا کہ



اسے تہ خانے میں پھینک دیا جائے۔

ڈاکوؤں کے جہاز میں ایک تہ خانہ بھی تھا جہاں انتہائی خطرناک مجرموں کو پھینک دیا جاتا۔ وہاں بے شمار موٹے موٹے مچھر اور کھٹمل تھے۔ جو دن رات ان بے چاروں کا خون پیتے رہتے۔ تہ خانے میں ہر سو تاریکی ہی تاریکی تھی رات بھر کا بچا کھچا کھانا اوپر سے پھینک دیا جاتا ایک ہفتہ بعد ڈاکو اس میں اتر کر مردوں کو اٹھا لاتے اور انہیں سمندر کی مچھلیوں کی خوراک بنا دیتے۔ بقایا پھر مرنے کے لئے اپنی باری کا انتظار کرتے رہتے۔

یہاں کے قیدیوں کے لئے کوئی دوا علاج نہ تھا نہ ہی کوئی اوڑھنا بچھونا تھا خوراک بھی نہ ہونے کے برابر ہی تھا پھر بھلا کون زیادہ عرصہ اس زندان میں زندہ رہ سکتا تھا۔ یہاں ہر طرف غلاظت کے ڈھیر لگے رہتے تھے اور تعفن سے دماغ پھٹ جاتا تھا یہ سب راہ فرار اختیار کرنے والوں یا حکم عدولی کرنے والوں کے لئے قیدخانہ تھا جس میں بوڑھے انگریز کا اور اضافہ ہوگیا تھا۔

کئی دن اسی طرح نکل گئے ماریا نے سمندری نقشہ ڈاکو سردار کے کمرے سے حاصل کرلیا تھا۔

عنبر دن بھر قیدی ملاحوں کے ساتھ پتوار چلانے میں گزار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



دیتا۔ دوسروں ملاحوں کے ساتھ کئی دفعہ اس کے جسم پر بھی کوڑے پڑ چکے تھے۔ لیکن اس فولادی جسم پر بھلا کیا اثر ہو سکتا تھا۔

رات کے وقت ماریا باورچی خانے سے خاص کھانا لا کر عنبر کو دیتی۔ جو اسے بھوکوں ملاحوں میں بانٹ دیتا اسے تو بھوک کا احساس تک نہیں ہوتا تھا۔

پھر ایک دن صبح ہی سے ہواؤں میں تیزی آنا شروع ہو گئی بحری قزاقوں کو تو ہوا ہی سے سمندری طوفانوں کا پتہ چل جاتا تھا۔

سردار نے فوراً حکم دیا کہ طوفان آنے سے پہلے جہاز کو قریبی جزیرے کے ساحل پر پہنچا دیا جائے۔

ملاحوں کی کم بختی آ گئی اور ان کے جسموں پر کوڑے پڑنے لگے عنبر کو تو خیر کوڑے کی ضرب ہی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ لیکن اس کے ساتھ چند کمزور اور بوڑھے قیدی مسلسل کوڑے لگنے سے بے ہوش ہو گئے اور ایک دو نے تو دم بھی توڑ دیا۔ ہواؤں میں شدت اور زیادہ پیدا ہو گئی تھی۔

عنبر نے غصے میں آکر دو ڈاکوؤں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا۔



اس پر ڈاکوؤں نے باقاعدہ اس نہتے قیدیوں پر حملہ کر دیا اور کئی ایک کو قتل کر دیا یہ الگ بات تھی کہ وہ عنبر کے جسم پر کئی تلواریں توڑ چکے تھے اور اسے خراش تک نہ آئی تھی کیونکہ اس بغاوت کا وہی سرغنہ تھا اس سے قبل کہ اس بغاوت کا کوئی فیصلہ ہو۔ ہواؤں نے طوفان کی صورت اختیار کر لی۔

ڈاکو سردار بہت پریشان تھا اس کا بس چلتا تو عنبر کی بوٹیاں اڑا دیتا لیکن اس وقت عنبر سے زیادہ اسے اپنے ساتھیوں اور جہاز کی فکر تھی۔ جسے وہ سمندری طوفان سے بچانا چاہتا تھا۔

سمندر پوری طرح جوش و خروش میں آ چکا تھا اور لہریں جہاز کو کھلونے کی طرح اچھالتی پھر رہی تھیں۔ موسلا دھار بارش اور دھند میں کوئی چیز بھی صاف دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ ہوا اتنی تیز تھی کہ جہاز کا جوڑ جوڑ چرچرانے لگا تھا ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جہاز کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ لہروں کے تھپیڑوں سے جہاز اس طرح الٹ پلٹ ہو رہا تھا کہ کئی آدمی ان جھٹکوں کے ساتھ ہی سمندر میں جا گرے تھے۔ اور کئی جہاز کے مختلف حصوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئے تھے۔

ڈاکوؤں کا سردار نہایت پریشان تھا وہ زور زور سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



چیخ چیخ کر حکم دیتا لیکن طوفان میں اس کی آواز ہی سنائی نہ دے رہی تھی۔

آخر ایک زبردست ہوا کا تھپیڑا آیا اور جہاز کا مستول ٹوٹ کر گر پڑا طوفانی لہروں نے جہاز کا انجر پنجر ڈھیلا کر دیا تھا۔ اور اس کا جوڑ جوڑ ڈھیلا ہو کر مختلف قسم کی آوازیں پیدا کر رہا تھا۔ لہروں سے کافی پانی جہاز میں آ گیا تھا جسے ڈاکو باہر نکالنے کی متواتر کوشش کر رہے تھے۔

عنبر نے تمام قیدی ملاحوں کی زنجیریں توڑ ڈالی تھیں۔ اور انہیں آزاد کر دیا تھا تاکہ وہ اپنی اپنی جانیں بچا سکیں ڈاکوؤں کے سردار کے لئے عنبر کا یہ قدم بھی برداشت سے باہر تھا۔ لیکن اس وقت صرف زندگی بچانے کا سوال تھا طوفان تھا کہ کم ہونے کا نام ہی نہ لے رہا تھا۔

ہواؤں میں تیزی اور بڑھ گئی تھی اور جہاز لہروں کے تھپیڑوں سے نہ جانے کس سمت چلا جا رہا تھا۔ اور آخر کار سمندری چٹانیں جہاز کو چٹانوں میں لے گئیں جن سے ٹکرا کر جہاز میں کئی جگہ سے سوراخ ہو گئے۔ جن میں سے پانی اندر آنا شروع ہو گیا

اب دوست اور دشمن سارے ہی مل کر جہاز سے پانی نکال نکال کر باہر پھینک رہے تھے۔ یہ تو خیریت



ہوئی کہ آہستہ آہستہ طوفان کا زور ختم ہونا شروع ہو گیا اور سمندر کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا ہواؤں میں بھی کمی آ گئی اور لہروں میں اعتدال پیدا ہو گیا۔

جہاز کے مسافر جتنا پانی سوراخوں سے آنے والے کو باہر نکالتے اُتنا ہی پھر اندر آ جاتا۔ اب طوفان بالکل تھم گیا تھا اور سمندر پرسکون ہو گیا تھا۔

جہاز کی حالت دیکھ کر کپتان نے حکم دیا کہ فالتو سامان سمندر میں پھینک دیا جائے۔ کیوں کہ پانی جہاز میں تیزی سے آ رہا تھا۔ اور جہاز کے ڈوبنے کا خطرہ تھا۔ بہت سا ضروری اور غیر ضروری سامان بھی پھینک دیا گیا لیکن جہاز پھر بھی پانی میں بوجھ سے بیٹھتا جا رہا تھا۔ کپتان کی پوری کوشش تھی کہ وہ جہاز کو کم پانی میں لے جائے اس نے کسی حد تک کامیابی بھی حاصل کر لی تھی لیکن جہاز میں پانی جس اشارے پر بڑھ رہا تھا اس کے لئے ضروری تھا۔ کہ جہاز کو اور ہلکا کر دیا جائے پھر کپتان نے انتہائی قسم کا قدم اٹھاتے ہوئے ڈاکوؤں کو حکم دیا۔

سارے قیدیوں کو سمندر میں پھینک دیا جائے۔

ایک دفعہ پھر زندگی اور موت کی کشمکش شروع ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



گئی۔ تمام قیدی آزاد تھے اور وہ زندگی بچانے کے لئے ڈاکوؤں سے اُلجھ گئے تھے اور جہاز پر باقاعدہ جنگ شروع ہو گئی تھی اور قیدیوں میں یہ جرأت عنبر نے پیدا کی تھی اور اس بغاوت کا سرغنہ عنبر ہی تھا کئی ڈاکو اب بھی جہاز کو کم پانی میں لے جانے میں معروف تھے دونوں کام ساتھ ساتھ ہو رہے تھے۔

کبھی ڈاکو چند قیدیوں کو سمندر میں پھینکنے میں کامیاب ہو جاتے اور کبھی قیدی ڈاکوؤں کو سمندر میں دھکیل دیتے۔

ڈاکوؤں کا سردار دونوں طرف ہدایت جاری کر رہا تھا پھر آخر کار کپتان جہاز کو بچا کر کم پانی میں لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔

دوسری طرف ڈاکوؤں کا پلہ بھاری ہو گیا اور تمام بچے کھچے قیدی پھر زنجیروں میں جکڑ دیئے گئے۔

کپتان نے حالات پر قابو پا لیا اور اس بغاوت کو ناکام بنا کر رکھ دیا۔

عنبر کو جب ڈاکو گرفتار کر کے کپتان کے سامنے لے گئے تو اس نے فوراً حکم دیا۔

اس باغی کو ابھی اور اسی وقت جہاز کے تہ خانے میں



ڈال دیا جائے۔

تین چار ڈاکوؤں نے عنبر کو دھکیل کر جہاز کے تہ خانے میں ڈال دیا۔

ماریا نے مزاحمت کرنا چاہتی تھی لیکن عنبر نے اسے پہلے ہی منع کر دیا تھا اور کہا تھا

مجھے تہ خانے میں ڈال دینے دو تاکہ ان کی توجہ میری طرف سے ہٹ جائے پھر رات کو کسی وقت تم تہ خانے کا دروازہ بند کر کے اندر آ جانا اور میں باہر نکل آؤں گا۔ اور رات کے اندھیرے میں ہی یہاں سے کشتی لے کر فرار ہو جائیں گے۔

ڈاکوؤں کا جہاز فی الحال خراب ہو چکا ہے جب تک وہ اس کی مرمت کریں گے ہم ان کو بہت پیچھے چھوڑ چکے ہوں گے۔

ماریا نے کہا ٹھیک ہے میں رات کو آؤں گی۔

عنبر تہ خانے میں جا گرا۔ یہاں گھپ اندھیرا تھا اور عنبر کو کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ صرف بدبو سے دماغ پھٹا جا رہا تھا۔

عنبر تھوڑی دیر کے لئے زمین پر بیٹھ گیا اور جب اس کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہو گئیں تو اس نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



چاروں طرف کا جائزہ لیا اس کے قریب ہی وہ بوڑھا انگریز زمین پر لیٹا تھا۔ جس نے ناگ کو قبضہ میں کر کے کشتی میں سونا چھپایا ہوا تھا اس کی حالت بہت خراب تھی۔

عنبر نے جو بوڑھے کی حالت خراب دیکھی جو پانی پانی پکار رہا تھا تو اس نے فوراً پانی کی بوتل اس کے منہ سے لگا دی بوڑھے نے پانی پیا تو اس کی حالت قدرے ٹھیک ہوئی بوڑھے کے حواس درست ہوئے تو عنبر نے پوچھا

تمہارا جرم یہی تھا کہ تم کشتی لے کر بھاگ گئے تھے میں نے اندھیرے میں بھی تمہیں پہچان لیا ہے۔

بوڑھے نے کہا بیٹا میں تو اپنے گناہ کی سزا بھگت رہا ہوں تم ایک اچھے انسان ہو اور ہمدرد آدمی ہو میں شاید اب بچ نہ سکوں لیکن اس گناہ کو میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں۔ شاید اس سے ہی میرے ضمیر کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔

میں وہ لالچی انسان ہوں جس نے ساری عمر بغیر محنت کے دولت کمانے کے چکر میں ختم کر لی پھر ایک بوڑھے سپیرے کی اس طرح خدمت کی۔ جو ناگ کے ڈسنے سے مر رہا تھا۔ اس نے مرتے ہوئے مجھے ایک منتر بتایا تھا اور کہا تھا ایک ایسے ناگ کی تلاش کرو جو ہزاروں سال سے زندہ ہو۔ میرے پوچھنے پر اس نے ناگ کی تمام نشانیاں بتا دیں۔



عنبر سنبھل کر بیٹھ گیا۔

بوڑھے نے کہا

میں نے منتر یاد کر لیا اور ایسے ناگ کی تلاش میں شہر بہ شہر پھرتا رہا اور پھر خوش قسمتی سے ایک شہر میں مجھے ایسا ناگ انسان کے روپ میں مل گیا اس نے خود ہی ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ مجھے یقین ہو گیا کہ یہی وہ ناگ ہے جو پوشیدہ خزانے جو زمین میں دفن ہیں ان کے متعلق جانتا ہے جس کے متعلق بوڑھے جوگی نے مجھے بتایا تھا کہ جب وہ ناگ اپنی اصلی حالت یعنی سانپ کے روپ میں آئے منتر پڑھ کر پھونک دینا وہ اپنے ہی جسم میں قید ہو جائے گا اور تمہارا غلام بن کر تمہیں زمین میں دفن خزانوں کا پتہ بتا دے گا جس سے تم بہت امیر اور دولت مند بن جاؤ گے۔ جب مجھے اطمینان ہو گا کہ یہ انسان دراصل ایک ناگ ہے تو میں نے اس کا پیچھا کیا کیوں کہ ایک یہودی سے اس کا غلام خریدنا چاہتا تھا اور یہودی نے اس کے وزن کا سونا مانگ لیا تھا اور اس آدمی نے وعدہ کر لیا تھا کہ کل سونا دے کر غلام کو لے جائے گا۔

پھر میں سائے کی طرح اس کے پیچھے لگ گیا ایک کھنڈر میں جا کر اس نے اپنے آپ کو سانپ کے روپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



میں ڈال لیا اور کھنڈر میں گھس گیا۔

میں نے جھانک کر اسی سوراخ سے دیکھا تو حیران رہ گیا ملبے کے نیچے ایک تہ خانہ تھا جس میں وہ گیا تھا۔ میں باہر انتظار کرتا رہا۔ اور اسی جوگی بوڑھا کے منتر کا جاپ کرتا رہا۔

پھر جوں ہی اس سوراخ سے وہ سانپ نکلا میں نے پھونک ماری۔ اور وہ ناگ میرا اسیر ہو گیا اور میرے پوچھنے پر بتا دیا کہ تہ خانے میں بے شمار سونے کی اینٹیں ہیں۔

عنبر نہایت غور سے داستان سن رہا تھا اور خدا کا شکر ادا کر رہا تھا کہ اس سزا کے پیچھے بھی قدرت نے کیا اسرار رکھا ہوا تھا۔

بوڑھے نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

میں نے ملبہ ہٹا کر تہ خانے سے ایک اینٹ سونے کی لی اور اسے بیچ کر یہ کشتی خریدی اور راتوں رات سارا سونا گھوڑوں پر لاد کر اس کشتی کے تہ خانے میں بھر لیا اور وہاں سے اپنے ملک کی طرف روانہ ہو گیا۔

عنبر نے کہا پھر اس ناگ کا کیا ہوا۔

بوڑھے نے کہا میں نے اسے پٹاری میں بند کر لیا تھا



اور وہ میرے پاس اس کشتی میں تھا۔

پھر بدقسمتی سے ایک روز مجھے یہ ڈاکو مل گئے۔ میری تلاشی لی میرے پاس کچھ ہوتا تو ملتا ایک ڈاکو نے جو پٹاری کھولی تو وہی ناگ تھا اس نے ڈر کے مارے وہ پٹاری سمندر میں پھینک دی۔ کشتی کے تہ خانے کا انہیں آج تک علم نہیں جہاں ڈھیروں سونا پڑا ہے۔

عنبر نے کہا بابا کیا وہ ناگ دوبارہ اپنی اصلی حالت میں آ سکتا ہے۔

بوڑھے نے کہا کیوں نہیں مجھے اس جادو کا توڑ بھی اس جوگی نے بتایا تھا۔ لیکن شاید اب اس کی ضرورت ہی نہ پڑے وہ ناگ بے چارہ سمندر میں ڈوب گیا ہو گا یا کسی بڑی مچھلی کی خوراک بن گیا ہو گا۔

عنبر نے کہا بابا تم فکر نہ کرو میں تمہیں آج رات ہی یہاں سے نکال کر لے جاؤں گا۔ تمہاری کشتی میں ہی ہم یہاں سے فرار ہوں گے۔

بوڑھے نے کہا اگر تم نے مجھے آزادی دلوا دی تو میں تمہیں خوشی سے آدھا سونا دے دوں گا۔

عنبر نے کہا

مجھے سونے کا لالچ نہیں میں چاہتا ہوں کہ کسی صورت وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ناگ مل جائے۔ اور تم اسے دوبارہ ٹھیک کر دو تمہارا سونا تمہیں مبارک ہو۔

بوڑھے نے کہا تو میرا یہ وعدہ رہا تم مجھے یہاں سے آزادی دلوا دو اور کبھی بھی اگر وہ سانپ مل گیا تو میں اسے ٹھیک کر کے آزاد کر دوں گا۔

لیکن بیٹا تم اس ناگ کی زبانی کیوں چاہتے ہو اُسے اپنے رکھ کر تو ہم تمام دنیا کے خزانوں کا پتہ لگا سکتے ہیں۔

عنبر نے کہا بڑے میاں!

کیا کرو گے سارے جہان کا خزانہ لے کر۔

بتاؤ تمہارے خزانے نے کون سا ساتھ دیا ہے تمہارا اگر تم یہاں ہی مر جاتے تو وہ خزانہ اور دنیا بھر کا خزانہ تمہارے کس کام کا تھا؟ اور کتنے سال جیو گے کیا مرنے کے بعد بھی خزانہ ساتھ قبر میں لے جاؤ گے؟

اصل خزانہ تو اخلاق ہے۔ نیک کام ہیں، اچھے اعمال ہیں یہ وہ دولت ہے جسے نہ تو کوئی لٹیرا ہی لوٹ سکتا ہے اور نہ ہی مرنے کے بعد ضائع ہوتی ہے بلکہ مرنے کے بعد قبر میں بھی ساتھ ہی جاتی ہے۔

تمہارا وہ سونا تمہیں ایک گھونٹ پانی اور ایک نوالہ روٹی کا نہ دے سکا۔ نہ تم سونے کو کھا سکتے ہو اور نہ پی سکتے



ہو۔ ایسی دولت اکٹھی کرو جو مرنے کے بعد بھی کام آئے۔

بوڑھے نے کہا

بیٹا۔ تم بہت بڑے آدمی ہو۔ تم نے مجھے سیدھا راستہ دکھایا ہے۔ میں ساری عمر دولت کے لالچ میں بھاگ دوڑ کرتا رہا لیکن آج تم نے احساس دلایا ہے کہ اصل دولت تو نیک کام، اچھا اخلاق اور عمل صالح ہیں۔ میں تمہارا بہت مشکور ہوں بیٹا۔

عنبر نے کہا آج رات تم آرام کرو ہمیں آج ہی رات یہاں سے فرار ہونا ہے۔

بوڑھے نے کہا ہم اس تہ خانے سے نکلیں گے کیسے؟

عنبر نے کہا یہ مجھ پر چھوڑ دو۔ اور اس اطمینان کے ساتھ آرام کرو کہ آج کا دن اس تہ خانے میں تمہارا آخری دن ہے۔

کئی دن کے تھکے ہوئے ڈاکو رات کو گہری نیند سو گئے تھے۔

ماریا چابی حاصل کر چکی تھی آدھی رات کے قریب اس نے تہ خانے کا دروازہ کھول دیا۔

عنبر تو جاگ ہی رہا تھا اور بوڑھا بھی بالکل تیار تھا۔ عنبر نے سہارا دے کر بوڑھے کو باہر نکالا۔

باہر ماریا موجود تھی جس نے عنبر کے کان میں سرگوشی کی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



یہ کیسے اٹھا لائے ہو عنبر بھائی!

عنبر نے سرگوشی میں ہی جواب دیا بڑے کام کی چیز ہے سب کچھ بتا دوں گا کشتی کا کیا ہوا۔

ماریا نے کہا اسی بوڑھے والی مضبوط کشتی نیچے تیار ہے۔ میں نے تمام بندوبست پہلے ہی کر رکھا ہے۔

پھر عنبر بوڑھے کو اٹھا کر جہاز سے رسی کی سیڑھی کے ذریعے نیچے اترا کیوں کہ بوڑھے میں طاقت نہیں تھی کہ اپنا بوجھ سنبھال کر نیچے اتر سکے۔ قید و بند کی تکلیفوں نے اسے نچوڑ کر رکھ دیا تھا۔

عنبر نے بوڑھے کو لا کر اس کی کشتی میں بٹھا دیا۔ بوڑھا بہت خوش تھا۔

ہر طرف موت کی خاموشی طاری تھی۔ تمام ڈاکو گہری نیند سو رہے تھے اور ہوا ہوئے ہوئے موافق سمت چل رہی تھی۔

عنبر نے بادبان کھول دیئے اور کشتی کو ہوا کے رُخ پر چھوڑ دیا۔ لیکن بوڑھے نے کہا بیٹا!

سست رفتاری سے تو ہم زیادہ دور نہ جا سکیں گے تم پتوار بھی استعمال کرو۔ تاکہ ہم دن نکلنے سے پہلے کافی دور جا چکے ہوں گے۔



عنبر نے کہا تم ٹھیک کہہ رہے ہو بابا واقعی ہمیں تیزی سے یہ سفر طے کرنا ہے۔

پھر ایک پتوار عنبر نے سنبھال لی تھی اور دوسری ماریا نے اور بوڑھا حیران تھا کہ ایک پتوار سے ہی کشتی کی رفتار چار گنا ہو گئی تھی۔ اس خیال سے کہ بوڑھا حیران نہ ہو جائے عنبر نے فی الحال ماریا کو بولنے سے منع کر دیا تھا۔

ماریا کو بہت غصہ آ رہا تھا ماریا عنبر سے کئی سوالات پوچھنا چاہتی تھی۔ ناگ کے بارے میں اس پراسرار بوڑھے کے بارے میں۔

لیکن عنبر نے اسے خاموش رہنے کا کہہ کر اسے ناراض کر دیا تھا۔ اور اس نے تہیہ کر لیا تھا کہ اب جب تک عنبر اپنے اس رویے کی اس سے معافی نہ مانگ لے گا اس وقت تک وہ بالکل ہی خاموش رہے گا وہ سارا غصہ پتوار پر نکال رہی تھی اور بڑے زور سے ہاتھ چلا رہی تھی۔

جہاز کے تہ خانے کے قیدیوں نے جب عنبر اور بوڑھے کو تہ خانے سے باہر نکلتے دیکھا تو وہ تھوڑی دیر انتظار کرتے رہے کہ کہیں باہر ڈاکوؤں نے ہی تہ خانے کا دروازہ نہ کھولا ہو۔ لیکن انہیں کوئی آواز ان کی سنائی نہ دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



عنبر اور سارہ بانے جاتے ہوئے تہ خانے کا دروازہ بند نہ کیا تھا یا وہ بھول گئے تھے جو زندہ قیدیوں کے کام آ گیا تھا یہ تقریباً دس تھے جنہوں نے شاید اپنی زندگی میں پہلی بار دوبارہ آسمان دیکھا تھا۔

آسمان تاریک تھا لیکن ستارے چمک رہے تھے پھر ان دس آدمیوں کی ایک جماعت بن گئی۔ انہوں نے آپس میں اتفاق کر لیا اور منصوبہ بنا ڈالا کہ سوئے ہوئے ڈاکوؤں کو قتل کر دیا جائے ان میں تجارتی جہاز کا کپتان بھی شامل تھا جس کو قیدیوں نے اپنا سردار منتخب کر لیا تھا پھر دس اور دس بیس ہاتھوں نے ڈاکوؤں کا اسلحہ قبضہ میں لیا ضرورت کے ہتھیار اپنے قبضہ میں لئے اور باقی کو چھپا دیا۔

ڈاکو اب بھی گہری نیند سو رہے تھے شاید موت نے

انہیں تھپک تھپک کر سلا دیا تھا۔ اور ان کی زندگی میں شاید آج کے دن کا دیکھنا نصیب میں نہ تھا۔

دس آدمیوں نے ۲۰ ہاتھوں میں ہتھیار پکڑ رکھے تھے اور پھر موت دبے پاؤں ان ڈاکوؤں کی طرف بڑھی اور ان کی شہ رگ پر تلوار کی دھار اس انداز میں چلی کہ کوئی آہ بھی نہ کر سکا۔



جس طرح کیلے میں ڈاکوؤں کو ذبح کیا جاتا ہے اسی طرح قیدیوں نے ڈاکوؤں کو ذبح کر دیا۔ جہاز میں خون ہی خون پھیل گیا۔

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے۔

سچ ہے ظالم کی رسی دراز ہوتی ہے لیکن اس کی موت بھی بڑی عبرتناک ہوتی ہے ہزاروں انسانوں کے قاتل آج خود قتل ہوئے تھے۔ وہ یہ بھول گئے تھے کہ جو بوؤ گے۔ وہی کاٹو گے۔

اب یہ دس قیدی ڈاکوؤں کی بے انتہا دولت اور جہاز کے مالک تھے۔ ان میں سے کئی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کیوں نہ ہم بھی ایک جماعت بنا لیں اور یہی دھندا اختیار کر لیں۔

تب جہاز کے کپتان نے انہیں ڈانٹ دیا اور کہا تم کو ان ظالموں کی موت سے عبرت نہیں ہوئی۔ ظلم کی راہ اپنانے سے پہلے ظالم کا انجام سوچ لو۔ خدا نے تمہاری مصیبتوں اور صبر کے صدقے تمہیں بے شمار دولت سے نوازا ہے۔ اس دولت سے ہم تجارت کریں گے ہمیں ہمارے جہاز کے بدلے میں دوسرا جہاز مل گیا ہے ہم نے موت کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ بقایا زندگی نیک کاموں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اور انسانوں کی بھلائی کے لئے وقف کر دو۔

سب نے اس کی آواز پر لبیک کہا وہ تمام تجربہ کار آدمی تھے لہذا انہوں نے جہاز کی مرمت کے ادھورے کام کو دوبارہ شروع کر دیا۔

دوسری طرف عنبر ماریا اور بوڑھا انگریز تیزی سے سفر کرتے چلے جا رہے تھے۔ بوڑھے کی طبیعت خراب تھی اور اسے بخار آ رہا تھا۔ جو یقیناً مچھروں کے کاٹنے کا نتیجہ تھا۔ لیکن اس کشتی پر علاج وغیرہ کے سلسلے میں کوئی بھی چیز میسر نہیں تھی۔

ان کی خوش نصیبی تھی کہ حالات ساز گار تھے ہوا موافق تھی اور سمندر پر سکون تھا۔ لیکن عنبر کو بے انتہا بوڑھے کی فکر تھی۔

وہ سوچ رہا تھا کہ اگر بوڑھا مر گیا تو ناگ ساری عمر ہی سانپ کے روپ میں دھکے کھاتا رہے گا۔

یہ تو عنبر کو معلوم ہی تھا کہ ناگ مر ہی نہیں سکتا لیکن یہ اذیت کیا کم تھی کہ ہزاروں سال کا رفیق دوست اور بھائی صرف سانپ بن کر ہی رہ جائے۔ اس لئے وہ رات دن بوڑھے کی خاطر مدارت میں لگا رہتا تھا۔

ماریا کو چونکہ اس کی اہمیت کا پتہ نہیں تھا لیکن وہ دل



دل میں پیچ و تاب کھا رہی تھی لیکن مجبور تھی۔

دوسرے عنبر اور ماریا تو بھوکے بھی رہ سکتے تھے لیکن بوڑھے کے لئے خوراک کی ضرورت تھی۔ جو اب ختم ہو رہی تھی اب اگر جلدی ہی کوئی شہر نہ آگیا تو بوڑھے کی زندگی ختم ہو جائے گی۔

پھر ایک دن جب عنبر نے آنکھ کھولی تو عنبر یہ دیکھ کر بے انتہا خوش ہوا۔ کہ انہیں دور سے زمین نظر آ رہی تھی۔

عنبر نے غور سے دیکھا تو اسے یہ جزیرہ لگا اور وہ دعا کرنے لگے کہ یہاں آبادی ضرور ہو تاکہ بوڑھے کو بچایا جا سکے پھر زمین آہستہ آہستہ قریب آتی گئی اور کشتی کنارے سے جا لگی۔

عنبر نے کشتی درخت سے باندھ کر بوڑھے کو سہارا دے کر ساحل پر اتارا اور ماریا سے سرگوشی کی۔

ماریا بہن!

ہمارے بھائی ناگ کی تبدیلی اس بوڑھے کے ہاتھ میں ہے جو صرف سانپ بن کر رہ گیا ہے اور اس بوڑھے نے اپنے جادو سے اسے قیدی بنا لیا ہے لیکن جب ڈاکوؤں نے اس بوڑھے کی کشتی پر قبضہ کیا۔ تو پٹاری کو جس میں ناگ تھا۔ اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا۔ اب خدا جانے ناگ خود کہاں ہے۔ لیکن اس بوڑھے کو میں اسی لئے بچانا چاہتا ہوں کہ یہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اس کو اپنے جادو سے آزاد کر سکتا ہے۔

یہ ایک طویل داستان ہے۔ تمہیں سب بتاؤں گا۔ فی الحال اس آبادی میں گھوم کر ڈاکٹر کے متعلق معلوم کرنا ہے تاکہ اس کا علاج ہو سکے۔

ماریا نے کہا عنبر بھائی! میں نے خاموش رہنے کی قسم کھا لی تھی۔ لیکن ناگ کے متعلق معلوم کر کے اس بوڑھے کی زندگی کا احساس ہوا ہے۔ اگر ناگ بھائی کی زندگی کا خیال نہ ہوتا تو میں ہمیشہ خاموش رہتی۔

عنبر نے کہا۔

میری پیاری بہن! کیا کریں تم کسی کو نظر تو آتی نہیں ہو پھر اگر ہر موقعہ پر تمہیں خاموش نہ رکھیں تو لوگ ڈر کر تمام کام الٹ پلٹ کر دیں۔ میں تم سے معافی چاہتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ ناگ کے ہل جانے اور ٹھیک ہونے کے بعد کئی روز تک تم سے باتیں کرتا اور سنتا رہوں گا۔ ٹھیک ہے اب تو مجھے معاف کر دو۔

ماریا نے ہنستے ہوئے کہا چلو معاف کیا۔ آپ بوڑھے کے پاس رہیں میں تمام جزیرے کا چکر لگا کر آتی ہوں اور تمام حالات تمہیں بتاتی ہوں۔

عنبر کو بوڑھے کے پاس چھوڑ کر ماریا اڑتی ہوئی اس جزیرے



کے درمیانی حصہ میں چلی گئی۔

عنبر نے بوڑھے کو ہوش میں لانے کی کوشش شروع کر دی۔

بوڑھا ہذیانی کیفیت میں بڑبڑا رہا تھا میرے پاس اتنا سونا ہے کہ میں لارڈز کی زندگی گزار سکتا ہوں میں نے اپنا بچپن اور اپنی ساری جوانی دولت کی ہوس میں گزاری ہے اور اب جب کہ دولت ملی ہے تو زندگی بے وفائی کر رہی ہے۔

عنبر نے کہا ہوش میں آؤ بابا شاید ہم پھر کسی مصیبت سے دوچار ہو گئے ہیں۔ میری چھٹی حس کہتی ہے کہ ہم یہاں خوش گوار وقت نہیں گزار سکیں گے۔ آنے والے وقت کے لئے حوصلہ پیدا کرو۔

بوڑھے نے کہا بیٹا کہیں سے زندگی ملتی ہے تو خرید لاؤ ایسے وقت میں زندگی کی ڈور ختم ہو رہی ہے جب میرے چاروں طرف سونا ہی سونا ہے۔ میں مرنا نہیں چاہتا میرا سونا۔

عنبر نے کہا بابا لالچ کو دل سے نکال دو بعض وقت انسان ایسی چیز کی ضد کر بیٹھتا ہے جو اس کے نصیب میں نہیں ہوتی خدا بڑا غفور الرحیم ہے وہ بندے کی ضد تو پوری کر دیتا ہے لیکن ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ وہ چیز اس آدمی کے لئے ریت کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ذرے کے برابر بھی اہمیت نہیں رکھتی تم نے ضد کر کے دولت تو حاصل کر لی لیکن مجھے بتاؤ یہ سونا تمہارے کس کام آ سکتا ہے۔ تمہیں دوائی کی ضرورت ہے، تمہیں خوراک کی ضرورت ہے، تمہیں پوشاک کی ضرورت ہے۔ تمہارے پاس ان تمام چیزوں میں سے کوئی بھی نہیں دولت ہے سونے کی شکل میں جو یہاں تمہاری کوئی ضرورت بھی پوری نہیں کر سکتی بتاؤ اس سونے سے زندگی خرید سکتے ہو۔ نہیں یہ مٹی کی جگہ تمہاری قبر کے کام تو آ سکتا ہے تمہیں زندگی نہیں دے سکتا۔



# خون کی آبشار

ماریا اُڑتی ہوئی اس جزیرے کی سیر کرتی ہوئی ایک ایسے مقام پہ پہنچ گئی۔ جہاں ایک پہاڑی ٹیلے پر آدمیوں کی ایک لمبی لائن لگی ہوئی تھی۔ جن کو زنجیریں پہنائی گئی تھیں۔ اور اس لمبی لائن کا اختتام اس پہاڑی ٹیلے پر لگی بڑے بڑے پتھروں کے دو پاٹ والی چکی پہ ہوتا تھا جسے کئی قوی ہیکل آدمی چلا رہے تھے اور اُن کو زنجیروں ہی سے جکڑ رکھا تھا۔

ان کی نگرانی کے لئے وحشی قسم کے جنگلی انسان ہاتھوں میں کوڑے لئے ان غریبوں کے ننگے جسم پہ برسا رہے تھے ان انسانوں کی شکلیں مختلف قسم کے درندوں کی تھیں لیکن دھڑ انسانوں کے تھے۔

لمبی لائن میں آدمی اس چکی کے پاس آ کر ایک سوراخ سے اندر کو دھکیل دیتے جاتے تھے اور پھر پتھر کے دو پاٹوں کے درمیان آ کر پس جاتے تھے۔ جیسے بیلنے کے منہ میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



گنّا دے کر رس نکالا جاتا ہے ٹھیک اسی طرح آدمی کا سارا خون ایک چھوٹے سے چکور تالاب میں اکٹھا ہو کر ایک نالی سے اس ٹیلے کی چوٹی سے آبشار بن کر نیچے گرتا تھا۔

ماریا تیزی سے قریب آ گئی اور یہ سارا منظر دیکھنے لگی خون اس تالاب میں اور گوشت دوسرے تالاب میں اکٹھا ہو رہا تھا۔

چکی مسلسل چل رہی تھی جسے بندھے ہوئے غلام چلا رہے تھے۔ جو اس میں جُتے ہوئے تھے۔

ظلم اور بربریت کا یہ کھیل تو انھوں نے آج تک کہیں نہیں دیکھا تھا۔ حالانکہ چنگیز اور ہلاکو کا دور بھی وہ دیکھ چکے تھے۔ جو انسانی کھوپڑیوں کے مینار بنایا کرتے تھے۔ لیکن زندہ انسانوں کا اس طرح چکی میں پیس کر خون نچوڑ لینا اس نے ابھی دیکھا تھا۔

چکی میں جُتے ہوئے دو قیدیوں کی باتیں سننے کے لئے وہ بھی ان کے ساتھ ہی جُت گئی۔ تاکہ قریب رہ کر اس اسرار کا پتہ چلا سکے ایک جس کا نام بھیم تھا دوسرے سے کہہ رہا تھا۔

بھائی ارشد بھگوان کا شکر ادا کرو کہ ہمارا قوی اور توانا جسم ہمارے کام آگیا اور ان ظالموں نے ہمیں چکی چلانے پر ہی



لگا دیا۔ کوڑے کھا کر تو ابھی تک زندہ ہیں اگر چکی میں پیس دیتے تو کبھی کے سورگ میں پہنچ جاتے۔

ارشد نے کہا نہ ہمارا جہاز طوفان کی نذر ہو کر اس جزیرے میں آتا اور نہ ہمارا یہ حال ہوتا۔ کوڑے کھاتے کھاتے تو پیٹھ پر زخم بن گئے ہیں۔

بھیم نے کہا نہ جانے یہ کون سی قوم ہے، ہیں تو انسان نما ہی لیکن تمام عادتیں اور صورتیں درندوں جیسی ہیں یہ بھی کوئی تک ہے کہ انسانوں کا خون آبشار بن کر نیچے گرتا ہے اور اس آبشار سے ان کا بادشاہ اُلّو کا پٹھہ غسل کرتا ہے۔

بھیم نے کہا دراصل ان لوگوں پر بھگوان کا عذاب نازل ہوا ہے۔ اور ان کی صورتیں بدل گئی ہیں کیوں کہ یہ ایسے جادوگر کے مرید ہو گئے تھے جو شیطان کا چیلہ ہے۔ سنا ہے زیادہ گناہ یہاں ہونے لگا تھا۔

پھر یہاں ایک بزرگ آئے جو انہیں برائیوں سے روکتے رہے لیکن ان لوگوں نے ان کی بات نہ مانی اور بادشاہ نے انہیں شیروں کی غار میں پھنکوا دیا پھر ان لوگوں پر عذاب نازل ہو گیا۔ ان کی صورتیں بدل گئیں۔ کسی کی صورت بھیڑیے کی بن گئی۔ کسی کی لومڑی اور کسی کی سؤر کی شکل میں تبدیل ہو گئی ان کی زبانوں میں درندوں کی غراہٹیں آ گئیں۔ کھیتیاں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ماریا ساتھ لگی تمام واقعات سن رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ ایک مصیبت سے نجات حاصل نہیں ہوئی اور دوسری

پہلے سے انتظار میں موجود ہے۔

ارشد نے کہا بھیم بھائی یہاں کا ساحل دور تک چٹانوں سے بھرا ہوا ہے طوفان میں جو بھی جہاز ادھر آ جاتا ہے چٹانوں سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے یہ لوگ جہاز کے مسافروں کو گرفتار کر کے لے آتے ہیں اور پھر ضرورت کے مطابق لوگوں کو لا کر اس چکی میں پیس کر خون نکال لیتے ہیں جو آبشار کی شکل میں چوٹی سے بہتا ہے۔

پھر یہاں کا بادشاہ آتا ہے اور اس آبشار کے نیچے بیٹھ کر غسل کرتا ہے تاکہ یہ عذاب پوری قوم سے ٹل جائے لیکن اُلّو کے پٹھوں کو یہ نہیں معلوم کہ بے گناہ انسانوں کا خون ان کے گناہوں کو دھوئے گا نہیں انہیں اور عذاب میں مبتلا کر دے گا۔

ماریا نے نظر گھما کر کوڑا برداروں کو دیکھا کسی کی صورت سور کی کسی کی بھیڑیے کی اور کسی کی کتے کی تھی۔ لیکن ہاتھ ہاتھ پاؤں اور جسم انسانوں کی طرح کے تھے۔

وہ ایک دوسرے سے اشاروں سے باتیں کرتے تھے کیونکہ



سوکھ گئیں سمندری طوفان آنے شروع ہو گئے۔ بیماریوں سے یہاں کی آبادی مرنے لگی۔

بادشاہ نے گھبرا کر جادوگر سے کہا اس عذاب کا علاج تلاش کرے۔

جادوگر نے بادشاہ کو ایک سال تک انسانی خون سے آبشار بنا کر نہانے کے لئے کہا اور اس طرح یہ شیطانی چکر عمل میں آیا۔

یہ بھولے بھٹکے جہازوں سے مسافروں کو قیدی بنا کر لے آتے ہیں اور اس چکی میں پیس کر خون نکالتے ہیں یہ سارا مشورہ اس شیطانی جادوگر کا دیا ہوا ہے کہ آبشار کے خون سے نہانے سے ان کے گناہ دھل جائیں گے عذاب ٹل جائیں گے اور اس بزرگ کی وجہ سے جو نحوست پھیل گئی ہے وہ دور ہو جائے گی۔ کیوں کہ اس کی د سے ہی شہنشاہ ظلمات اس قوم سے ناراض ہو گیا ہے اس نے ایسی بد دعا دی ہے جس کا توڑ صرف انسانی خون ہے۔ اور اس خون سے ہی وہ دوبارہ خوش ہو سکتا ہے اور لوگوں کی خطائیں معاف کر سکتا ہے اگر شہنشاہ ظلمات نے معافی دے دی تو بلا ٹل جائے گی۔ اور ان کی شکلیں انسانوں میں تبدیل ہو جائیں گی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



شکل کے حساب سے سب کی بولیاں درندوں کی غراہٹوں تک محدود ہو گئی تھیں۔

اسی دوران میں ماریا نے دیکھا بادشاہ مع محافظوں کے نہانے کے لئے چلا آرہا ہے۔

بادشاہ کی شکل سور کی بن چکی تھی اس کے محافظ بھی مختلف شکلوں کے تھے۔ لیکن جادوگر صحیح انسانی شکل کا تھا۔ بادشاہ آٹھ گھوڑوں کی رتھ پر بیٹھ کر آرہا تھا۔ ساتھ ہی جادوگر تھا پھر بادشاہ رتھ سے اترا۔ اور ایک نظر خون کی آبشار کو دیکھا اور پھر جادوگر کی طرف نگاہ کی جو کوئی شلوک پڑھنے میں مصروف تھا۔

پھر اس نے بادشاہ پر تین دفعہ پھونک ماری اور اشارے سے نہانے کے لئے کہا۔

بادشاہ آبشار کے نیچے چلا گیا اور خون سے نہانا شروع کر دیا۔

جادوگر برابر شلوک پڑھتا رہا اور پھر کافی دیر کے بعد بادشاہ کو اشارے سے واپس بلا لیا۔

پسنے والی لائن میں اب چند ہی آدمی باقی رہ گئے تھے بادشاہ واپس جا کر رتھ میں سوار ہو گیا اور مع جادوگر کے چلا گیا تو یہ چکی بھی بند ہو گئی۔ محافظوں نے ان تمام قیدیوں



کو لیا اور واپس لوٹ گئے۔

ماریا نے یہ تمام ماجرہ دیکھا اور اڑتی ہوئی واپس عنبر کے پاس آگئی۔ اور اسے سارا واقعہ کہہ سنایا۔

عنبر پہلے ہی بڑا فکرمند تھا اور پریشان ہو گیا بوڑھا ابھی تک بے ہوش پڑا تھا۔

اتنے میں چند درندوں کی شکلوں والے بھالے پکڑے یہاں آن پہنچے۔ ماریا تو انہیں نظر نہ آئی بوڑھے کو مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے۔ البتہ عنبر کو صحت مند سمجھ کر گرفتار کر لیا۔

عنبر نے ماریا سے کہا بوڑھے کی اہمیت میں نے تمہیں بتا دی ہے اس کا زندہ رہنا ضروری ہے اسے کسی محفوظ مقام پر لے جاؤ۔ ان پہاڑیوں میں غار ضرور ہوں گے وہیں لے جاؤ میں ذرا خود جا کر حالات کا جائزہ لیتا ہوں کہ یہ سب کیا ہے جلد ہی تم سے آن ملوں گا۔

ماریا نے کہا تم بالکل فکر نہ کرو میں اسے غار میں ہی لے جاؤں گی خون کی آبشار کے پاس ہی ایک غار ہے میں تمہارا وہیں انتظار کروں گی۔

جنگلی لوگ عنبر کو گھسیٹ کر لے گئے کیوں کہ انہیں وہ انسان نظر ہی نہیں آرہا تھا جس سے یہ باتیں کر رہا تھا۔

عنبر نے جاتے جاتے ماریا سے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کئی بدقسمت جہاز یہاں آ کر ٹوٹ جاتے ہیں تم خیال رکھنا اور ان ظالموں سے بدقسمت جہاز کے مسافروں کو بچا کر غار میں لے جانا یہ بھی ثواب کا کام ہے ہو سکتا ہے ان میں کوئی حکیم یا وید ہو جو بوڑھے کا علاج کر سکے۔

ساریا نے کہا تم بے فکر ہو جاؤ میں نے سب سمجھ لیا ہے ابھی مجھے اس کشتی کو بھی کسی محفوظ مقام پر چھپانا ہے یہاں سے واپس جانے کا یہی واحد سہارا ہے۔

عنبر نے جاتے جاتے کہا تم خود سمجھ دار ہو موقع کی نزاکت سمجھ کر جو چاہو کرنا میرا ان لوگوں میں جانا ضروری ہو گیا ہے بے گناہ انسان کی چکی میں پس رہے ہیں۔میں ان کی جان بچا سکتا ہوں۔

وحشی لوگ عنبر کو گھسیٹ کر لے گئے اور اس کے جسم پر کوڑے بھی برسائے۔

عنبر کو ان پر غصہ آ گیا اور اس نے راستے میں ہی دو وحشیوں کو اٹھا کر زمین پر دے مارا جو قیامت کے انتظار میں پڑے رہے اور پھر اٹھ نہ سکے۔

اس جرم میں عنبر کو قید خانے میں لے جانے کی بجائے یہ وحشی بادشاہ کے محل کی طرف لے گئے۔

ایک پہاڑی پر ایک خوب صورت قلعہ نما محل موجود تھا



جو فن تعمیر کا بہترین نمونہ تھے یہ محل مختلف قسم کے بڑے بڑے رنگ دار پتھروں سے بنا ہوا تھا۔جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ خدائی عتاب سے پہلے بلاشبہ یہ لوگ کافی سمجھ دار اور ترقی یافتہ لوگ رہیں ہوں گے۔

محل کے متصل امراء اور وزراء کے محلات تھے اور یہ ساری عمارتیں ایک پہاڑی پر واقع تھیں۔بقایا سارا شہر ان عمارتوں سے نیچے اس پہاڑ کے دامن میں بنایا گیا تھا۔یہاں بازار بھی تھے، گلیاں بھی تھیں۔دکانیں بھی تھیں، لیکن انسان سب درندوں کی صورتوں میں تھے۔

آخر اس آبادی سے گزر کر یہ لوگ عنبر کو لے کر بادشاہ کے محل میں داخل ہوئے۔جہاں کئی محافظ ہتھیاروں سے لیس پہرہ دے رہے تھے۔

بادشاہ جس کی صورت سؤر کی تھی دربار میں سنگ مرمر کے تخت پر بیٹھا تھا۔اور اس کے ساتھ ہی وہ مکار جادوگر تھا جس کی رائے سے اس مسلمان بزرگ کو شیروں کی غار میں ڈلوایا گیا تھا اور اب شیطان کا یہ چیلا ہی یہاں حکومت کر رہا تھا۔بادشاہ کی حیثیت تو کٹھ پتلی کی رہ گئی تھی۔یہ عذاب سے نجات دلانے کی بجائے پوری بستی کی تباہی کے اسباب پیدا کر رہا تھا۔لوگوں کو اور گمراہ کر رہا تھا۔جب کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



وہ مسلمان بزرگ ان کو نصیحت کیا کرتا تھا بے ایمانی مت کرو۔ بے حیائی جو یہاں عام ہو گئی تھی۔ اس سے روکتا تھا۔

ان لوگوں کا خیال تھا کہ طاقت ہی خدا ہے لیکن وہ انہیں خدا واحد کی عبادت کرنے کو کہتا تھا۔ اور ان تمام برائیوں کی جڑ یہ جادوگر تھا۔ جس کے خلاف یہ جادوگر تھا۔ لیکن یہاں کے عوام اور بادشاہ نے اس بزرگ کا مذاق اڑایا۔ عوام نے ان پر پتھر پھینکے مگر وہ تمام تکلیفوں کے باوجود انہیں خدا کے عذاب سے ڈراتا رہا۔ اور آخر کار ان گمراہ لوگوں نے جادوگر کے کہنے میں آکر اس بزرگ کو بہت تکلیفیں دیں اور بادشاہ نے انہیں شیروں کے غار میں پھینکوا دیا۔

جادوگر بادشاہ کا دست راست بن بیٹھا پھر ایک رات اس شہر پہ عذابِ خداوندی نازل ہو گیا اور تمام لوگوں کی صورتیں بدل گئیں۔

عنبر کو بادشاہ کے روبرو لا کر وحشیوں نے اشاروں سے سمجھایا کہ اس نے دو آدمی قتل کر دیئے ہیں۔

بادشاہ نے غراہٹوں میں جواب دیا لیکن جادوگر نے کہا

اے نوجوان! جانتے ہو یہاں قتل کا بدلہ قتل ہے یہی یہاں کا انصاف ہے۔

عنبر نے کہا اگر یہ لوگ اتنے ہی منصف ہوتے تو ان پر



عذاب خداوندی کبھی نازل نہ ہوتا۔ ان کے اعمال تو ان کی صورتوں سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ خدا کے نیک بندے کو اپنی راہ سے ہٹا کر تم نے ان لوگوں کو شیطانی راہ پر لگا دیا ہے تم کہتے ہو طاقت ہی خدا ہے میں کہتا ہوں خدا سے زیادہ اور کون طاقتور ہے۔

جادوگر نے کہا بے وقوف کہاں ہے تیرا خدا جو نظر بھی نہیں آتا۔

عنبر نے کہا تو اندھیروں کا پجاری ہے اس لئے اندھا ہے تجھے خدا کیسے نظر آ سکتا ہے۔ نیکی، توحید اور سچائی کی شمع پھونکوں سے نہیں بجھائی جا سکتی۔

پھر عنبر نے چیخ کر کہا

بادشاہ، درباریوں اور یہاں کے لوگوں اپنی گمراہی پر نادم ہو کر اس خدائے واحد کی بارگاہ میں رو رو کر معافی مانگو اپنے اعمالوں کو درست کرلو۔ پورا تولو۔ بے حیائی ترک کر دو۔ سچ سنو اور سچ بولو۔ انسانوں پہ رحم کرو۔ شیطان کی راہ چھوڑ کر رحمان کی راہ پر آجاؤ۔ طاقت کی پرستش نہیں خداوند واحد کی عبادت کرو۔

آج جو آواز تمہارے محلوں میں گونج رہی ہے اسے غور سے سنو توبہ کا دروازہ ابھی کھلا ہے اگر یہ بند ہو گیا تو تباہ ہو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



جاؤ گے۔ اس شیطان کے بہکانے میں مت آؤ یہ تمہاری تباہی کا باعث بن جائے گا۔

جادوگر نے ہتھیار بند محافظوں کو حکم دیا کہ اس کی آواز بند کر دو۔

عنبر نے کہا حق کی صدا نہ کبھی بند ہوئی ہے اور نہ کبھی بند ہوگی۔

محافظوں نے اپنی تلواروں کے کئی بھرپور وار عنبر پر کئے۔ لیکن سوائے تلواریں تڑوا لینے کے وہ ایک بھی ضرب اس کے جسم پر نہ لگا سکے۔

بادشاہ اور درباری حیرت سے اس لوہے کے بنے ہوئے انسان کو دیکھنے لگے۔

جادوگر نے آنکھیں بند کیں

کئی اور محافظ ہتھیار لے کر آگے بڑھے تو جادوگر نے انہیں روک دیا اور کہا

یہ تلواروں سے نہیں کٹ سکتا۔

پھر بادشاہ کے کان میں کچھ کہا جس کا جواب بادشاہ نے غراہٹ میں دیا۔

جادوگر نے محافظوں سے کہا

اسے لے جاؤ اور اسی بزرگ کی طرح اسے بھی شیروں کے



غار میں ڈال دو۔

عنبر نے کہا تم یہ بھی کر کے دیکھ لو۔ تمہارا سارا شہر بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ لیکن میں تم لوگوں کو مایوس نہیں کروں گا۔

پھر محافظ وحشی عنبر کو لے کر شیروں کی غار کی طرف لے گئے اور اسے اوپر سے دھکا دے دیا۔

عنبر جہاں جا کر گرا یہ بلا شبہ شیروں کی غار تھی لیکن اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ جب اس نے اسی بزرگ کو ان شیروں کی غار میں تسبیح کرتے دیکھا شیر بہت ادب سے ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے۔

عنبر کے گرنے کی آواز پر شیروں نے بھی مڑ کر دیکھا اور وہ بزرگ بھی مراقبے سے لوٹ آئے۔ عنبر کو دیکھ کر مسکرائے اور کہا عنبر تو آ گیا مجھے تیرا ہی انتظار تھا۔

عنبر نے کہا میرا؟

بزرگ نے کہا ہاں!

بیٹا ایک دفعہ پھر ہمیں شیطانی طاقتوں سے ٹکرانا ہے۔ حق کی صدا بلند کرنا ہے۔

عنبر نے کہا آپ اتنے عرصے سے شیروں میں رہ رہے ہیں

بزرگ نے کہا بیٹا!

تم تو جانتے ہو جو اپنے خدا کا وفادار ہو جاتا ہے کائنات

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کی ہر شے اس آدمی کی غلام ہو جاتی ہے تمہیں حیرت ہوگی کہ یہ شیر شکار لا کر سب سے پہلے میرے آگے رکھتے ہیں جب میں اپنی مرضی کا گوشت لے لیتا ہوں تب یہ اسے کھاتے ہیں۔ میں گوشت بھون کر کھاتا ہوں آگ جلانے کے لئے یہ سفید رنگ کے پتھر یہاں موجود ہیں جن کو رگڑ کر آگ جلائی جاتی ہے۔

یہاں لکڑیاں بھی پہلے ہی سے موجود ہیں۔

عنبر نے حیرت سے کہا بابا سارا انتظام شیروں کے غار میں کس نے کیا ہوگا۔

بزرگ نے ہنس کر کہا بیٹا اسی پروردگار نے جو شکم مادر میں پرورش پانے والے بچے کو بعد میں پیدا کرتا ہے پہلے اس کی ماں کی چھاتیوں میں دودھ پیدا کرتا ہے۔ جنہیں خدا تعالیٰ پر تقویٰ ہوتا ہے ان کے سارے کام خود بخود ہو جاتے ہیں۔

بیٹا! میرا وقت آگیا ہے تم آگئے ہو یا تو اس کفر کے اندھیرے میں خدا کے نور کی شمع تمہارے ہی ہاتھوں روشن ہوگی ورنہ دوسری قوموں کی طرح یہاں کے لوگ اور یہ جزیرہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔

اچھا خدا حافظ! کہہ کر بابا زمین پر لیٹ گئے اور ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔



عنبر نے کہا بابا جی! ابھی تو میں نے آپ سے بہت ساری باتیں پوچھنی تھیں۔ لیکن آپ انتقال کر گئے آپ نے یہ بھی نہیں بتایا کہ آپ کے جسد خاکی کو کہاں دفنایا جائے۔

بابا جی نے دوبارہ آنکھیں کھول دیں اور کہا مجھے دفنانے کی ضرورت نہیں۔ میری لاش یہیں پڑی رہنے دو اور خود یہاں سے نکلو سینکڑوں بے گناہ ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ اچھا خدا حافظ! بابا جی پھر انتقال کر گئے۔

دوسری طرف ماریا بے ہوش بوڑھے کو ایک غار میں لے گئی تھی اور اس نے وہ کشتی بھی کہیں چھپا دی تھی۔

وہ بار بار آ کر ساحل پر دیکھتی کہ شاید پھر کسی جہاز سے مسافر یہاں آجائیں جن سے اس بوڑھے کے لئے کوئی دوا مل جائے۔ مگر ہر بار اس کو مایوسی ہو رہی تھی۔ بوڑھے کی حالت روز بروز خراب ہو رہی تھی۔

ماریا کو ناگ کے علاوہ عنبر کی فکر بھی لاحق ہو گئی تھی۔ جو لوٹ کر نہیں آیا تھا۔

بابا کے انتقال کے بعد شیروں نے بھی سوگوار ہو کر اپنے سر زمین پر ٹیک دیئے۔

عنبر نے جوں ہی غار سے باہر نکلنا چاہا ایک بڑے سے پتھر نے غار کا منہ بند کر دیا۔ اور باوجود زور لگانے کے بھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



عنبر اس پتھر کو منہ سے نہ ہٹا سکا۔

اجالا اندھیرے میں بدلتا گیا اور جزیرے پر رات ہو گئی۔ رات ہوتے ہی تیز ہوائیں چلنے لگیں۔ آسمان کو سیاہ گھٹاؤں نے گھیر لیا اور سارے ہی ستارے نگل گئیں بجلیوں نے چمک اور گونج کے ساتھ اپنے کوڑے سرکش گھٹاؤں پر برسانے شروع کر دیتے۔ اور گھٹائیں برس پڑیں۔

ادھر سمندر نے اپنی ہروں کو اچھالنا شروع کر دیا۔ اتنے زور کا طوفان آیا کہ پانی پورے جزیرے کی آبادی میں بھی آ گیا۔

ماریا غار میں دبکی ہوئی ناگ اور عنبر کے متعلق سوچ رہی تھی۔ بوڑھا بے ہوش پڑا تھا اور تیز بخار میں مبتلا تھا ماریا سوچ رہی تھی سمندر کا طوفان کہیں ان کی کشتی کو بہا کر نہ لے جائے۔ جس میں سونے کی بے حساب اینٹیں پڑی تھیں۔ سونے کی تو خیر اس کی نظر میں کوئی وقعت نہ تھی۔ البتہ کشتی کی اس کی نظر میں بڑی وقعت تھی۔

ساری رات طوفان زوروں پر رہا لیکن صبح کے ساتھ ساتھ ہی طوفان کا زور ختم ہو گیا۔

ماریا غار سے باہر نکل آئی اسے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوتی کہ ایک جہاز طوفان کے زور میں جزیرے پر آ پھنسا تھا جس میں



ی مسافر موجود تھے اب ماریا کے لئے یہ مصیبت تھی کہ وہ ی کو نظر تو آ نہیں سکتی تھی۔ اگر کسی سے بات کر لیتی تو ڈر ے مارے لوگ سہم جاتے۔

پھر بھی وہ ہمت کر کے اس جہاز میں جا پہنچی جہاں ایک فراتفری پڑی تھی۔ لوگ باہر نکلنے کی جلدی میں ایک دوسرے گرے پڑ رہے تھے۔

ماریا کی نظر ایک حکیم پر پڑ گئی۔ جس کے پاس دوائیوں کا یک تھیلا بھی موجود تھا۔ شاید یہ حکیم اس جہاز کے عملے کا ہی لوم ہوتا تھا۔ اس لئے کہ جہاز کی انتظامیہ کا ہر فرد اس سے ی عزت سے پیش آ رہا تھا۔ اور وہ بھی عملے کے ساتھ۔ بلکہ وں کو باہر نکلنے میں مدد دے رہا تھا۔ اسی بات سے ماریا ے اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ جہاز کے عملے کا ہی آدمی ہے۔

تمام مسافر اتر گئے تو جہاز پر صرف جہاز کا کپتان اور عملہ ی رہ گیا۔ جہاز کے کپتان نے ان کو بھی اتر جانے کی جازت دے دی۔

اتفاق کی بات کہ حکیم صاحب جہاز سے اُتر کر ایک طرف نہائی میں جا کر ایک اگی ہوئی بوٹی کو دیکھنے میں محو ہو

ماریا اس کے پاس گئی اور کان میں سرگوشی کی حکیم صاحب

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



میری آواز سن کر ڈر رہے گا نہیں ۔ مَیں کوئی جن بھوت نہیں بلکہ
آپ کی طرح کا ایک انسان ہوں ۔

حکیم کے ہاتھ سے ڈر کے مارے دوائیوں کا تھیلا گر
جسے ماریا نے اٹھا لیا اور وہ غائب ہو گیا ۔

حکیم کانپنے لگا ۔

ماریا نے کہا ڈرو نہیں تھیلا مَیں نے ہی اٹھایا ہے وقت
بہت کم ہے یہ وحشی لوگوں کا جزیرہ ہے جو بد قسمت جہاز
یہاں آ جاتا ہے اس کے مسافروں کو یہ گرفتار کر لیتے ہیں
اور چکی میں پیس کر ان کا خون نچوڑ لیتے ہیں ۔ حکیم کانپنے لگا
اس کے منہ سے آواز نہیں نکل رہی تھی ۔

ماریا نے کہا

حکیم صاحب مجھ سے مت ڈریئے ایک انسان کی زندگی خطرے
میں ہے ۔ وہ سخت بخار میں پھنک رہا ہے اور آپ کی توجہ سے
بچ سکتا ہے

دوسرا آپ کی زندگی میرے ساتھ جانے سے ان وحشیوں سے
بچ جائے گی ۔ بس اب دیر مت کرو اور جدھر مَیں کہتی ہوں
چلے آؤ ۔

مجبوراً حکیم کو ماریا کی بات ماننا پڑی اور وہ آواز کی
سمت میں چلتا ہوا ماریا کی غار میں آ گیا ۔ جہاں بوڑھا بے ہوش



پڑا تھا ۔

حکیم نے اس کی نبض دیکھی پھر اس کی آنکھوں کے پپوٹے
اٹھا کر اندر دیکھا اور معائنہ کرنے کے بعد کہا

بخار کی وجہ سے بے ہوش ہے اور یہ بخار زہریلے مچھروں
کے کاٹنے سے ہوا ہے فکر کی کوئی بات نہیں میرے پاس دوائی
موجود ہے چند دن میں ٹھیک ہو جائے گا ۔ لیکن مصیبت یہ ہے کہ
مجھے نظر نہیں آئیں پھر دوائی مَیں کس کے سپرد کروں ۔ اور
کسے سمجھاؤں ۔

ماریا نے کہا یہ سب کام آپ کو خود ہی کرنا ہو گا آپ
کے کھانے اور پینے کا بندوبست مَیں کروں گی ۔ کیونکہ اگر آپ
یہاں سے باہر گئے تو وحشی لوگ آپ کو پکڑ کر لے جائیں گے
یقین نہیں تو وہ دیکھو ۔

جہاز کے سارے مسافر قیدیوں کی صورت ہتھیار بند وحشیوں
کے نرغوں میں گھرے جا رہے تھے

حکیم نے دیکھا اور خدا کا شکر ادا کیا کہ اس کی جان بچ گئی
ماریا نے کہا ابھی تو آپ نے وہ چکی نہیں دیکھی جس میں
پیس کر یہ ظالم انسان کا خون نچوڑتے ہیں ۔ جو اکٹھا ہو کر آبشار
بن کر ایک پہاڑی سے گرتا ہے جس سے یہاں کا بادشاہ
غسل کرتا ہے ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



حکیم نے کہا

خدا غارت کرے ان ظالموں کو۔ اس کا مقصد ہے میرے تمام ساتھی موت کے منہ میں جا رہے ہیں۔ کیا تم ان کی مدد نہیں کر سکتیں؟

ماریا نے کہا ہم بھی اسی غرض سے یہاں آئے ہیں۔ دراصل ہمارا جہاز بھی یہاں آن پھنسا تھا۔ میرا بھائی اسی کوشش میں گیا ہوا ہے۔ یہ بوڑھا بچ جائے تو میرا دوسرا بھائی بھی یہاں آ جائے گا۔ پھر ہم مل کر کچھ کریں گے۔

حکیم نے بوڑھے کا باقاعدہ علاج شروع کر دیا۔

اس طوفان نے اس کشتی کو بھی بری طرح الٹ پلٹ کر دیا جس کے تہ خانے میں ناگ سونے پر بیٹھا تھا۔ لکڑی کی درازوں سے کشتی کے تہ خانے میں پانی بھر گیا تو مجبوراً ناگ کو اس سے باہر آنا پڑ گیا۔

اس نے دیکھا کشتی میں اس کا آقا موجود نہ تھا پھر اس کی نگاہ جزیرے پر گئی جہاں ایک جہاز چڑھ گیا تھا اور مسافر بھاگ دوڑ کر رہے تھے۔

ناگ پھر جزیرے کی زمین پر اتر آیا اسے ماریا نظر آئی یہ وہ وقت تھا جب ماریا حکیم کو ساتھ لے جا رہی تھی۔

ناگ بھی اس کے پیچھے چل پڑا اور اس وقت وہاں پہنچا



جب حکیم بوڑھے کو دوائی دے کر فارغ ہوا تھا۔ ناگ نے اپنے آقا کو دیکھا تو اسی طرف چل پڑا۔

حکیم کی نظر اس پر پڑ گئی اور اس نے سانپ کہہ کر ایک پتھر اٹھایا لیکن فوراً ماریا نے منع کر دیا۔ اور کہا۔

اسے مت مارو یہ سانپ تمہیں کچھ نہیں کہے گا۔ کیونکہ ماریا نے بھی ناگ کو پہچان لیا تھا۔

حکیم رک گیا۔

ماریا ناگ کے پاس بیٹھ گئی اور اس سے کہا

ناگ بھیا! یہ کیا مذاق ہے ہم پہلے ہی پریشان ہیں تمہاری وجہ سے اس بوڑھے کو لئے لئے پھر رہے ہیں۔ اب انسان بن جاؤ عنبر بھیا بھی میرے ساتھ ہیں۔

ناگ نے اپنی زبان میں ماریا کو جواب دیا جس کو ماریا کے دماغ نے اپنی زبان کے الفاظ میں ڈھال لیا کہ میں اپنے آپ کو بدلنے کی طاقت کھو بیٹھا ہوں۔ اور اس بوڑھے کے جادو کا اسیر ہوں یہی مجھے دوبارہ ٹھیک کر سکتا ہے میں تو اس کے حکم کا غلام ہوں۔

ماریا نے کہا اب تک کہاں تھے۔

اس کشتی کے تہ خانے میں بند سونے پر بیٹھا تھا۔ طوفان سے پانی تہ خانے میں بھی آگیا اور مجھے مجبوراً بغیر اپنے آقا کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



حکم سے باہر آنا پڑا۔ تمہیں میں نے دیکھ لیا اور تمہارے پیچھے یہاں چلا آیا۔

ماریا نے کہا خیر کوئی بات نہیں عنبر کو بھی یہاں کے وحشی لوگ پکڑ کر لے گئے تھے۔ جو لوٹ کر نہیں آئے۔ اب تم بھی آ گئے ہو اور حکیم بھی یہاں موجود ہے میں خود جا کر عنبر بھائی کا پتہ کروں گی۔

PVL Pakistan Virtual Library www.pdfbooksfree.pk



# شیروں کی غار

دوسری طرف عنبر کے ساتھ شیر بھی اس غار میں بند ہو کر رہ گئے تھے۔ عنبر تو خیر تمام عمر بھی کھانے اور پانی کے بغیر رہ سکتا تھا اسے صرف ان شیروں کا خیال تھا جو بھوک سے بے تاب ہو رہے تھے۔ اور بار بار چھلانگیں لگاتے اور پتھر سے ٹکرا کر واپس آ جاتے۔

دراصل یہ جادو کا پتھر تھا جسے جادوگر نے اپنی جادو کی طاقت سے یہ معلوم کر کے کہ عنبر زندہ ہے اور شیر اسے کچھ نہیں کہہ رہے اس غار کو پتھر سے بند کر دیا تھا اس بات کو عنبر سمجھ گیا تھا کہ اگر یہ جادو کا اثر نہ تھا۔ تو بڑے سے بڑے پتھر کو اٹھا کر پھینک دینا عنبر کے بائیں ہاتھ کا کام تھا۔

اس کا دماغ تیزی سے سوچ رہا تھا۔ عنبر سے غریب جانوروں کی بھوک اور پیاس نہیں دیکھی جا رہی تھی وہ بار بار بابا جی کی لاش کے قدموں میں لوٹتے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



عنبر نے بیٹھے بیٹھے دیکھا۔ غار کے ایک کونے سے ایک سانپ سوراخ سے نکل کر اندر آیا شاید اس نے عنبر میں ناگ دیوتا کی خوشبو محسوس کر لی تھی۔

عنبر کو دیکھ کر اس کے قدموں میں جھک گیا۔

عنبر نے اسے ہاتھ پر اٹھا لیا اور کہا

یہ سوراخ غار سے باہر جاتا ہے یا پتھروں میں ہی ختم ہو جاتا ہے۔

عنبر کے الفاظ سانپ کے دماغ میں ان کی زبان میں تبدیل ہو گئے تو سانپ نے کہا

اے دیوتا کے بھائی! یہ سوراخ غار سے باہر نکل جاتا ہے اور میں باہر سے ہی دیوتا کی خوشبو پر اندر آیا ہوں۔

عنبر نے کہا واپس چلا جائیں اس سوراخ کو توڑ کر چوڑا کرنا چاہتا ہوں۔

اتفاق سے عنبر کو باباجی کی تلوار یاد آگئی جو اب بھی ان کے پاس ہی پڑی تھی۔ اس نے فوراً تلوار کو نیام سے باہر نکال لیا اور اس سوراخ کو کریدنا شروع کر دیا اور کوئی گھنٹے بھر کی محنت سے اسے خاصا چوڑا کر دیا۔ تلوار بہت ہی تیز اور فولاد کی بنی ہوئی تھی۔

عنبر نے اس سے پتھر کو کاٹنا شروع کر دیا وہ لگا تار



کوشش کرتا رہا بالآخر ایک دن اور ایک رات کی محنت سے وہ سوراخ کو اتنا چوڑا کر سکا جس سے وہ باہر نکل جائے۔ پھر اس نے ہاتھ سے پکڑ پکڑ کر زور لگا کر پتھروں کو توڑنا شروع کر دیا کیوں کہ ان پتھروں پر کوئی جادو نہ تھا اور عنبر کی طاقت کے سامنے یہ بے بس تھے۔

کوئی آدھے دن کی اور کوشش سے عنبر نے اس غار میں آنے اور جانے کے لیے راستہ بنا لیا پھر سب سے پہلے بھوکے شیروں کو باہر نکالا پھر بزرگ کی لاش کے پاس آ کر اسے الوداع کہا اور عنبر باہر آگیا اب اسے سب سے پہلے بوڑھے کی فکر تھی۔

باہر اندھیرا پھیل گیا تھا اس لیے باہر کوئی خطرہ نہ تھا۔ وہ ماریا کے بتائے ہوئے پتے پر چل نکلا اسے ماریا کی خوشبو آنا شروع ہو گئی۔ پھر اس کی خوشی کا ٹھکانہ ہی نہ رہا کہ ماریا کے ساتھ ساتھ اسے ناگ کی خوشبو بھی آنے لگی تھی اور اسی خوشبو پر وہ اس غار میں پہنچ گیا۔ جہاں حکیم بوڑھے کو دوائی کھلا رہا تھا اور بوڑھا اٹھ کر بیٹھنے کے قابل ہو گیا تھا۔ پاس ہی ناگ وفادار غلام کی طرح بیٹھا تھا۔

ماریا نے خوش ہو کر کہا

دیکھو عنبر بھائی ناگ بھیا بھی مل گئے اور بوڑھا بھی ٹھیک

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ہو گیا ہے۔ اب آپ بوڑھے سے کہیں کہ ناگ بھیا کو ٹھیک کر دے۔

عنبر نے کہا ابھی کہتا ہوں۔

بوڑھے نے عنبر کو دیکھا تو اس سے لپٹ گیا اور کہا! عنبر واپس جانے کے لئے کشتی سنبھال کے رکھی ہوئی ہے کہ نہیں۔

ماریا نے کہا فکر نہ کرو بابا۔ میں ابھی ابھی وہیں سے آئی ہوں ہماری کشتی اب بھی کیکر کے درختوں کے جھنڈ میں ان سے بندھی ہوئی موجود ہے۔

عنبر نے کہا بابا اب تمہاری طبیعت کیسی ہے۔

بوڑھے نے کہا ٹھیک ہوں صرف کمزوری باقی ہے۔

تب عنبر نے کہا

اب تم ہمارے بھائی ناگ کو بھی اپنے جادو سے ٹھیک کر دو پھر ہم یہاں سے نکل چلیں۔ میرا خیال ہے یہ جزیرہ تباہ ہونے والا ہے۔

بوڑھے نے کہا میں رات کو جاپ کروں گا اور صبح کے وقت جاکر ناگ ٹھیک ہو جائے گا۔

اس غار میں روشنی کا کوئی انتظام نہ تھا وہ سب تھوڑی دیر تک روانگی کے متعلق باتیں کرتے رہے پھر پہلے حکیم اور پھر بوڑھا



سو گئے۔ ان کے خراٹوں کی آوازیں آنے لگیں۔

عنبر اور ماریا بھی نیند نہ آنے کے باوجود زمین پر لیٹ گئے پھر عنبر کو خیال آیا اور اس نے ماریا سے کہا نیند تو ہمیں آتی نہیں۔ میں نے بادشاہ کا محل دیکھ لیا ہے آؤ دونوں چل کر ذرا جادوگر کی خبر لیں۔

ماریا نے کہا جیسے آپ کی مرضی۔

پھر دونوں بہن بھائی بادشاہ کے محل کی طرف روانہ ہو گئے۔

مکار بوڑھا سو نہیں رہا تھا بلکہ اس نے سونے کا بہانہ بنایا تھا اور خواہ مخواہ خراٹے لیتا رہا تھا اس نے سن لیا تھا کہ ماریا اور عنبر دونوں بادشاہ کے محل کی طرف گئے ہیں لہٰذا اس نے حکیم کو سوتا چھوڑ کر ناگ کو ساتھ آنے کا حکم دیا اور تیزی سے ماریا کے بتائے ہوئے درختوں کے پاس پہنچ گیا۔ پھر کشتی کھولی تہ خانے کا ڈھکن کھول کر دیکھا سونا موجود تھا۔

ناگ کو ساتھ لیا۔ کشتی کو پانی سے خالی کیا سوراخ بند کئے اور دھکیل کر کشتی کو پانی میں اتار دیا۔

دوسری طرف عنبر اور ماریا بادشاہ کے محل کے پاس پہنچ گئے۔ جہاں مشعلیں روشن تھیں اور پہرے دار پہرہ دے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



رہے تھے۔

ماریا تو آسانی سے ان کے پاس پہنچ گئی۔ جب ایک پہرے دار ٹہلتا ہوا دوسرے کے پاس سے گزر گیا تو ماریا نے اس کے سر پر ایک چپت رسید کر دی۔

اس نے پلٹ کر دیکھا اور یہ سمجھ کر کہ دوسرے کی حرکت ہے جاکر اسے مکا کھینچ مارا۔

پھر کیا تھا دونوں میں باقاعدہ لڑائی شروع ہو گئی تمام پہرے دار یہیں اکٹھے ہو گئے۔ عنبر آرام سے اندر داخل ہو گیا اور ساتھ ہی ماریا بھی اندر داخل ہو گئی۔

اندر ایک راہ داری کو پار کرنے کے بعد وہ رہائشی کمروں کی طرف چل دیتے۔ یہ ایک اور راہ داری وارنڈا نما لمبی ان کمروں کے آگے موجود تھی۔ جہاں دو پہرے دار موجود تھے۔ اور ایک سرے سے دوسرے سرے تک گردش کرتے چلے جاتے تھے۔

ماریا نے عنبر کو رُکنے کا اشارہ کیا۔

عنبر ایک ستون کی آڑ میں چھپ گیا۔

جوں ہی ایک پہرے دار تیزی سے گردش کرتا ہوا ایک سرے سے دوسرے سرے تک آیا ماریا اس کی راہ میں بیٹھ گئی۔ اور پھر جب وہ تیزی سے چلتا ہوا ماریا سے ٹکرایا تو



اُلٹ کر جا گرا۔

آہٹ کی آواز پر اپنے ساتھی کو گرا دیکھ کر دوسرا بھی بھاگتا ہوا اِدھر ہی آیا اور اس کی راہ میں بھی ماریا بیٹھ گئی اور وہ بھی ماریا سے ٹکرا کر دور جا گرا۔

اسی دوران میں عنبر اور ماریا جادوگر کے کمرے میں داخل ہو گئے۔

دونوں پہرے داروں نے آنکھیں مَلتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف دیکھا انہیں ٹکرانے والی کوئی بھی چیز نظر نہ آئی دونوں شرمندہ ہو کر ہنستے ہوئے پھر اپنی ڈیوٹی انجام دینے لگے۔

اندر کمرے میں جادوگر ایک قیمتی پلنگ پر مخملی گدوں میں دھنسا ہوا سو رہا تھا۔ ماریا نے جاتے ہی اس کے منہ پر زور سے تھپڑ کھینچ مارا۔

جادوگر گھبرا کے اُٹھ بیٹھا۔ عنبر ایک پردے کے پیچھے چھپا ہوا یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔

جادوگر نے چاروں طرف دیکھا کوئی بھی موجود نہ تھا اور اسے خواب سمجھ کو پھر سو کر خراٹے لینے لگا۔

ماریا نے پلنگ کے پاس ہی پڑا ہوا جادوگر کا بہت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



موٹا اور وزنی جوتا اٹھایا اور جادوگر کے سر پہ دے مارا۔

جادوگر پھر گھبرا کے اُٹھ بیٹھا اور بولا

کون ہے؟

ماریا نے آواز بگاڑ کر کہا

مَیں تمہاری موت ہوں! ظالم تم سینکڑوں بے گناہوں کے قاتل ہو۔ زندہ انسانوں کو چکی میں پسوا کر ان کا خون نچوڑ لیتے ہو اور ان کا گوشت پالتو درندوں کو کھلا دیتے ہو۔

پھر ماریا نے آگے بڑھ کر اس کے کان کی لو کاٹ ڈالی۔

جادوگر تڑپ اُٹھا اور خون کا فوارہ اس کے کان سے بہہ نکلا اور وہ چیخ پڑا۔

ماریا نے کہا کیوں کیسی تکلیف ہوتی ہے یہ تو ایک معمولی زخم ہے اس سے ان مظلوموں کی تکلیف کا اندازہ لگاؤ جو چکی میں پس جاتے ہیں۔

جادوگر نے کہا میں تمہیں نشٹ کر دوں گا میں جانتا ہوں تم کون ہو؟۔

پھر جیسے ہی اس نے کوئی منتر پڑھنا چاہا عنبر جلدی سے پردے کی اوٹ سے نکل آیا اور جادوگر حیران رہ گیا تم زندہ



ہو تم غار سے باہر کیسے آ گئے۔

عنبر نے کہا مجھے بھی اس کی روح ہی سمجھ لو بیٹا اس نے بڑھ کر جادوگر کا گلا دبا دیا۔

جادوگر کی زبان باہر نکل آئی تو ماریا نے زبان کو کس کر ایک ڈوری سے باندھ دیا۔

پھر اس نے جادوگر کا تیز دھار خنجر نکال کر اس کے سر کے بال، داڑھی، مونچھ اور بھنویں تک صاف کر دیں اور عنبر سے بولی

مَیں ابھی آئی۔

جادوگر بول تو سکتا نہیں تھا بار بار عنبر کے آگے ہاتھ جوڑتا تھا کہ اسے معاف کر دیا جائے۔

عنبر نے کہا

تجھے معاف کر دوں جس نے پوری آبادی کو راہ حق سے ہٹا کر شیطانی کاموں میں لگا دیا ہے اور لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے طاقت کے پجاری دیکھ لی میرے رب کی طاقت جو تجھے نظر نہیں آتا لیکن تیری شہ رگ سے بھی نزدیک پہنچ گیا ہے۔

اتنے میں ماریا ایک موٹی رسی اور سیاہی لے آئی اس نے جادوگر کا منہ اور سر کالا کر دیا پھر اس کے دونوں پاؤں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



یں رسی باندھ کر اس رسی کو چھت میں لگے لوہے کے کڑے سے نکال کر اسے کھینچ لیا۔

عنبر نے ایک کپڑا حلق تک اس کے منہ میں ٹھونس دیا تاکہ آواز نہ نکال سکے اور کوئی منتر نہ پڑھ سکے اور اس کمرے سے باہر آکر بادشاہ کے کمرے کا رُخ کیا۔

ماریا نے بادشاہ کو بھی جگایا اور اس کے سر میں جوتے مار مار کر اس کے گلے میں پھندا ڈال دیا۔ تاکہ بول نہ سکے صرف سن سکے۔

پھر عنبر نے کہا

بدبخت گمراہ حاکم! تو اس جادوگر کو نجات دہندہ سمجھتا ہے جس نے تجھے ظلم کی ترغیب دے رکھی ہے تو نے اس بزرگ کی نصیحت پر عمل نہیں کیا اور اسے شیروں کے غار میں پھینکوا دیا خدا کی لعنت بھی تجھے برائیوں سے باز نہ رکھ سکی۔ اپنی اور اپنی قوم کی بگڑی ہوئی شکلوں کو دیکھ کر بھی تو نے عبرت نہیں پکڑی اور شیطان کے چیلے کا مرید بنا رہا خدا کی راہ کو بالکل چھوڑ کر شیطان سے ناطہ جوڑ دیا۔ انسانوں پر رحم کرنے کی بجائے ظلم کیا۔ برائیوں سے توبہ کرنے کی بجائے اور اپنائیں۔ خدا کی وحدانیت کو چھوڑ کر شیطانیت کو اپنا لیا اور خدا کے سامنے سر جھکانے کی بجائے طاقت کی پرستش



شروع کر دی۔

پھر ماریا نے اس کا سر ڈاڑھی اور مونچھ اور بھنویں صاف کر دیں اور منہ کالا کر کے اس کے منہ میں بھی کپڑا ٹھونس کر اسے چھت سے اُلٹا لٹکا دیا اور چھپتے چھپاتے محل سے دوبارہ غار کی طرف روانہ ہو گئے۔

غار میں حکیم کے خراٹے گونج رہے تھے اور وہ گھوڑے بیچ کر سویا ہوا تھا۔

عنبر اور ماریا جب واپس آئے تو دیکھ کر حیران رہ گئے ناگ اور بوڑھا یہاں موجود نہ تھے۔

عنبر کا ماتھا ٹھنکا اور اس نے کہا غضب ہو گیا ماریا وہ کم بخت بوڑھا لالچی سونا اور کشتی لے کر یہاں سے فرار ہو گیا ہے چلو چل کر دیکھیں وہ بھاگم بھاگ ساحل پر آئے تو کشتی بھی غائب تھی۔

ماریا نے کہا ناگ بھائی ایک دفعہ ہم سے پھر بچھڑ گئے ہیں۔

عنبر نے افسوس کے ساتھ کہا اس بوڑھے پر میری نصیحت کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اور جان بچانے کا صلہ اس نے برائی ہی سے دیا۔ کم بخت یہ نہیں جانتا کہ لالچ اسے بیچ بھنور میں ڈبو دے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ماریا نے کہا اب کیا کریں۔

عنبر نے کہا فی الحال ہمیں چھپ کر اپنی آج کی کار گزاری کا ردِ عمل دیکھنا چاہیئے۔ پھر کوئی صورت کریں گے دونوں پریشانی میں واپس غار میں آ گئے۔

دن کے وقت سپاہیوں نے بادشاہ اور جادوگر دونوں کو چھت سے اتارا۔ جادوگر نے اپنی اور بادشاہ کی اس حالت پر پردہ ڈالنے کے لئے کہہ دیا۔

میں اور بادشاہ اس حالت میں رات بھر تمہارے لئے جاپ کرتے رہے ہیں۔

بادشاہ اس سے بہت خوش ہوا۔

پھر تمام جزیرے کی پولیس کو حکم ہو گیا کہ جزیرے کا کونا کونا چھان مارو اور جہاں کہیں بھی کوئی باہر کا آدمی نظر آئے اسے گرفتار کر کے لاؤ۔

بادشاہ نے اعلان کیا کہ وہ باغی نوجوان شیروں کی غار سے فرار ہو گیا ہے اسے ہر حالت میں تلاش کر کے زندہ یا مردہ حاضر کرو۔

جادوگر کی رائے سے تمام قیدیوں کو کھلے میدان میں اکٹھا کیا گیا اور حکم دیا گیا کہ جزیرے کی تمام آبادی دوسرے دن اس میدان میں اکٹھی ہو اور اپنی آنکھوں سے قیدیوں کا حشر



دیکھے۔

تمام شہر کی پولیس حرکت میں آ گئی اور جزیرے کا کوئی بھی کونا محفوظ نظر نہیں آ رہا تھا۔

جادوگر نے جاپ کر کے اس غار کا پتہ چلا لیا جہاں عنبر ماریا اور حکیم چھپے ہوئے تھے۔

پھر ایک خاص شاہی دستہ ہتھیاروں سے لیس ہو کر ان کی گرفتاری کے لئے بھیج دیا گیا۔

غار میں حکیم کانپ رہا تھا کہ اب کیا ہو گا

عنبر نے تسلی دیتے ہوئے کہا زندگی اور موت کا مالک خدا ہے۔ بادشاہ نہیں اگر موت اسی طرح لکھی ہوئی ہے تو اسے ٹالا نہیں جا سکتا اور اگر زندگی باقی ہے تو یہ بادشاہ تو کیا تمام دنیا کے بادشاہ مل کر تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ابھی یہ باتیں ہی ہو رہی تھیں کہ شاہی دستہ آن پہنچا

ماریا نے عنبر سے کہا اب کیا خیال ہے۔

عنبر نے کہا فی الحال مجھے گرفتار ہو جانے دو اگر ہم نے ان کو مار کر راہ فرار اختیار کر لی تو وہ سینکڑوں قیدی موت سے نہ بچ سکیں گے۔ میرے وہاں ہونے سے ہو سکتا ہے کوئی صورت پیدا ہو جائے۔

اب تم ذرا جادوگر سے دور ہی رہنا ایسا نہ ہو کہ ناگ کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ساتھ ساتھ میں تمہیں بھی کھو بیٹھوں۔

پھر سپاہیوں نے اندر آکر عنبر اور حکیم کو گرفتار کر لیا اور ساتھ لے گئے۔

میدان میں تمام قیدیوں کو اکٹھا کر دیا گیا تھا اور ان قیدیوں میں عنبر اور حکیم بھی موجود تھے۔ سارے جزیرے کے لوگ بادشاہ کے حکم پر یہاں اکٹھے ہو گئے تھے پھر وقت مقررہ پر بادشاہ اور جادوگر بھی یہاں پہنچ گئے۔

بادشاہ سخت غصے کی حالت میں تھا عنبر کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں خون اُتر آیا۔

جادوگر نے عنبر کو دیکھ کر طنز کی۔

اس گڑیا کو کہاں چھوڑ آئے ہیں؟ خیر تم سے نپٹنے کے بعد اس سے بھی بات کریں گے تم نے دیکھ لیا ہو گا کہ بھاگ بھاگ کر تھک جاؤ گے لیکن موت اس جزیرے میں تمہارا پیچھا نہیں چھوڑے گی۔ اب میں دیکھوں گا کہ تمہارا خدا تمہیں موت سے کیسے بچا سکتا ہے۔

عنبر نے کہا اب بھی وقت ہے اسے غنیمت جانو خدا کو مقابلے پر مت پکارو تم سے پہلے بھی کئی قومیں اس سے مقابلہ کرتی ہوئیں صفحہ ہستی سے مٹ گئیں ظلم سے ہاتھ روکو اور خدا کے قہر سے بچ جاؤ۔ یاد رکھو خدا نافرمانی کی بہت



بڑی سزا دیتا ہے۔

جادوگر نے کہا پہلے نافرمانی کی سزا تم دیکھ لو میں تمہیں سب سے آخر میں سزا دوں گا تاکہ خدا کے ماننے والے ان بندوں کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو۔

جادوگر کے حکم سے چند قیدیوں کو سامنے لایا گیا اور حکم دیا گیا کہ ان کے ایک ایک ہاتھ کاٹ دو۔

فوراً سپاہیوں نے ان کا ایک ایک ہاتھ کاٹ دیا درد کی وجہ سے یہ لوگ زمین پر تڑپنے لگے جزیرے کے لوگ بادشاہ اور جادوگر ان کو تڑپتا دیکھ کر خوش ہونے لگے۔

عنبر نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا یہ تیرے بندے ہیں شاید ان کے نصیبوں میں یہی لکھا تھا۔

پھر بادشاہ کے کہنے پر ان کی ایک ایک ٹانگ کاٹ دی گئی۔ زمین پر خون ہی خون پھیل گیا اور ان بے چاروں نے تڑپ تڑپ کر جانیں دے دیں۔

پھر بادشاہ کی طرف سے جادوگر نے اعلان کیا ان لاشوں کو بھوکے درندوں کے آگے ڈال دیا جائے باقی تماشہ کل پھر ہو گا۔

بادشاہ اور جادوگر نے جاتے جاتے حکم دیا کہ اس قیدی کی نگرانی ہوشیاری سے کی جائے کہیں یہ خدا کا خاص بندہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



فرار نہ ہو جائے۔

عنبر نے کہا میں جانا چاہوں تو تم مجھے روک نہ سکو گے لیکن جس طرح تم نے ان مظلوموں کا تماشہ دیکھا ہے میں بھی تمہارا تماشہ دیکھنا چاہتا ہوں۔

تمام قیدیوں کو مع عنبر ایک بڑی سی غار میں بند کر دیا گیا اور پہرہ سخت کر دیا گیا۔

لیکن ماریا کو کون روک سکتا تھا وہ عنبر کے پاس پہنچ ہی گئی۔

عنبر بہت پریشان تھا کہتے ہیں نیند سولی پر بھی آ جاتی ہے غریب قیدی موت کے منہ میں ہونے کے باوجود بھی سو ہی گئے۔ لیکن عنبر اور ماریا جاگ رہے تھے۔

عنبر نے آج پہلی مرتبہ کہا

پروردگار! اپنے ان مظلوم بندوں کی امداد فرما۔ تیرے کام میں دخل دینا گو گستاخی ہے لیکن پھر بھی میری التجا ہے اپنی شانِ غفور الرحیمی کے صدقے ان گمراہوں اور نافرمانوں کے سامنے اس عاجز کا سر نیچا نہ کر۔ یہ تیرے منکر ہیں انہیں دکھا دے کہ خدا ہے جو زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے۔

آسمان پر زور سے بجلی کڑکی۔ غار کے ایک کونے میں وہی شیروں کی غار والے بزرگ مسکراتے ہوئے عنبر کے



سامنے آ گئے اور کہا

گھبرا گئے عنبر! انتظار تو کیا ہوتا

خیر، طوفانِ نوح ایک دفعہ پھر آ رہا ہے بارش اور طوفان کا پانی اس جزیرے میں آئے گا تم ان تمام لوگوں کو لے کر اسی جہاز میں سوار ہو جانا جو طوفان میں جزیرے کی زمین پر آ گیا تھا۔ اور اب زمین میں دھنسا ہوا پڑا ہے اللہ نے تو یہ انتظام پہلے ہی کر دیا تھا۔ سمندر کو حکم ہو گیا ہے کہ اس زمین کو نگل لے۔

عنبر کی آنکھوں میں تشکر سے آنسو بھر آئے۔ وہ بزرگ غائب ہو گئے تو عنبر سجدے میں گر پڑا اور گڑگڑا کر کہا

پروردگار! تو بڑا غفور الرحیم ہے ہم ہی جلدی بے صبرے ہو جاتے ہیں۔

پھر ہواؤں اور بارش کا طوفان شروع ہوا جس سے جزیرے کے کئی درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ سمندر کی خونی لہریں بپھر کر کناروں سے باہر جزیرے پر آ گئیں۔ زلزلے کا جھٹکا آیا۔ جس سے تمام شہر کی عمارتوں میں دراڑیں پڑ گئیں اور جگہ جگہ سے زمین شق ہو گئی۔ زمین میں دھنسے ہوئے جہاز کو سمندر کی لہروں نے اپنی آغوش میں لے لیا۔ غار میں تمام قیدی توبہ و استغفار میں مصروف تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ہوتے آدمی ہیں۔

جادوگر نے کہا اے سردار مجھے دیوتا نے کچھ نہیں بتایا مجھے حکم ہوا ہے کہ ہر فیصلہ عظیم دیوتا اپنی زبان سے کرے گا۔

سردار نے کہا صدیوں سے ہمارے بزرگ یہاں آباد ہیں آج تک تو فیصلہ قبیلے کا سردار اور جادوگر ہی کرتے رہے ہیں کسی نے بھی دیوتا کو فیصلہ کرتے اور بولتے نہیں دیکھا۔

جادوگر نے کہا تو ٹھیک کہتا ہے سردار میری عقل بھی کام نہیں کر رہی۔ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا اب یہ کیسے ہو گا عظیم دیوتا ہی جان سکتا ہے۔

سردار قباچہ کچھ فکر مند سا نظر آنے لگا۔

تب اس نے کہا جس لڑکی کے متعلق تو نے کہا ہے کہ بیوی بنانے پر دیوتا ناراض ہو گیا ہے۔ شاید وہ ٹھیک ہی ہے اس کی حفاظت رات بھر ایک جنگلی شیر کرتا ہے میرا خیال ہے دیوتا ہی شیر کے روپ میں اس کی حفاظت کرتا ہے مجھ سے غلطی ہوتی ہے اب اگر میں سردار رہا تو اس لڑکی کو آزاد کر دوں گا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ جادوگر کی اس سلسلہ میں رائے لے اپنا نیزہ اٹھائے یہاں سے چلا گیا۔ جادوگر کی سانس میں سانس آئی موت اس کے سر پر آکر واپس آکر لوٹ گئی تھی اس نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور زیر لب کہا



میں اس موت کو ہمیشہ کے لئے ختم کرا دوں گا فکر نہ کر نادان سردار تیرے گوشت پر پورے قبیلے کی دعوت ہو گی۔ صبح چھمک دیوتا کے بت کے خول میں سادھو کا چیلا خود گھس کر تیری موت کا اعلان کرے گا اور تیری موت کے جشن کے بعد میں پھر جادوگر کی حیثیت سے تیرے تخت کے دائیں طرف بیٹھوں گا۔

ڈیرے میں ڈھول بجنے شروع ہو گئے تھے۔ جن کے ساتھ ساتھ آدم خور قبیلے کے نوجوان بوڑھے، عورتیں اور بچے چھمک دیوتا کے سامنے والے میدان میں اکٹھے ہونے شروع ہو گئے تھے جگہ جگہ ڈھول اور پہاڑی بکرے کے سینگ باجے کی طرح بج رہے تھے اور قبیلے کے لوگوں کو مطلع کر رہے تھے کہ اس اہم فیصلے کے لئے ہر خاص و عام دیوتا کے سامنے حاضر ہو اور اس کے فیصلے کو اپنے کانوں سے سنے۔

آدم خور قبیلے کے لوگ آکر ایک دائرے کی شکل میں اپنے دیوتا کے سامنے بیٹھ رہے تھے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ دائرہ مکمل ہو گیا۔ جس کا مقصد تھا کہ ہر آدمی اس میدان میں اکٹھا ہو چکا ہے۔

جادوگر کے مشورے سے چیلہ دیوتا کے بت میں جا چکا تھا۔ نقاروں اور سینگوں کی آواز سے یہ وادی گونج رہی تھی۔ اور قبیلے والوں کے دل دھڑک رہے تھے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



تمام لوگ خوش تھے کہ خدا نے ان کی زندگی بچا لی اور اب وہ دوبارہ اپنے عزیز و اقارب سے مل سکیں گے۔ اور شکر ادا کر رہے تھے کہ پروگرام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ورنہ انہیں پھر پریشانی ہوتی۔

دوسری طرف بوڑھا چند دن تو خوشی خوشی کشتی میں سفر کرتا رہا۔ لیکن جب سمندر میں طوفان آیا تو اسے خیال آیا۔ کہ اس نے جزیرہ چھوڑ کر اور عنبر کو دھوکہ دے کر غلطی کی ہے کیوں کہ اس طوفان کا مقابلہ تو بڑے سے بڑے جہاز کے بھی بس کا نہ تھا پھر بھلا یہ چھوٹی سی کشتی کی کیا حیثیت ہے۔

مگر اب پچھتاوے کیا ہوت
جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

احسان فراموشی اور بد دیانتی کی سزا بھگتنے کے لیے وہ تیار ہو گیا۔

ایک دفعہ اسے پھر خیال آیا سونا زندگی سے قیمتی چیز نہیں نہیں ہے اسے میں کھا نہیں سکتا، پی نہیں سکتا۔ ایسے وقت میں یہ ایک بوجھ ہے۔ تکلیف دہ بوجھ۔

لیکن وقت ہاتھ سے نکل چکا تھا طوفان میں کشتی کھلونے کی طرح ڈولتی پھر رہی تھی۔ جسے بچانے کی وہ بہت کوشش کر رہا تھا لیکن یہ بات اس کے بس کی نہیں تھی یہ کشتی کسی وقت



بھی الٹ سکتی تھی۔

اس نے سوچا مرنے سے پہلے اگر کوئی نیکی اس کے بس میں ہے تو اسے ضرور کرنی چاہیئے۔ ناگ سامنے ہی بیٹھا تھا۔ اسے فوراً خیال آگیا اسے اپنے جادو سے آزاد کر دینا چاہیئے اس مصیبت میں یہ انسان بن کر میرا معاون ثابت ہوگا۔ اس نے جادو کا جاپ شروع کر دیا کشتی لہروں کی گود میں لڑھکتی رہی لیکن اب بوڑھا اپنے جاپ میں کھویا ہوا تھا۔ اسے طوفان کی شدت کا بھی احساس نہیں ہو رہا تھا جاپ ختم کر کے اس نے ناگ پر پھونک ماری۔

ناگ کو احساس ہوا کہ اس کے جسم کے گرد پتھر کا حصار خود بخود ٹوٹ گیا ہے اس نے کشتی کو لہروں پر الٹتے پلٹتے دیکھا تو اپنے آپ کو انسان میں تبدیل کر لیا۔ اب ناگ کے بجائے بوڑھے کے سامنے ایک سانولا سلونا نوجوان بیٹھا تھا۔

بوڑھے نے کہا مجھے معاف کر دو بیٹا میں بہت برا اور لالچی آدمی ہوں میں نے تمہیں ناحق تمہارے بھائی بہن سے جدا رکھا۔ مجھے لالچ کی سزا مل گئی ہے۔ مجھے معلوم ہے یہ کشتی اس طوفان کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس کشتی کے تہ خانے میں بے شمار سونا ہے جو میرے کسی کام کا نہیں۔

پھر اس نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا اچھا ہے لالچ کا انجام برا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



قبیلے کے لوگوں تمہارے سردار نے باہر کی دنیا کی ایک لڑکی کو اپنی بیوی بنا کر جو پاپ کیا ہے۔ ہم اس سے سخت ناراض ہیں سردار کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ لیکن لوگ سجدے میں گر پڑے دیوتا کی آواز پوری وادی میں گونج رہی تھی۔


# دہشت ناک کہانیاں

رونگٹے کھڑے کر دینے والی کہانیاں

## شعاع ادب

چوک انار کلی مسلم مسجد ۔ لاہور

قیمت ۱۲/۵۰





عورت جن مسائل سے دوچار ہوتی رہتی ہے

عورت کو اُس کے حقیقی روپ میں دیکھنے کے لیے

اور

زندگی کو مختلف زاویوں سے دیکھنے کے لیے

تبسم روحی کے ناول

# گوری

کا مطالعہ ضرور کیجئے

• سفید کاغذ • دیدہ زیب سرورق • قیمت ۱۸ روپے

اپنے شہر کے ہر بک سٹال سے طلب کریں یا اس پتہ پر لکھیں

مکتبہ ادبیاتِ فرخ ۱۸ کچا نسبت روڈ لاہور